خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل، اقوال اور زہد و تقویٰ کا بیان

حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاءِ وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاءِ (جلد 1)

مُصَنِّف:

امام ابونُعَیم احمد بن عبداللہ اَصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ

خلفائے راشدین کے فضائل، اقوال اور زہد و تقویٰ کا بیان

(جلد ۱)

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاءِ

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

پہلی قسط

تذکرۂ خلفائے راشدین

مُؤَلِّف

امام ابو نُعَیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ

مترجمین: مدنی علماء (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب : حِلیَۃُ الاَولِیاءِ وَطَبقَاتُ الاَصفِیاءِ (جلد ۱)

ترجمہ : اللہ والوں کی باتیں (پہلی قسط)

مصنف : امام ابو نُعَیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

مترجمین : مدنی علماء (شعبہ تراجمِ کتب)

سن طباعت : صَفَرُ المُظَفَّر ۱۴۳۰ھ بمطابق فروری 2009ء

قیمت :

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۶ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ حوالہ نمبر: ۱۵۵

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''حِلیَۃُ الاَولِیاء'' (جلد:۱) کے ترجمہ

''اللہ والوں کی باتیں'' (پہلی قسط)

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

24 - 01 - 2009

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”خلفاء راشدین“ کے 11 حُروف کی نسبت سے

اس کتاب کو پڑھنے کی ”11 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: {۱} بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

{۲} جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ {۶} حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {۷} جہاں جہاں ”اللہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۸} جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ {۹} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {۱۰} اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ (مؤطا امام مالك، ج۲، ص۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ {۱۱} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔ (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

المدينة العلمية

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحۡسَانِہٖ وَ بِفَضۡلِ رَسُوۡلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت،

ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اوراشاعتی مدنی کام میں ہرممکن تعاون فرمائیں اورمجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خودبھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کوبھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اوررات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہرعملِ خیرکو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اورجنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عاجز بندے اوراس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے اَدنیٰ غلام ہیں یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔ نجات تمام جہانوں کے پالنے والے خدائے اَحکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی اطاعت اور مؤمنین پر رحم وکرم فرمانے والے رسولِ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی سنتوں کی اتباع میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىِٕكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ (پ ۵، النساء: ٦٩)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ الحنّان اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جو مسلمان صحیح معنی میں **اللہ** رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی اطاعت کرے گا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فرائض پر کاربند ہوگا، اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچے گا اور رسول کی سنتوں کا مُتَبع (یعنی پیروکار) ہوگا وہ کل قیامت اور جنت میں یا قبر وحشر و جنت میں نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم، ابوبکر صدیق، عمر وعثمان وعلی اور تمام مہاجرین وانصار صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے ساتھ ہوگا، (اور) ساتھ رہے گا کہ اسے ہر وقت ان محبوبوں

کے جمال کی زیارت، ان کی ملاقات، ان سے گفتگو میسر رہے گی اور یہ دین و دنیا میں بڑے اچھے، نرم، نفع پہنچانے والے ساتھی ہیں کہ ان کی برکت سے **اللہ** تعالیٰ ان کے ساتھیوں پر بھی مہربانی فرما دیتا ہے۔ یہ محبوبوں کی ہمراہی، ان کا قرب **اللہ** تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو اس کے کرم سے ہی ملتا ہے۔ **اللہ** تعالیٰ علیم و خبیر ہے وہ جانتا ہے کہ کون ان بزرگوں کی صحبت کے لائق ہے کون نہیں۔'' (تفسیر نعیمی، سورۃ النسآء، تحت الآیۃ:۶۹، ج۵، ص۲۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیت مبارکہ اور اس کی تفسیر واضح کر رہی ہے کہ **اللہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی اطاعت کرنے والے اہل ایمان کو حضرات انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صدیقین، شہداء اور صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی رفاقت ملے گی مگر چونکہ اطاعت و معصیت کا انسان کو اختیار دیا گیا ہے، اور ساتھ ہی نفس و شیطان کو اسے بہکانے کی قدرت بھی دی گئی ہے لہٰذا جب اُس کو دُنیوی راحتیں اور فانی آسائشیں ملتی ہیں تو اسے راہِ راست سے ہٹا کر گمراہی، سرکشی اور نافرمانی کی راہ پر ڈال دیتی ہیں اور نفسانی و شیطانی خواہشات اس کے نورِ ایمان کو بجھانے کی سر توڑ کوششیں کرتی ہیں۔ اور وہ عالیشان محلات اور عمدہ و پختہ مکانات کی تعمیر اور اہل و عیال کی دنیاوی راحتوں کی خاطر ہر جائز و ناجائز طریقوں سے مال کمانے میں دن رات مصروف رہ کر اپنی آخرت کو بھول جاتا ہے۔ اور نفس و شیطان کی حیلہ سازیوں کا شکار ہو کر گناہوں کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ انہیں چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔

گویا جب دنیا میں ہر طرف سے خوشیوں، راحتوں، نعمتوں، آسائشوں اور مال و دولت کی فراوانی کی ٹھنڈی، مہکی مہکی مگر عارضی ہوائیں چلتی ہیں تو انسان اس دنیا کو دائمی سمجھ بیٹھتا ہے۔ تو ایسے میں بیان کردہ نجات کے طریقے یعنی خدائے اَحکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ

کی اطاعت اور مؤمنین پر رحم و کرم فرمانے والے رسولِ کریم رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی سنتوں کی اتباع پر استقامت پانے کے لئے اسلاف کرام رحمہم اللہ تعالٰی کے حالات و واقعات کا مطالعہ کرنا از حد ضروری ہے۔ یقیناً ہمارے بزرگانِ دین نے اپنی زندگیاں خدائے اَحکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی اطاعت اور رسولِ کریم رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی سنتوں کی اتباع میں گزاریں۔ یہ نفوس قدسیہ نجات پانے کے لئے اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح میں لگے رہے۔ اور اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے مقدس جذبے کے تحت حتی المقدور دوسروں پر بھی انفرادی کوششیں کرتے رہے۔ نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کر کے نہ صرف اپنے مال کی قربانیاں دیں بلکہ اس عظیم کام کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ انہیں ڈرایا گیا، دھمکایا گیا، مارا گیا، سخت گرمیوں کی کڑکتی دھوپ میں تپتی ریت پر لٹایا گیا، بھوکا و پیاسا رکھا گیا، قید کیا گیا، سولی پر چڑھایا گیا، اور گلے میں رسیاں ڈال کر گلیوں میں گھسیٹا گیا الغرض ہر طرح سے اذیت و تکلیف پہنچائی گئی لیکن اس کے باوجود وہ دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت سے پیچھے نہ ہٹے اور اس راہ میں اپنا تن، من، دھن سب قربان کر دیا گویا وہ ان اشعار کے حقیقی مصداق تھے:

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو ۔۔۔ تلاطُم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے
غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے ۔۔۔ یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے وہ پرواہ نہیں کرتے
زباں پر شکوۂ رَنج و اَلم لایا نہیں کرتے ۔۔۔ نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

زیرِ نظر ترجمہ، حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی متوفّٰی ۴۳۰ھ کی مبارک کتاب "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاءِ" کی دس جلدوں میں سے پہلی جلد کی پہلی قسط ہے۔ یہ کتاب حضرات خلفائے راشدین، ان کے

علاوہ عشرہ مبشرہ میں شامل صحابہ کرام، مہاجر صحابہ کرام، اہل صفہ، ساکنین مسجد نبوی، صحابیات، تابعین، تبع تابعین، مشرقی اولیاء کرام، سرداران صوفیاء، عراقی عارفین، بغدادی اولیاء کرام اور مصنف کے ہم عصر اولیاء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت، فضائل ومناقب، اقوال وافعال اور حالات وواقعات پر مشتمل ہے۔ ابتداء میں حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں اولیاء کرام کی شان، مقام ومرتبہ اور تصوف کو بیان فرمایا ہے جس سے اسلام میں تصوف کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر قبلہ امیرِ اہلسنّت، شیخ طریقت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی مدظلہ العالی نے ''مجلس المدینۃ العلمیۃ'' کو اس کے اردو ترجمہ کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ مبلغین اور حصولِ علم کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی سہولت کے لئے اس کتاب کو قسط وار پیش کرنے کی ترکیب بنائی گئی ہے۔

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ''مجلس المدینۃ العلمیۃ'' کے شعبۂ تراجم کتب (عربی سے اُردو) کے مدنی علماء کَثَّرَهُمُ اللہ تَعَالٰی کی انتھک کاوشوں سے اس کتاب کی پہلی قسط کا اُردو ترجمہ بنام ''اللہ والوں کی باتیں'' (تذکرۂ خلفائے راشدین) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی اطاعت وفرمانبرداری پر استقامت پانے اور اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا مقدس جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے خود بھی اس کتاب کا مطالعہ کریں اور حسبِ استطاعت مکتبۃ المدینہ سے خرید کر دوسروں کو بطور تحفہ پیش کریں۔ اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی عنایتوں اور شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ کی پُرخلوص دعاؤں کا نتیجہ

ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

ترجمہ کے لئے دارُالکتب العلمیۃ بیروت کا نسخہ (مطبوعہ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء)

استعمال کیا گیا ہے اور ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل اُمور کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے:

☆......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔

☆......آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** سے لیا گیا ہے۔

☆......آیاتِ مبارکہ کے حوالے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور حتی المقدور احادیثِ طیبہ اور اقوالِ صحابہ وتابعین وغیرہ کی تخریج بھی کی گئی ہے۔

☆......بعض مقامات پر حواشی مع التخریج کا التزام کیا گیا ہے۔

☆......مشکل الفاظ پر اِعراب لگانے کی سعی بھی کی گئی ہے۔

☆......مشکل الفاظ کے معانی ہلالین (......) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

☆......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ (آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم)

شعبہ تراجِم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

تعارفِ مُصَنِّف

نام ونسب:

آپ کا نام مبارک حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران مہرانی اصبہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اجداد میں سے سب سے پہلے مہران نے اسلام قبول کیا جو حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے۔حافظ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا محمد بن یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی پائے کے عالمِ دین، ولیٔ کامل اور عابد وزاہد تھے۔

پیدائش اور تعلیم وتربیت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رجب المرجب 336ھ کو ایران کے اس مشہور شہر اصبہان میں پیدا ہوئے جس کی سرزمین نے کئی مشہور ومعروف اکابر علماء وحفاظ کو جنم دیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم وعلماء کے درمیان پرورش پائی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن احمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد اصبہان کے علماء ومحدثین میں سے ایک تھے، گویا شہرِ اصبہان علماء ومحدثین سے اکتسابِ فیض کرنے والوں سے بھرا ہوا تھا۔اس لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو علمی مہارت حاصل کرنے کے کثیر مواقع میسر ہوئے اور یہ چیز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمدہ صلاحیت اور علمی رغبت کے موافق ثابت ہوئی۔پس آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ہم عصر علماء وحفاظ سے اکتسابِ فیض کیا اور اصبہان کے نامور علماء میں سے ہوگئے۔

طلبِ علم کے لئے سفر:

طلبِ علم کے لئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا طریقۂ کار وہی تھا جو باقی علماء وحفاظ کا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بغدادِ معلّٰی، مکہ معظّمہ، کوفہ اور نیشا پور کا سفر کیا۔ بغداد میں ابو علی صواف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مکہ میں ابوبکر آجری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، بصرہ میں فاروق بن عبدالکریم خطابی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، کوفہ میں ابوعبداللہ بن یحیٰی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، اور نیشا پور میں ابواحمد حاکم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے ہم عصر حفاظ سے علم حاصل کرنے کے بعد جب اصبہان میں اقامت اختیار کی تو مختلف مقامات سے لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اکتسابِ علم کرنے کے لئے اصبہان آنے لگے۔

مشائخ:

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جن محدثین سے احادیث سنیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں: احمد بن معبد سمسار، احمد بن بندار عشار، عبد اللّٰہ بن حسن بن بندار، ابوبکر بن ہیشم، ابوبکر بن خلاد نصیبی، حبیب القزار، معمر ابی محمد بن فارس، ابواحمد عسال، احمد بن محمد قصار، ابوبکر جعابی، ابوبکر آجری، ابوعلی صواف، عبد اللّٰہ بن جعفر حابری، ابوبحر بن کوثر، ابوالقاسم طبرانی، فاروق خطابی، ابوشیخ بن حیان وغیرہ۔

تلامذہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تلامذہ کی تعداد بے شمار ہے، جن میں سے چند مشہور کے

نام یہ ہیں: ابو بکر بن علی ذکوانی، ابو سعید مالینی، ابو علی وخشی، الخطیب، ابوبکر محمد بن ابراھیم عطار، سلیمان بن ابراھیم، ھبۃ اللہ بن محمد شیرازی، محمد بن حسن بکری، ابوبکر بن محمد سباسی قاضی، ابوبکر ارموی، ابوعمرو بن قنابط، یوسف بن حسن تفکری، ابو الفضل حمد حداد وغیرہ۔

علماء کرام رحمہم اللہ کے تعریفی کلمات:

خطیب بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: ''حافظ ابو نُعَیم اور ابو حازم عبدوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے علاوہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جسے ''**حافظ**'' کہا جاسکے۔''

امام سُبکی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''حافظ ابو نُعَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امامِ جلیل، حافظ، صوفی، فقہ وتصوف کا مجموعہ، حفظ وضبط کی انتہا اور ان نمایاں لوگوں میں سے ایک تھے کہ جنہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے روایت ودرایت میں بلندی اور انتہائی درجہ عطا فرمایا۔''

امام ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے حافظ، محدثِ زمانہ اور حقیقی صوفی تھے۔'' اور ''سیر النبلاء'' میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ الاسلام کے لقب سے یاد فرمایا۔

ابنِ خلکان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور واکابر ثقہ حفاظ اور جلیل القدر محدثین میں سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جید علماء سے علم حاصل کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں کا شمار بھی جید علماء میں ہوتا تھا۔''

تصانیف:

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زندگی درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں گزری۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں،جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

(۱)الاجزاء الوخشیات (۲)احادیث محمد بن عبد اللّٰہ بن جعفر الجابری (۳)احادیث مشایخ ابی القاسم عبد الرحمن بن العباس البزار الاصم (۴)اربعون حدیثًا منتقاۃً (۵)الاربعین علی مذھب المتحققین (۶)اطراف الصحیحین (۷)کتاب الامامۃ (۸)الاموال (۹)الایجازو جوامع الکلم (۱۰)تاریخ اصبھان (۱۱)تثبیت الرؤیا للّٰہ (۱۲)تسمیۃ الرواۃ عن سعید بن منصور عالیًا (۱۳)تسمیۃ ما انتھی الینا من الرواۃ عن ابی نعیم الفضل بن دکین (۱۴)جزء صنم جاھلی یقال لہ قراص (۱۵)حرمۃ المساجد (۱۶)حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (۱۷)دلائل النبوۃ (۱۸)ذکر من اسمہ شعبۃ (۱۹) ریاضۃ الابدان (۲۰) ریاضۃ المتعلمین (۲۱)الریاضۃ والادب (۲۲)الشعراء (۲۳)صفۃ الجنۃ (۲۴)صفۃ النفاق ونعت المنافقین (۲۵)الطب النبوی (۲۶)طبقات المحدثین والرواۃ (۲۷)طریق حدیث (ان اللّٰہ تعالٰی تسعۃ وتسعین اسمًا) (۲۸)طریق حدیث (زرغبا تزددحبا) (۲۹)عمل الیوم و اللیلۃ (۳۰)فضائل الخلفاء الاربعۃ (۳۱)فضائل الصحابۃ (۳۲)فضل السواک (۳۳)فضل سورۃ الاخلاص (۳۴)فضل العالم العفیف (۳۵)فضل العلم (۳۶)فضیلۃ العادلین من الولاۃ ومن انعم النظرفی حال

العمال والبغاة (۳۷)ما انتفی ابو بکربن مردویه علی الطبرانی (۳۸)مستخرج ابی نعیم علی التوحید لابن خزیمة (۳۹)المستخرج علی البخاری (۴۰)المستخرج علی کتاب علوم الحدیث للحاکم (۴۱)المستخرج علی مسلم (۴۲) مسلسلات ابی نعیم (۴۳)المعتقد(۴۴)معجم الشیوخ (۴۵)معجم الصحابة (۴۶)معرفة الصحابة (۴۷)منتخب من حدیث یونس بن عبیدة (۴۸)المهدی (۴۹)مسند (۵۰) کراستان فی الحدیث وغیرہ۔

وصالِ پُرملال:

علم وعمل کا یہ بحرِ ذَخّار علم کے پیاسوں کو سیراب کرتا ہوا صحیح قول کے مطابق 94 سال کی عمر میں 20 محرم الحرام 430ھ کو اس فانی دنیا سے باقی رہنے والی زندگی کی طرف کوچ کر گیا۔ لیکن اہلِ اسلام کے دلوں میں ہمیشہ کے لئے اپنی یادیں نقش کر گیا۔

(اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّآاِلَیْهِ رَاجِعُوْن)(ماخوذ ازحلیة الاولیاء ودلائل النبوة وغیره)

ہَرگِزنَمِیرَدآں که دِلَش زِنْدَه شُد بَعِشْق
ثَبْت اَسْت بَرْ جَرِیْدَهٔ عَالَم دَوَامُ مَا

(حافظ شیرازی رحمة اللّٰہ تعالٰی علیه)

ترجمہ: جن کے دل عشقِ الٰہی میں زندہ ہیں وہ کبھی نہیں مرتے، ان کا نام ہمیشہ کے لئے صحیفۂ کائنات پر نقش ہو جاتا ہے۔

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
خطبۃُ الکتاب	19	سُنّی اور صوفی کی تعریف	56
کتاب لکھنے کی وجہ!	21	عقلمند کون ہے؟	57
اولیاءِ کرام کی دشمنی سے بچو!	22	عقل کے تین حصے	58
اولیاءِ کرام کی صفات وعلامات	23	صوفی اور تصوف کے متعلق اقوال	59
انبیاء وشہداء بھی رشک کریں گے	24	تصوف کے دس معانی	59
اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجاتا ہے	25	صوفی، حقائق سے پردہ اُٹھاتا ہے	60
فتنوں سے عافیت	26	عارف اور صوفی کی علامات وصفات	61
اللہ عَزَّوَجَلَّ قسم پوری فرماتا ہے	26	کلام صوفیاء کی تین اقسام	63
اولیاءِ کرام رحمہم اللہ السلام کے تصرُّفات	28	تصوف کے بنیادی اَرکان	64
دنیا سے بے رغبتی اور اُمیدوں کی کمی	33	**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ غرباء	66
اولیاء کی نرالی زیب وزینت	34	چُنے ہوئے لوگ	66
ابدال کون ہیں؟	37	قابلِ رشک مؤمن	66
احکاماتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی پابندی	40	**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سفیر	68
رُشد وہدایت کے چراغ	44	ایمان کی مٹھاس	70
سایۂ رحمت کی طرف سبقت کرنے والے	45	مشکل احوال اور پاکیزہ اخلاق کا نام تصوف ہے	71
اولیاء کی خلوت وجلوت	46	**امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق** رضی اللہ عنہ	72
حقوقِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی ادائیگی میں جلدی	47	صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا درسِ توحید	74
تصوف کی تحقیق	48	دین پر استقامت	75
تصوف کے پہلے معنی کی تحقیق	49	آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قرآن فہمی	77
تصوف کے دوسرے معنی کی تحقیق	50	آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فکرِ آخرت	78
تصوف کے تیسرے معنی کی تحقیق	51	آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تقویٰ	79
تصوف کے چوتھے معنی کی تحقیق	56	آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عشقِ رسول	80

راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کا جذبہ	81	ہر معاملہ میں اتباعِ رسول صلَّی اللہ علیہ وسلَّم	111
صدقہ کرنے میں سب سے آگے	82	چھوٹی بڑی آستینوں والی قمیص	113
اپنی جان آقا صلَّی اللہ علیہ وسلَّم پر قربان	83	شیطانی بول کی مذمت	114
اپنا مال آقا صلَّی اللہ علیہ وسلَّم پر قربان	84	فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصلت	115
زبان کی حفاظت	85	حمد و نعت سننا جائز ہے	116
مضبوط و مطمئن دل کے مالک	86	مثالی شخصیت	118
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاء	86	عاجزی وانکساری	118
دنیا کے بارے میں نصیحت	87	رعایا کی خبر گیری	120
خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیانات	88	عیش وعشرت سے پاک زندگی	121
بادشاہوں کا انجام	88	نفس پر سختیاں	121
قبر و حشر کی تیاری	88	لذیذ اور عمدہ غذاؤں سے پرہیز	122
اچھے اعمال کی ترغیب	90	دنیا کا نقصان برداشت کرلو	124
خیر سے خالی چار چیزیں	91	نیکی کی دعوت کے مکتوب	125
سیِّدُنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحتیں	92	فرامینِ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	126
اولاد کی تربیت	93	تائبین کی صحبت میں بیٹھو	127
امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	96	صبر اور شکر اختیار کرو	127
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری	97	سردی کا موسم غنیمت ہے	128
ایمان نہیں چھپاؤں گا	100	فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گریہ وزاری	129
فاروق کا لقب کیسے ملا؟	101	حسابِ آخرت کا خوف	129
اسلام کے لئے مصائب برداشت کئے	103	بوقت شہادت عاجزی وانکساری	130
حق گوئی وصلۂ رحمی	105	خلیفۂ وقت کی چادر میں بارہ پیوند	132
جنگِ بدر و اُحد میں خاص کردار	106	احساسِ ذمّہ داری	132
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر نزولِ آیات	109	رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی امید	132

عنوان	صفحہ
فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعائیں	133
فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنت میں محل	135
نظرِ فاروقی میں دوستی کا معیار	136
حق کا بول بالا کرنے والے	137
امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	138
عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل پر آیات مبارکہ	139
عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرم وحیا	140
عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبادات	141
عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صبر کا بیان	143
چہرے کا رنگ بدلتا رہا	144
عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو فضیلتیں	145
راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مال خرچ کرنا	146
راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں تین سو اونٹ پیش کئے	146
لباس میں سادگی	149
غلام کے ساتھ حسنِ سلوک	150
خطاؤں کو مٹانے والا کلمہ	152
امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	154
خدا و مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے محبوب	155
علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرو	157
علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب	158
مؤمنین کے سردار	160
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم، حکمت اور دانائی	161
امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ	162
نگاہِ فاروقی میں مقامِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما	163
سات خصوصیات	163
بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مقامِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	165
علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حفاظتِ قرآن	167
بن مانگے عطا فرمانے والے	168
ستر 70 فضائل	169
تسبیحِ فاطمہ کے فضائل	171
کھانے کا حق	173
کسبِ حلال کے لئے محنت ومزدوری	176
شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دنیا سے بے رغبتی	177
دنیا کی مذمت	178
نگاہِ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دنیا کی حقیقت	178
مَعرِفتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ	179
توحیدِ باری تعالیٰ پر شاندار گفتگو	179
اہلِ ایمان سے محبت	182
صبر، یقین، جہاد اور عدل کے شعبے	182
موت، انسان کی محافظ	184
فرامینِ مولا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	185
اصل بھلائی کیا ہے؟	185
پانچ عمدہ باتیں	186
لمبی امیدوں کا نقصان	187
صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے صبح وشام	187
گمنام بندوں کے لئے خوشخبری	188

کامل فقیہ کون؟	189	امیرِ معاویہ اور شانِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہما	204
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رِقّت انگیز بیانات	190	تین مشکل عمل	206
نُوف بِکالی علیہ رحمۃ الوالی کو نصیحت	193	اسلام میں نفاق کی گنجائش نہیں	207
عالم، طالب علم اور جاہل	194	پیٹ پر پتھر باندھتے	208
علی المرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مبارک زندگی	197	محبِّ مولا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پہچان	208
سارا مال تقسیم فرما دیا	197	شانِ مرتضٰی رضی اللہ عنہ بزبان مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم	209
''فالودہ'' سے خطاب	198	مُحِبّانِ اہل بیت علیہم الرضوان کی علامات	210
کھجور اور گھی کا حلوا	199	ماخذ و مراجع	211
مُہر لگا ہوا ستو کا تھیلا	199	المدینۃ العلمیہ کی کتب کا تعارف	214
حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا لباس	201		

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم:

بندے کو قیامت کے دن جب اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جو اس نے کبھی نہ کی تھیں۔ وہ عرض کرے گا: ''یارب عَزَّوَجَلَّ! یہ کہاں سے آئیں؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تیری بے خبری میں لوگوں نے تیری غیبت کی، یہ نیکیاں ان کے غیبت کرنے کی وجہ سے تجھے ملی ہیں۔''

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحدیث ۸۰۴۴، ج ۳، ص ۲۳۶)

خطبةُ الکتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُحْدِثِ الْاَکْوَانِ وَالْاَعْیَانِ ، وَ مُبْدِعِ الْاَرْکَانِ وَ الْاَزْمَانِ، وَ مُنْشِیءِ الْاَلْبَابِ وَ الْاَبْدَانِ ، وَ مُنْتَخِبِ الْاَحْبَابِ وَ الْخُلَّانِ ، مُنَوِّرِ اَسْرَارِالْاَبْرَارِ بِمَا اَوْدَعَھَا مِنَ الْبَرَاھِیْنِ وَ الْعِرْفَانِ ، وَ مُکَدِّرِ جِنَانِ الْاَشْرَارِ بِمَا حَرَمَھُمْ مِنَ الْبَصِیْرَةِ وَالْاِیْقَانِ ، اَلْمُعَبِّرِ عَنْ مَعْرِفَتِہِ الْمَنْطِقِ وَ اللِّسَانِ ، وَ الْمُتَرْجِمِ عَنْ بَرَاھِیْنِہِ الْاَکُفَّ وَ الْبَنَانِ ، بِا لْمُوَافِقِ لِلتَّنْزِیْلِ وَ الْفُرْقَانِ،وَ الْمُطَابِقِ لِلدَّلِیْلِ وَ اللِّسَانِ ، فَاَلْزَمَھُمُ الْحُجَّةَ بِالْقَادَةِ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ، وَاَبْھَجَ الْمِنْھَجَ بِالسَّادَةِ مِنَ الْمُحَقِّقِیْنَ الَّذِیْنَ جَعَلَھُمْ خُلَفَاءَ الْاَنْبِیَاءِ ، وَ عُرَفَاءَ الْاَصْفِیَاءِ الْمُقَرَّبِیْنَ اِلَی الرُّتَبِ الرَّفِیْعَةِ ، وَالْمُنَزَّھِیْنَ عَنِ النَّسَبِ الْوَضِیْعَةِ ، وَ الْمُؤَیَّدِیْنَ بِالْمَعْرِفَةِ وَ التَّحْقِیْقِ ، وَ الْمُقَوَّمِیْنَ بِاالْمُتَابَعَةِ وَالتَّصْدِیْقِ ، مَعْرِفَةً تَعْقُبُ لِمَعْرِفَتِھِمْ مُوَافَقَةً ، وَ تُوْجِبُ لِحُکْمِ نُفُوْسِھِمْ مُفَارَقَةً ، وَ تَلْزَمُ لِخِدْمَةِ مَشْھُوْرَةٍ مُعَانَقَةً ،وَتَحَقَّقَ لِشَرِیْعَةٍ رُسُوْمُھُمْ مُرَافَقَةٌ ، وَالصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ عَنْہُ بَلَّغَ وَ شَرَعَ ،وَ بِاَمْرِہٖ قَامَ وَ صَدَعَ، وَ لِمُتَّبِعِیْہِ غَرَسَ وَزَرَعَ ، مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی الْمُصْطَنَعِ وَ عَلٰی اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحَابَتِہٖ الْمُنْتَخَبِیْنَ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: تمام تعریفیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے تمام موجودات اورتمام اشیاءکوتخلیق فرمایا۔ ہرشَیْ کی حقیقت اورزمانہ ومدت کوایجادکیا۔ جواہروابدان پیدافرمائے۔

اپنے بندوں میں سے اپنے دوستوں اور محبوبوں کو منتخب فرمایا۔ اپنے نیک بندوں کے دلوں میں پوشیدہ رازوں کو دلائل ومعرفت سے روشن فرمایا۔ بدکاروں کو بصیرت ویقین سے محروم کر کے ان کے دلوں کو پریشانی میں مبتلاء فرمایا۔ اپنی معرفت کو کلام سے ظاہر فرمایا۔ قرآنِ حکیم سے موافقت، عربی زبان ولغت سے مطابقت رکھنے والے اپنے دلائل کو ہتھیلیوں اور پوروں کی طرح واضح فرمایا۔ مرسلین عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مبعوث فرما کر اپنی حجت کو تمام فرمایا۔ ائمہ محققین کو لوگوں کا راہنما بنا کر راہِ حق کو خوشنما بنایا۔ انہیں انبیائے کرام عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خلیفہ ونائب کیا۔ اپنے مخلصین کا جانشین کیا۔ گھٹیا نسب سے پاک صاف رکھا، مراتبِ علیا پر فائز اپنے مقربین میں شامل فرمایا۔ تحقیق ومعرفت سے ان کی تائید فرمائی۔ اطاعت وفرمانبرداری سے انہیں راہِ راست پر گامزن فرمایا۔ انہیں معرفت درمعرفت عطا فرمائی۔ جس نے ہر جان کے لئے مُفارَقت (یعنی موت) کا فیصلہ فرمایا۔ دینِ اِسلام کی خدمت کے لئے بغل گیر ہونے کو لازم ٹھہرایا۔ رسول عَلَیۡہِ السَّلَام کی شریعت کا ساتھ دینا ان کے لئے امر یقینی ہے۔

اور دُرود وسلام ہوں حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی، احمد مجتبٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم پر جنہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دین وشریعت کی تبلیغ فرمائی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کھڑے ہو کر حق کا اعلان فرمایا۔ اور اپنے اطاعت گزار اُمتیوں کے لئے خیر وبرکت کے درخت لگائے۔ اور دیگر انبیائے کرام ومرسلین عظام عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی آل اور جان نثار صحابۂ کرام علیہم الرضوان پر بھی رحمت وسلامتی ہو۔

(امین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم)

کتاب لکھنے کی وجہ!

اے میرے اسلامی بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرتے ہوئے تیری اس خواہش کو قبول کرلیا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جو صوفیائے کرام اور ائمہ عظام رحمہم اللہ السلام کے احوال واقوال پر مشتمل ہو اوران کے طبقات کی ترتیب زُہد وتقویٰ کے اعتبار سے ہو۔ پہلے صحابۂ کرام پھر تابعین، پھر تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پھران کے بعد آنے والی برگزیدہ ہستیوں کا ذکر خیر ہو۔ ان برگزیدہ ہستیوں میں سے جنہوں نے دلائل وحقائق کو پہچانا، حالات کا مقابلہ کیا اور راہ حق پر گامزن رہے اور جنت کے باغات کے حقدار قرار پائے، دنیوی جھنجھٹوں اور تعلقات سے جدا رہے، طعن کرنے والوں، بلند و بانگ دعوے کرنے والوں، کاہلوں، حوصلہ شکنوں، صرف لباس وکلام میں ان کی مشابہت اور عقیدہ وعمل میں ان کی مخالفت کرنے والوں سے بیزار ہوئے۔

اس کتاب ''حِلیَةُ الاَولِیَاء'' کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ جب فاسق وفاجراور بے دین وکافراپنے فاسد خیالات کوان برگزیدہ ہستیوں کی طرف منسوب کرنے لگے اگرچہ وہ جھوٹ وباطل کے ذریعے ان نیک لوگوں کی شان میں کوئی عیب نہیں لگاسکتے اوران کے درجات میں کمی نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان جھوٹوں اور بد باطنوں سے اظہارِ براءت کرکے صادقین اور محققین کی شان کو بلند کیا جائے اگرچہ ہم اہلِ باطل لوگوں کی غلطیوں کو پوری طرح ظاہر نہیں کرسکتے لیکن اپنی کوشش کے مطابق حفاظت کے لئے ان کو ظاہر کرنا اوران کی اشاعت کرنا ضروری ہے کیونکہ ہمارے اسلاف تصوف میں نمایاں درجہ اورشہرت کے

حامل ہیں۔ میرے دادا حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف بنا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی انہی برگزیدہ ہستیوں میں سے ایک ہیں جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہر چیز سے الگ ہوئے اور بہت سے لوگوں کی اصلاح احوال کا سبب بنے۔

اولیاء کرام کی دشمنی سے بچو!

ہم اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان میں تنقیص (یعنی شان گھٹانا) کیسے گوارا کریں جبکہ ان کو ایذاء دینے والے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اعلان جنگ کرتے ہیں جس طرح کہ احادیث شریف میں آیا ہے۔ چنانچہ،

﴿1﴾ ...... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جس نے کسی ولی کو اذیت دی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قرب سب سے زیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نوافل کے ذریعے مسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ میری پناہ چاہے تو پناہ دیتا ہوں اور میں کسی شَے کے بجالانے میں کبھی اس طرح تردد نہیں کرتا جس طرح جانِ مؤمن قبض کرتے وقت تردد کرتا ہوں کہ وہ

موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے مکروہ سمجھنے کو برا جانتا ہوں۔''

(صحیح البخاری ، کتاب الرقاق ،باب التواضع ،الحدیث ٦٥٠٢ ،ص ٥٤٥)

﴿2﴾......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:''جس نے میرے کسی ولی کو اذیت دی اس نے اپنے لئے میری جنگ حلال ٹھہرالی۔'' (الزھدالکبیرللبیھقی،فصل فی قصرالامل والمبادرة بالعمل......،الحدیث ٦٩٩،ص ٢٧٠)

﴿3﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے روضۂ انور کے پاس بیٹھ کر روتے ہوئے دیکھ کر سبب دریافت فرمایا تو حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ'' مجھے اس بات نے رُلایا ہے جو میں نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے سنی ہے کہ''تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی ولی سے دشمنی کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلان جنگ کیا۔'' (سنن ابن ماجة ،ابواب الفتن،باب من ترجی له السلامة من الفتن ،الحدیث ٣٩٨٩،ص ٢٧١٦)

اولیاء کرام کی صفات و علامات

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں:'' جان لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوستوں کی کچھ ظاہری صفات اور مشہور علامات ہیں۔

انبیاء وشہداء بھی رشک کریں گے:

(۱)......عقلمند اور نیک لوگ ان اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام کی دوستی کے سبب ان کے مطیع وفرمانبردار ہوتے ہیں (قیامت کے دن) شہداء وانبیاء کرام عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ چنانچہ،

﴿4﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ نہ وہ نبی ہیں، نہ شہید لیکن قیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ان کو ملنے والے رتبے پر انبیاء وشہداء بھی رشک کریں گے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''ہمیں ان کے اعمال کے بارے میں بتائیں تا کہ ہم بھی ان سے محبت کریں! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر کسی رشتہ داری اور لین دین کے محض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔ جب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو انہیں خوف نہ ہوگا اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہ ہوگا پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پ۱۱، یونس ۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاجارۃ، باب فی الرھن، الحدیث ۳۵۲۷، ص ۱۴۸۵۔ التمھید لابن عبدالبر، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر، تحت الحدیث ۴۶۰، ج۷، ص ۱۹۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجاتا ہے:

(۲)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام اپنے ہم نشینوں کو کامل ذکر اور دوستوں کو نیکی کی راہ پر لگا دیتے ہیں (اور انہیں دیکھ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجاتا ہے)۔ چنانچہ،

﴿5﴾......حضرت سیِّدُنا عمرو بن جموح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیُّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''میرے اولیاء اور محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا چرچا کرتا ہوں۔''

(المسندللامام احمد بن حنبل، حديث عمرو بن الجموح، الحديث ۱۵۵۴۹، ج ۵، ص ۲۹۳)

﴿6﴾......حضرت سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''اولیاء اللہ کون لوگ ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اولیاء اللہ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔''

(موسوعة لابن ابی الدنيا، کتاب الاولياء، الحديث ۱۵، ج ۲، ص ۳۹۰)

﴿7﴾......حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ''کیوں نہیں! تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(تم میں بہترین لوگ) وہ ہیں جنہیں دیکھ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔''

(الادب المفرد للبخاری، باب النمام، الحديث ۳۲۶، ص ۱۰۱)

فتنوں سے عافیت:

(۳)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام فتنوں سے محفوظ اور دنیاوی مشقتوں سے بچے رہتے ہیں۔ چنانچہ،

﴿8﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں جنہیں وہ اپنی رحمت سے رزق عطا فرماتا ہے۔ زندگی میں حفظ و اَمان اور بعد وصال جنت عطا فرماتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر فتنے رات کی تاریکی کی طرح چھا جاتے ہیں لیکن وہ ان سے عافیت میں رہتے ہیں۔''

(موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث ۲، ج ۲، ص ۳۸۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ قسم پوری فرماتا ہے:

(۴)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام کھانے اور لباس کے معاملہ میں خستہ حال ہوتے ہیں مصائب وحادثات میں (اگر وہ کسی بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھالیں) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔ چنانچہ،

﴿9﴾......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہت سے ضعیف، کمزور، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو پورا فرمادیتا ہے اور انہی میں سے حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔''

روای کہتے ہیں: ''اس کے بعد حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرکین کے خلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مشرکین نے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: ''اے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''اگر تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھاؤ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ضرور تمہاری قسم کو پورا فرمائے گا پس آپ (مشرکین کے خلاف) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیجئے! حضرت سیِّدُنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں مشرکین پر غلبہ عطا فرما۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا قبول ہوئی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ عطا فرما دیا۔ پھر ایک مرتبہ ''سوس'' کے پل پر مسلمانوں کا کفار سے آمنا سامنا ہوا تو کفار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا مسلمانوں نے کہا: ''اے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھایئے! انہوں نے عرض کی: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کفار پر غلبہ عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ ملا دے (یعنی شہادت عطا فرما دے)۔ حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے۔'' (المستدرك، كتاب معرفة الصحابة ،باب ذكر شهادة البراء بن مالك ، الحديث ٥٣٢٥، ج ٤، ص ٣٤٠ تا ٣٤١)

﴿10﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہت سے پراگندہ حال، بوسیدہ لباس والے

ایسے ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے نظریں پھیر لیتے ہیں (لیکن ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ) اگر وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو ضرور پورا فرما دیتا ہے۔'' (المستدرک، کتاب الرقاق، باب قلب الشیخ شاب......الخ ،الحدیث ۸۰۰۲، ج۵، ص۴۶۷)

اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام کے تَصَرُّفات:

(۵)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام کے یقین کی طاقت سے چٹانیں شق ہوجاتی ہیں اوران کے اشارے سے سمندر پھٹ جاتے (یعنی راستہ دے دیتے) ہیں۔ چنانچہ،

﴿11﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے تکلیف میں مبتلا ایک شخص کے کان میں کچھ پڑھا تو وہ ٹھیک ہوگیا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ان سے دریافت فرمایا: ''تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں نے یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت کی ہیں:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(پ۱۸، المؤمنون ۱۱۵تا۱۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کا چھٹکارا نہیں اور تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا ہے۔

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر کوئی شخص ان آیات کو یقین کے ساتھ پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔''

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسندعبداللّٰہ بن مسعود، الحدیث ۵۰۲۳، ج۴، ص۳۴۵)

﴿12﴾...... حضرت سیِّدُنا سَہم بن مِنجاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ''ہم نے حضرت سیِّدُنا علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی۔ جب ہم چلتے چلتے ''دارین'' کے مقام پر پہنچے جہاں ہمارے اور دشمن کے درمیان سمندر حائل تھا تو حضرت سیِّدُنا علاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا مانگی: یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اِنَّا عَبِیْدُکَ وَفِیْ سَبِیْلِکَ نُقَاتِلُ عَدُوَّکَ۔ یعنی اے علم والے، اے حلم والے، اے بلند و برتر، اے عظمت والے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمن سے جہاد کرنے نکلے ہیں۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے ان تک پہنچنے کا راستہ بنا دے۔'' حضرت سیِّدُنا سَہم بن مِنجاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر ہم گھوڑوں پر سوار سمندر میں کود گئے اور پانی ہمارے گھوڑوں کی زین تک بھی نہ پہنچا کہ ہم دشمنوں تک پہنچ گئے۔''

(موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب مجابی الدعوة، الرقم ۴۰، ج۲، ص۳۳۳)

﴿13﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تین عادتیں دیکھی ہیں۔ ان میں سے ہر عادت دوسری سے عجیب تر تھی ایک دفعہ ہم کسی سفر پر روانہ ہوئے اور ''بحرین'' تک جا پہنچے۔ پھر سفر جاری رکھا یہاں تک کہ ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ حضرت سیِّدُنا علاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''چلتے رہو۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سواری سمیت سمندر میں اُتر گئے اور چل دیئے ہم بھی ان کے پیچھے سمندر میں اُترے اور چلنے لگے۔ اور سمندر کا پانی ہماری سواریوں کے

گھٹنوں تک بھی نہ پہنچ سکا۔ جب ''کسریٰ'' کے ایک گورنر ابن مُکَعبر نے ہمیں دیکھا تو اس نے کہا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے پھر وہ اپنی کشتی میں بیٹھ کر فارس (ایران) چلا گیا۔''

(۶)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام ہر زمانے میں دوسرے تمام لوگوں سے (نیکیوں کے معاملے میں) آگے ہوتے ہیں انہی کے اخلاص کے سبب بارش برستی اور لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔ چنانچہ،

﴿14﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر دور میں میری امت کے کچھ لوگ سابقین (یعنی نیکیوں میں سبقت لے جانے والے) ہوں گے۔''

(فردوس الاخبار للدیلمی ،باب الفاء ،الحدیث ۴۷۸۵،ج۲،ص ۱۲۵)

﴿15﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چالیس ابدال اور پانچ سو بہترین لوگ میری اُمت میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ نہ پانچ سو میں کمی آتی ہے نہ چالیس میں۔ جب بھی ان چالیس میں سے کسی کا وصال ہوتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پانچ سو میں سے ایک کو اس کے مقام و مرتبے پر فائز فرما دیتا ہے اور یوں چالیس کی کمی پوری فرما دیتا ہے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! ہمیں ان کے اعمال ارشاد فرمائیے! فرمایا: ''جو ان پر ظلم کرے وہ اسے معاف کر

دیتے ہیں، جو ان سے برائی کرے تو وہ اس سے بھلائی کرتے ہیں اور جو کچھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں عطا فرمایا اس سے لوگوں کی غم خواری کرتے ہیں۔''

(فردوس الاخبار للدیلمی ،باب الخاء ،الحدیث ۲۶۹۳،ج ۱،ص ۳۶۴)

﴿16﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، بِاِذْنِ پروردگار دوعالَم کے مالک ومختار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مخلوق میں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے تین سو بندے ایسے ہیں جن کے دل حضرت آدم (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دل پر ہیں۔ چالیس کے دل حضرت موسیٰ کلیم اللہ (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دل پر اور سات کے دل حضرت ابراہیم خلیل اللہ (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دل پر، پانچ کے دل حضرت جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کے دل پر ہیں اور تین افراد کے دل حضرت میکائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کے دل کے مشابہ ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے ایک بندۂ خاص کا دل حضرت اسرافیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کے دل پر ہے۔ جب اس بندۂ خاص کا انتقال ہوتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان تین میں سے ایک کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے۔ اور جب ان تین میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی جگہ ان پانچ میں سے ایک کو مقرر فرما دیتا ہے جب پانچ میں سے کسی ایک کا وصال ہوتا ہے تو سات میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ مقرر کر دیتا ہے۔ جب ان سات میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چالیس میں سے ایک کو اس کی جگہ دے دیتا ہے۔ جب ان چالیس میں سے کوئی اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو تین سو میں سے کسی کے ذریعے اس خلا کو پُر فرما دیتا ہے۔ اور جب ان تین سو میں سے کسی کا وصال ہوتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ عام لوگوں میں سے کسی کو اس

کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے۔پس انہی اولیاء کی وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو زندگی اور موت عطا فرماتا، انہی کے طفیل بارش ہوتی، فصلیں اُگتی اور انہیں کی بدولت مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا: ''ان کے سبب لوگوں کو زندگی اور موت کیسے ملتی ہے؟'' فرمایا اس لئے کہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کثرتِ اُمت کا سوال کرتے ہیں تو اس میں اضافہ کردیا جاتا ہے۔اور ظالموں کے خلاف بددعا کرتے ہیں تو ان کو نیست ونابود کردیا جاتا ہے۔بارش طلب کرتے ہیں تو بارش برسادی جاتی ہے۔ نباتات کے اُگنے کا سوال کرتے ہیں تو ان کے لئے زمین فصلیں اُگا دیتی ہے۔ وہ دعا کرتے ہیں تو مختلف قسم کے مصائب ان کی دعا کی وجہ سے دور کردیئے جاتے ہیں۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر،باب ان بالشام یکون الابدال الذین......الخ،ج۱،ص۳۰۳)

﴿17﴾......حضرت سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے حذیفہ! میری اُمت کے ہر گروہ میں سے چند لوگ ایسے ہوں گے جو پراگندہ حال اور گرد آلود ہوں گے وہ میری اتباع اور میرا ہی ارادہ کریں گے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کو قائم کریں گے وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اگرچہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا ہو۔''

(الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی،باب الیاء،الحدیث ۸۵۳۷،ج۵،ص۳۹۵)

﴿18﴾......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میرے متعلق سوال کرے یا مجھے دیکھنا چاہے تو وہ پراگندہ حال، لاغر اور محنتی شخص کو

دیکھ لے جس نے نہ تو اینٹ پر اینٹ رکھی ہو اور نہ ہی بانس پر بانس رکھا (یعنی کوئی عمارت نہ بنائی) ہو جب اس کے لئے جہاد کا علم (جھنڈا) بلند کیا جائے تو وہ اس کی طرف چلا جائے۔ آج تیاری کا دن ہے اور کل سبقت لے جانے کا دن اور انتہاء جنت ہے یا جہنم۔''

(المعجم الاوسط ،الحدیث ۳۲۴۱،ج۲،ص۲۶۶)

دنیا سے بے رغبتی اور اُمیدوں کی کمی:

(۷)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام نے دنیا کے باطن کی طرف دیکھا تو اس کا انکار کر دیا اور اس کی ظاہری رونق وزینت کو دیکھا تو اسے اپنی نظر سے گرا دیا۔ چنانچہ،

﴿19﴾......حضرت سیِّدُنا وَھب بن مُنبِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حواریوں (یعنی ساتھیوں) نے عرض کی: ''اے عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء کون لوگ ہیں جن پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ کچھ غم؟'' حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کے باطن کو دیکھا جب اور لوگوں نے دنیا کے ظاہر کو دیکھا۔ اور دنیا کے انجام کو دیکھا جب اور لوگوں نے دنیا کی رنگینوں کو دیکھا۔ انہوں نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا جن کے بارے اندیشہ تھا کہ وہ عیب دار کریں گی اور ان کو بھی ترک کر دیا جن کے بارے یقین تھا کہ وہ بہت جلد ان سے چھوٹ جائیں گی۔ تو انہیں دنیا کی زیادتی کی خواہش نہیں ہوتی ہے۔ انہوں نے دنیا کا ذکر کیا تو اس کا فانی ہونا بتایا۔ دنیا کا غم ملا تو خوش ہوئے۔ دنیا کی جو چیز ان کے سامنے آئی اسے ٹھکرا دیا۔ دنیاوی ناحق رفعت وعظمت کو حقیر جانا۔ ان کے نزدیک دنیا پرانی ہو چکی ہے اب وہ اس کی تجدید نہیں چاہتے۔ ان کے گھر

ویران ہو گئے لیکن انہوں نے آباد نہ کیا۔ خواہشوں نے ان کے سینوں میں گھٹ گھٹ کر دم توڑ دیا تو انہوں نے دوبارہ انہیں بیدار نہ کیا بلکہ دنیاوی خواہشات کو تہس نہس کر کے اس کے بدلے اپنی آخرت کی تیاری کی۔ اور دنیا کو بیچ کر اس کے عوض وہ چیز (یعنی آخرت) خریدی جو ان کے لئے ہمیشہ رہے گی۔ انہوں نے خوشی خوشی دنیا کو ٹھکرا دیا۔ انہوں نے دنیا داروں کو دنیا پر اوندھے منہ گرے دیکھا جس کی وجہ سے ان پر مصیبتیں نازل ہوئیں تو تذکرۂ موت کو جلا بخشی اور تذکرۂ حیات کو مات دی۔ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے ذکر کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے نور سے روشن ہو کر دنیا کو روشن کرتے ہیں۔ ان کو حیرت انگیز خیر و بھلائی عطا کی گئی۔ ان کو تعجب خیز علم عطا کیا گیا۔ ان کی بدولت کتاب اللہ کی بقاء ہے تو کتاب اللہ کے سبب ان کی بقاء ہے۔ کتاب اللہ نے ان کا ذکر کیا تو انہوں نے کتاب اللہ کو عام کیا۔ انہیں سے کتاب اللہ کو سیکھا جاتا ہے اور وہ کتاب اللہ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ انہیں جو عطا کر دیا جائے اسی پر اِکتفاء کرتے ہیں اور مزید عطیے کی خواہش نہیں کرتے۔ وہ کسی کی امان پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھتے۔ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں، اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔"

(موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث ۱۸، ج۲، ص ۳۹۱)

اولیاء کی نرالی زیب و زینت:

(۸)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام دھوکہ دینے والی آنکھ سے دنیا کو دیکھتے رہنے سے پرہیز کرتے ہیں اور اپنے محبوب کی بنائی ہوئی چیزوں کو نگاہِ فکر و عبرت سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ،

﴿20﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُ نا موسیٰ و حضرت سیِّدُ نا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''جو لباس میں نے اسے پہنایا ہے وہ تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے کیونکہ اس کی پیشانی میرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہ میری اجازت کے بغیر نہ بول سکتا ہے اور نہ ہی پلک جھپک سکتا ہے۔ اور تمہیں اس کی دنیاوی ناجائز زیب و زینت بھی دھوکے میں مبتلاء نہ کردے اس لئے کہ اگر میں دنیاوی زینت کے ساتھ تمہیں مزین کرنا چاہتا تو فرعون جان لیتا کہ وہ ایسی زینت اختیار کرنے سے عاجز ہے۔ اور تمہاری یہ حالت اس وجہ سے نہیں کہ تمہاری میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں لیکن میں تمہیں بزرگی کا لباس پہنانا چاہتا ہوں جو تمہارا نصیب ہے تاکہ دنیا تمہارے آخرت کے حصہ میں کچھ کمی نہ کرسکے اور میں اپنے اولیاء کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہوں جس طرح چرواہا اپنے تندرست اونٹوں کو خارشی اونٹوں کے باڑے میں جانے سے بچاتا ہے۔ اور میں اپنے اولیاء کو دنیا کی تروتازگی سے اسی طرح دور رکھتا ہوں جس طرح چرواہا اپنے اونٹوں کو ہلاک کردینے والی چراگاہ سے بچاتا ہے۔ اور میں اس کے ذریعے ان کے مراتب کو منور کرنے (بڑھانے) اور ان کے دلوں کو دنیا سے پاک رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ انہی نشانیوں کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں اور اسی چیز کے سبب وہ فخر کرتے ہیں۔ اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) جان لو! جس نے میرے کسی ولی کو ڈرایا اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا اور بروزِ قیامت میں اپنے اولیاء کا انتقام لینے والا ہوں۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار موسیٰ علیه السلام، الحدیث ۳۴۱، ص۹۹)

﴿21﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبدالصَّمَد بن معقل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُ نا وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

حضرت سیّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اوران کے بھائی حضرت سیّدُنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''تمہیں اس کی دنیاوی زیب و زینت اور لطف اندوز ہونے کی چیزیں تعجب میں نہ ڈالیں اور نہ تم ان چیزوں کی طرف توجہ دینا کیونکہ وہ دنیاداروں اور سرمایہ داروں کی زینت ہے۔ اگر میں دنیاوی زینت کے ساتھ تمہیں مزین کرنا چاہتا تو فرعون اسے دیکھ کر جان لیتا کہ اس قسم کی زینت اس کے بس میں نہیں تو میں ایسا کرسکتا ہوں لیکن میں تمہیں دنیا سے بچانا اور دنیا کو تم سے دور رکھنا چاہتا ہوں۔ اور میں اپنے ولیوں کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں۔ اور پہلے بھی میں نے ان کے لیے اس چیز کو پسند نہیں کیا بلکہ انہیں دنیا کی نعمتوں وآسائشوں سے اس طرح بچاتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاک کردینے والی چراگاہ سے بچاتا ہے اور میں انہیں دنیا کی رنگینیوں اور عیش وعشرت سے اس طرح دور رکھتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنے اونٹوں کو خارش زدہ اونٹوں سے دور رکھتا ہے اور یہ اس وجہ سے نہیں کہ ان کی میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں بلکہ اس وجہ سے کرتا ہوں کہ وہ میری کرامت سے پورا پورا حصہ وصول کریں اور اس میں نہ دنیا کوئی کمی لاسکے اور نہ ہی خواہشات کوئی کمی کرسکے۔ اور جان لو! بندوں کے لئے میرے نزدیک ترکِ دنیا سے بڑھ کر کوئی زینت نہیں کیونکہ یہ (ترکِ دُنیا) متقین کی زینت ہے اور ان پر ایسا لباس ہوتا ہے جس کے ساتھ ان کا سکون وخشوع پہچانا جاتا ہے۔ ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان ہیں۔ یہی میرے سچے دوست ہیں۔ جب تم ان سے ملو تو ان کے لئے عاجزی اختیار کرو اور دل وزبان ان کے لئے بچھادو۔

اور جان لو! جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی یا اسے خوفزدہ کیا اس نے

مجھ سے اعلان جنگ کیا، میرے ساتھ دشمنی کی، اپنے آپ کو میرے مقابل پیش کیا اور مجھے لڑائی کی طرف بلایا۔ میں اپنے دوستوں کی مدد کرنے میں بہت جلدی کرتا ہوں تو کیا جس نے مجھے جنگ کے لئے بلایا اس کا خیال ہے کہ وہ میرے سامنے ٹھہر سکے گا؟'' جس نے مجھ سے دشمنی کی کیا وہ سمجھتا ہے کہ مجھے عاجز کر دے گا؟'' جس نے مجھ سے اعلان جنگ کیا وہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ جائے گا یا بچ جائے گا؟'' یہ کیونکر ممکن ہو گا جبکہ میں اپنے دوستوں کا دنیا و آخرت میں خود انتقام لیتا ہوں۔ ان کی مدد کسی کے سپرد نہیں کرتا۔''

(موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث ۱۵۵، ج ۲، ص ۴۲۳۔ الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار موسیٰ علیہ السلام، الحدیث ۳۴۲، ص ۹۹۔ تفصیلاً)

حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں اتنا زائد ہے کہ ''اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! جان لو! بے شک میرے اولیاء وہ ہیں جن کے دل میرے خوف سے کانپتے ہیں اور وہ خوف ان کے لباس میں جسموں پر عیاں ہے۔ وہ ایسی کوشش کرتے ہیں جس کے سبب وہ قیامت کے دن کامیاب ہوں۔ وہ لوگ اپنی موت کو یاد رکھتے اور اپنی نشانیوں سے پہچانے جاتے ہیں پس جب تم ان سے ملو تو ان کے سامنے عاجزی اختیار کرو۔''

ابدال کون ہیں؟

﴿22﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبدالملک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدالباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں نے حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے عرض کی: ''مجھے ابدال کی صفات بتایئے! انہوں نے فرمایا: ''تم نے مجھ سے شدید

تاریکیوں کے بارے میں پوچھا ہے۔لیکن اے عبدالباری! میں تیرے سامنے ضروران سے پردہ ہٹاؤں گا۔(چنانچہ سنو!) ابدال وہ لوگ ہیں جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عظمت وجلال کی معرفت رکھتے ہوئے دل سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کرتے ہوئے اس کا ذکر کرتے ہیں۔یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق پراس کی حجتیں ہیں۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنی محبت کے نورِساطع (چمکتے نور) کا لباس انہیں پہنایا۔نیز ان کے لئے ہدایت کے علم بلند فرمائے۔اپنی چاہت کے لئے انہیں بہادروں کے مقام پر کھڑا کیا اور اپنی مخالفت سے بچنے کے لئے انہیں صبر عطا فرمایا۔اپنے مراقبے کے ساتھ ان کے جسموں کو پاک کیا۔اچھائی کرنے والوں کے ساتھ انہیں اچھا کیا۔انہیں اپنی محبت کے بنے ہوئے حلے پہنائے اور ان کے سروں پر اپنی مسرت کے تاج سجائے پھر ان کے دلوں میں غیب کے خزانے ودیعت فرمائے۔وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے وصال کے لئے ہر دم بے تاب ہیں۔ان کے رنج وغم کا محور وہی ہے اور ان کی آنکھیں اسے غیب سے دیکھتی ہیں۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنے قرب سے اپنی ذات کے مشاہدہ کے دروازے پر ٹھہرایا۔انہیں اہل معرفت کے اطباء کے منصب پر فائز کیا۔

پھر فرمایا:''اگر میرے فقراء میں سے کوئی بیمار تمہارے پاس آئے تو اس کو دوا دو۔میرے فراق کا مریض آئے تو اس کا علاج کرو۔مجھ سے ڈرنے والا آئے تو اسے امن کی امید دلاؤ۔کوئی مجھ سے بے خوف آئے تو اسے میری ذات سے ڈراؤ۔کوئی میرے وصال کا خواہش مند آئے تو اسے مبارک باد دو۔کوئی مجھ سے بچھڑا ہوا آئے تو اسے میری طرف لوٹا دو۔کوئی میری راہ میں لڑنے سے بزدلی دکھانے والا آئے تو اسے بہادر و دلیر بنا دو۔کوئی میرے فضل وکرم سے مایوس آئے تو اسے میرا وعدہ یاد دلاؤ۔کوئی میرے احسان کا

امیدوار آئے تو اسے خوشخبری سناؤ۔کوئی میرے ساتھ حسن ظن رکھے تو اس کا دل بڑھاؤ۔ مجھ سے محبت کرنے والا آئے تو اسے میری محبت پر مزیداُکساؤ۔کوئی میری تعظیم کرنے والا آئے تو اس کی تعظیم کرو۔کوئی میری راہ کا متلاشی آئے تو اس کی میری طرف رہنمائی کرو۔ کوئی احسان کے بعد برائی کرنے والا آئے تو اسے عتاب کرو۔جو شخص میرے لئے تم سے ملاقات کا خواہش مند ہو تو اس سے ملاقات کرو۔جو تم سے غائب ہو اس کی خبر گیری کرو۔ جو تم سے زیادتی کرے تو اسے برداشت کرو۔جو تمہاری حق تلفی کرے اسے معاف کردو۔ جو غلطی کر بیٹھے اسے نصیحت کرو۔میرے دوستوں میں سے جو بیمار ہو اس کی عیادت کرو۔جو غمزدہ ہو تو اسے خوشخبری سناؤ اور اگر کوئی مظلوم تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ عطا کرو۔

اے میرے اولیاء! میں تمہارے لیے ہی کسی پر عتاب کرتا ہوں اور تمہاری طرف ہی رغبت رکھتا ہوں۔تم سے اطاعت طلب کرتا ہوں اور تمہارے لئے ہی دوسروں کو منتخب کرتا ہوں تم سے اپنی (یعنی دین کی) خدمت چاہتا ہوں اور تمہیں اپنے لئے خاص کرتا ہوں کیونکہ میں سرکشوں سے خدمت لینا پسند نہیں کرتا، نہ تکبر کرنے والوں سے وصال کا طالب ہوں، نہ ہی خلط ملط کرنے والوں سے تعلق رکھنا چاہتا ہوں، نہ دھوکا دہی کرنے والوں سے کلام کرنا، نہ ہی غرور کرنے والوں سے قرب رکھنا چاہتا ہوں، نہ باطل لوگوں کی ہم نشینی اور نہ ہی شر پسندوں سے تعلق رکھنا چاہتا ہوں۔

اے میرے اولیاء! میرے پاس تمہارے لئے بہترین بدلہ ہے۔میری عطا تمہاری لئے عمدہ ترین عطا ہوگی۔میرا خرچ تمہارے لئے افضل ترین خرچ ہوگا۔میرا فضل تم پر سب سے زیادہ ہوگا۔میرا معاملہ تمہارے لئے پورا پورا ہوگا۔اور میرا مطالبہ تم سے

شدید ترین ہے۔ میں دلوں کا انتخاب کرنے والا ، تمام غیبوں کو جاننے والا ، تمام حرکات کو دیکھنے والا ، تمام لحات کو ملاحظہ رکھنے والا ، دلوں کو دیکھنے والا اور میدانِ فکر سے باخبر ہوں پس تم میری طرف بلانے والے بن جاؤ! میرے سوا کوئی بھی بادشاہ تمہارے لئے گھبراہٹ کا باعث نہ بنے۔ لہٰذا جو تم سے دشمنی رکھے گا میں اس سے عداوت رکھوں گا۔ جو تم سے دوستی رکھے گا میں اسے دوست رکھوں گا۔ جو تمہیں تکلیف دے گا میں اسے ہلاک کر دوں گا۔ جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں اسے اس کا صلہ عطا کروں گا اور جو تمہیں چھوڑ دے گا میں اسے محتاج کر دوں گا۔"

(تاریخ بغداد ،الرقم٤٤٩٧ ذوالنون بن ابراھیم ، ج٨،ص ٣٩١،مختصر بتغیرٍ)

احکاماتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی پابندی:

(۹)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی ذات اور اس کی محبت میں مستغرق رہتے اور اس کے حکم کی پابندی کرتے ہیں۔

﴿23﴾......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ **اللّٰہ** کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "حضرت موسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: "اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟" **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "وہ شخص جو میری رضا حاصل کرنے کے لئے اس طرح تیزی کرتا ہے جس طرح گِدھ اپنی خواہش کی طرف تیزی کرتا ہے۔ وہ میرے نیک بندوں سے اس طرح محبت کرتا ہے جس طرح بچہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور وہ جو میرے احکامات

کی خلاف ورزی پر اس طرح غضبناک ہوتا ہے جس طرح چیتا اپنے لئے غضبناک ہوتا ہے کہ جب چیتا غصہ میں آتا ہے تو وہ لوگوں کے قلیل وکثیر ہونے کی پرواہ نہیں کرتا۔''

(المعجم الاوسط ،الحدیث ۱۸۳۹ ،ج ۱،ص ۴۹۸)

﴿24﴾......حضرت سیِّدُ ناذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں بعض اس کے برگزیدہ اور نیک بندے ہیں۔ پوچھا گیا: ''اے ابوفیض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! ان کی علامت کیا ہے؟'' فرمایا: ''جب بندہ راحت کو ترک کر کے طاعت میں بھرپور کوشش کرے اور قدر و منزلت کے نہ ہونے کو پسند کرے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ اشعار پڑھے:

مَنَعَ الْقُرَانُ بِوَعْدِهٖ وَوَعِیْدِهٖ مَقِیْلُ الْعُیُوْنِ بِلَیْلِهَا اَنْ تَهْجَعَا

فَهِمُوْا عَنِ الْمَلِكِ الْكَرِیْمِ كَلَامَهٗ فَهِمَا تَذِلُّ لَهُ الرِّقَابُ وَتَخْضَعَا

ترجمہ : (۱)......قرآن نے اپنے وعدہ ووعید کے ساتھ ہر برائی سے روک دیا۔ رات کو آنکھوں کی نیند غائب ہوگئی۔

(۲)......انہوں نے کریم بادشاہ کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ اس کے آگے ان کی گردنیں جھک گئیں۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: ''اے ابوفیض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! یہ کون لوگ ہیں؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سواریوں کو پیشانی کا تکیہ اور مٹی کو پہلوؤں کا بچھونا بنالیا۔ قرآن پاک ان کے گوشت وخون میں ایسا بس گیا کہ انہیں بیویوں سے دور کر کے ساری رات سفر میں رکھا۔ انہوں نے قرآن پاک کو اپنے دلوں پر رکھا تو وہ نرم ہوگئے۔ سینوں سے لگایا تو وہ کشادہ ہوگئے۔ اس کی برکت سے ان کی پریشانیوں اور غموں کے بادل چھٹ گئے۔ انہوں

نے قرآن پاک کو اپنی تاریکیوں کے لئے چراغ، اور (قرآنِ پاک کی تلاوت کو اس طرح اپنے لئے لازم کرلیا جس طرح) سونے کے لئے بچھونا لازم ہے۔ اپنے راستے کے لئے رہنما اور اپنی حجت کے لئے کامیابی بنالیا۔ لوگ خوشیاں مناتے ہیں اور یہ غمگین رہا کرتے ہیں۔ لوگ سو رہے ہوتے ہیں اور یہ بیدار رہتے ہیں۔ لوگ کھاتے پیتے ہیں اور یہ روزے رکھتے ہیں۔ لوگ (قبر وحشر سے غافل ہوتے اور) بے خوف رہتے ہیں جبکہ یہ (قبر وحشر کے معاملات سے) خوفزدہ رہتے ہیں۔ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور اس کی نافرمانیوں سے بچتے ہیں۔ گھبرائے رہتے ہیں۔ نیک اعمال میں خوب مشقت اُٹھاتے ہیں۔ عمل کے فوت ہوجانے کے ڈر سے اسے جلد ہی کرلیتے ہیں۔ ہر دم موت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے نزدیک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دردناک عذاب کے خوف اور وعدہ کئے گئے عظیم الشان ثواب کی وجہ سے موت کوئی چھوٹا معاملہ نہیں ہے۔ وہ قرآن حکیم کے راستوں پر گامزن اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے قربانی پیش کرنے کے معاملے میں مخلص ہیں۔ وہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے نور سے منور اور اس بات کے منتظر ہیں کہ قرآن کریم ان کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں اور عہدوں کو پورا کرے، اپنی سعادت کے مقام میں انہیں ٹھہرائے اور اپنی وعیدوں سے انہیں امن بخشے۔ پس انہوں نے قرآن پاک کے ذریعے اپنی خواہشات اور خوبصورت حوروں کو پالیا۔ ہلاکتوں اور برے انجام سے مامون ہوگئے کیونکہ انہوں نے دنیا کی رونقوں کو غضبناک نگاہوں سے ترک کرکے رضا مندی والی آنکھوں سے آخرت کے ثواب کی طرف دیکھا نیز فناء ہونے والی (دنیا) کے بدلے ہمیشہ رہنے والی (آخرت) کو خرید لیا۔ انہوں نے کتنی اچھی تجارت کی، دونوں جہاں میں نفع پایا اور دنیا وآخرت کی بھلائیاں جمع کیں۔ کامل طور سے

فضیلتوں کو پانے میں کامیاب ہوئے۔ کچھ دن صبر کرکے اپنی منزلوں تک پہنچ گئے۔ عذاب والے دن کے خوف سے کم مال وزَر پر ہی قناعت کرکے زندگی کے ایام گزار دیئے۔ مہلت کے دنوں میں بھلائی کی طرف جلدی کی۔ حوادثِ زمانہ کے خوف سے نیکیوں میں تیزی دکھائی۔ اپنی زندگی کھیل کود میں گنوانے کے بجائے باقی رہنے والی نیکیوں کے حصول کے لئے مشقتیں اُٹھائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عبادت کی تھکاوٹ نے ان کی قوت کمزور کردی اور مشقت نے ان کی رنگت بدل ڈالی۔ انہوں نے بھڑکنے والی (جہنم کی) آگ کو یاد رکھا، نیکیوں کی طرف جلدی کی اور لہو ولعب سے دور رہے۔ شک اور بدزبانی سے بری ہوگئے وہ فصیح اللسان گونگے اور دیکھنے والے اندھے ہیں ان کی صفات بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔ ان کی بدولت مصیبتیں ٹلتیں اور برکتیں اُترتی ہیں۔ وہ زبان وذُوق میں سب سے میٹھے ہوتے ہیں۔ عہد وپیمان کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔ مخلوق کے لئے چراغ، شہروں کے منارے، تاریکیوں میں روشنی کا منبع، رحمت کی کانیں، حکمت کے چشمے اور اُمت کے ستون ہیں، بستروں سے ان کے پہلو جدا رہتے ہیں۔ وہ لوگوں کی معذرت کو سب سے زیادہ قبول کرنے والے ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ معاف کرنے والے اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس انہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ثواب کی طرف مشتاق دلوں سے ٹکٹکی باندھی۔ آنکھوں اور موافقت کرنے والے اعمال سے دیکھا۔ ان کی سواریاں دنیا سے دور ہوگئیں۔ انہوں نے دنیا سے اپنی اُمیدوں کو ختم کرلیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف نے ان کے مالوں میں ان کی کوئی رغبت وخواہش نہ چھوڑی لہٰذا تو

دیکھے گا کہ انہیں مال جمع کرنے کی خواہش نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی سے ریشم بنانا چاہتے ہیں۔ نہ عمدہ سواریوں کے دلدادہ اور نہ محلات کو پختہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ جی ہاں! انہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے دیکھا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف الہام فرمایا۔ ان کی معرفت نے انہیں ہر چند کے صبر پر آمادہ کیا۔ انہوں نے اپنے جسموں کو محرمات کے ارتکاب اور اپنے ہاتھوں کو انواع واقسام کے کھانوں سے باز رکھا۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر سیدھے راستے پر گامزن و ہدایت کے لئے آمادہ رہے اور دنیا والوں کے ساتھ ان کی آخرت بہتر بنانے کے لئے شریک ہوئے۔ مصیبتوں پر صبر کیا۔ امیدوں کا گلا گھونٹا۔ موت اور اس کی سختیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے ڈر گئے۔ قبر اور اس کی تنگی، منکر نکیر اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ، سوال و جواب سے خوفزدہ رہے اور اپنے مالک رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے۔''

رُشد وہدایت کے چراغ:

(۱۰)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام تاریکیوں کے لئے چراغ، رُشد و ہدایت کے سر چشمہ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خاص راز دار اور ہر تَصَنُّع و بناوٹ سے پاک مخلص بندے ہیں۔ چنانچہ،

﴿25﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ''ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے اور انہیں روتا ہوا دیکھ کر وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کی: ''میں نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو متقی و پرہیزگار، ایسے گمنام ہیں کہ جب وہ لوگوں میں موجود نہ ہوں تو انہیں

تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو پہچانا نہ جائے۔ یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔'' (المعجم الاوسط،الحدیث ۴۹۵۰،ج۳،ص۴۰۳)

﴿26﴾......رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے غلام حضرت سیِّدُنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ''میں ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ،قرارِقلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت اَقدس میں حاضر تھا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اخلاص والوں کے لئے بشارت ہو، یہی لوگ چراغِ ہدایت اور انہی کی بدولت سب تاریک فتنے چھٹ جاتے ہیں۔''(شعب الایمان للبیھقی، باب فی اخلاص العمل للّٰہ وترک الریاء،الحدیث ۶۸۶۱،ج۵،ص۳۴۳۔فردوس الاخبار للدیلمی، باب الطاء، الحدیث ۳۷۴۹،ج۲،ص۴۷)

سایۂ رحمت کی طرف سبقت کرنے والے:

(۱۱)......اولیاءِ کرام رحمہم اللہ السلام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رسی کو تھامنے والے،اس کے فضل کے متلاشی اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ،

﴿27﴾......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سایۂ رحمت کی طرف سبقت لے جانے والے کون لوگ ہیں؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ''**اللہ** اور اس کا رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں حق بات کہی جائے تو قبول کرتے ہیں اور جب ان سے سوال کیا جائے تو خرچ

کرتے ہیں اور لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدة عائشة، الحدیث ۲۴۴۳۳، ج۹، ص ۳۳۶)

اولیاء کی خلوت وجلوت:

(۱۲)......اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام جلوت (یعنی محافل) میں خوش وخرم اور خلوت میں افسردہ رہتے ہیں، اشتیاقِ ملاقات ان کی روح کی خوشی بڑھاتا اور ہجر وفراق کا ڈر انہیں افسردہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ،

﴿28﴾......حضرت سیِّدُنا عِیَاض بن غَنْم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ”انہوں نے حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے بلند درجات میں ملائکہ مقربین نے بتایا کہ میری اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی وسعتِ رحمت پر اعلانیہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کی شدت کے خوف سے پوشیدہ طور پر روتے ہیں۔ وہ اس کے پاکیزہ گھروں میں صبح وشام اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے۔ اپنی زبانوں کے ساتھ امید وڈر کی حالت میں اسے پکارتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو بلند وپست کر کے اس سے سوال کرتے ہیں۔ اپنے دلوں کے ساتھ اول وآخر اسی کے مشتاق ہوتے ہیں۔ ان کا بوجھ لوگوں کے نزدیک تو ہلکا لیکن ان کے اپنے نزدیک بھاری ہے۔ وہ زمین پر ننگے پاؤں چیونٹی کی طرح عاجزی و انکساری سے پرسکون انداز سے چلتے ہیں۔ وسیلہ کے ذریعے قربِ الٰہی پاتے ہیں۔ بوسیدہ کپڑے پہنتے، حق کی اتباع کرتے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے گواہ ونگہبان فرشتے مقرر ہوتے اور ان پر اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ظاہر ہوتی ہیں وہ لوگ نورِ فراست سے بندوں کو جان لیتے اور دنیا میں غور و فکر کرتے ہیں۔ان کے جسم زمین پر تو آنکھیں آسمان میں، پاؤں زمین پر تو دل آسمان پر، نفس زمین پر تو دل عرش کے پاس ہوتے ہیں۔ان کی روحیں دنیا میں ہوتی ہیں تو عقلیں آخرت کی فکر میں مصروف رہتی ہیں۔ چنانچہ،

ان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ امید و خواہش کریں گے۔ان کی قبریں دنیا میں لیکن ان کا مقام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ (پ ۱۳، ابراہیم ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

(المستدرک، کتاب الھجرۃ، باب وصف اھل الصفۃ، الحدیث ۴۳۵۰، ج ۳، ص ۵۵۴)

حقوقِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی ادائیگی میں جلدی:

(۱۳)...... اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام حقوق کی ادائیگی میں تأخیر نہیں کرتے اور طاعات بجالانے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ چنانچہ،

﴿29﴾...... حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے تین حقوق ہیں۔ **پہلا حق** یہ کہ جب بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کوئی حق اپنے اوپر آتا دیکھے تو اس کی ادائیگی کل پر نہ چھوڑے کیونکہ اسے خبر نہیں کہ وہ کل تک زندہ رہے گا یا نہیں۔ **دوسرا حق** یہ ہے کہ بندہ اعلانیہ کئے جانے والے نیک عمل کو ان لوگوں کے سامنے اعلانیہ کرے جو اسے پوشیدہ طور

پر (یعنی لوگوں سے چھپ کر) کرتے ہیں اور **تیسرا حق** یہ ہے کہ اپنے **عمل** کے ساتھ ساتھ اپنی نیک امیدوں کے حصول کی کوشش جاری رکھے۔''

اس کے بعد حضور نبی کریم، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنے دست مبارک سے **تین** کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا **ولی** ایسا ہوتا ہے۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۳۷، ج ۴، ص ۳۲۹)

﴿30﴾......حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''**اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں جنہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جنت کے بلند مقام پر فائز فرمائے گا اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! وہ لوگ سب سے زیادہ عقل مند کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور ان اعمال کو بجالانے میں جلدی کرتے ہیں جو رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا باعث ہیں وہ دنیائے فانی، اس کی ریاست اور (دنیاوی) نعمتوں سے بے رغبتی کرتے ہیں دنیا ان کے نزدیک ذلیل وحقیر ہے۔ پس وہ لوگ تھوڑی مشقت برداشت کرکے طویل آرام حاصل کرتے ہیں۔''

(مسندالحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، الحدیث ۸۴۴، ج ۲، ص ۸۱۴)

تصوف کی تحقیق

حضرت سیِّدُنا شیخ امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''ہم نے اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کے چند مناقب اور اَصفیاء کے کچھ مراتب بیان کر

دیئے ہیں۔اور جہاں تک تصوف کا تعلق ہے تو محققین ومدققین فرماتے ہیں کہ ''تصوف ''صَفَاءٌ'' اور ''وَفَاءٌ'' سے مشتق ہے اور لغوی حقائق کے اعتبار سے چار چیزوں میں سے کسی ایک سے مشتق ہے (۱)......تصوف ''صُوْفَانَةٌ'' سے مشتق ہے جس کے معنی سبزی اور گرد و غبار کے ہیں یا (۲)......''صُوْفَةٌ'' سے مشتق ہے۔ پہلے زمانے میں ''صوفة'' نامی ایک قبیلہ تھا جو حاجیوں کی دیکھ بھال کرتا اور **کَعْبَةُ اللّٰهِ الْمُشَرَّفَه** زَادَهَا اللّٰهُ تَعْظِيْمًاوَّ تَكْرِيْمًا کی خدمات سرانجام دیتا تھا۔ یا (۳)...... یہ ''صُوْفَةُ الْقَفَا'' سے مشتق ہے۔ جس کا معنی گدی پر اُگنے والے بال ہیں۔ یا پھر (۴)......تصوف ''صُوْفٌ'' سے بنا ہے جس کے معنی بھیڑ کی اُون کے ہیں۔

تصوف کے پہلے معنی کی تحقیق:

اگر تصوف کو ''صُوْفَانَةٌ'' سے ماخوذ مانا جائے جس کے معنی سبزی اُگنے کے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ''لوگوں کو اس چیز (یعنی سبزی وغیرہ) پر راضی کرنا کہ جسے ایک ہی خدا عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا ہے اور جس میں دوسری مخلوق کو تکلیف دیئے بغیر اپنی ضرورت پوری کر لی جاتی ہے۔ پس اُنہوں نے اس سبزی پر جو لوگوں کے کھانے کے لئے پیدا کی گئی ہے اس طرح قناعت کی جس طرح پاکیزہ و پارسا لوگ قناعت کرتے ہیں اور جس طرح تمام مہاجرین نے اپنے ابتدائی احوال میں قناعت اختیار کی۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے۔ چنانچہ،

﴿31﴾......حضرت سیِّدُنا قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اہلِ عرب

میں سب سے پہلے جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں تیر چلایا وہ میں ہوں اور بلاشبہ ہم رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ جہاد میں شرکت کیا کرتے تھے اور حالت یہ ہوتی تھی کہ ہمارے پاس انگور اور بیری کے پتّوں کے سوا کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ پتے کھا کھا کر ہماری باچھیں زخمی ہو جاتیں اور ہم اس طرح پاخانہ کرتے جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے۔'' (صحیح مسلم ، کتاب الزھد،باب الدنیا سجن للمؤمن و جنة للکافر،الحدیث ۷۴۳۳/۷۴۳۵،ص ۱۱۹۲۔صحیح البخاری، کتاب الرقاق،باب کیف کان عیش...... الخ، الحدیث ٦٤٥٣،ص ٥٤٢)

تصوف کے دوسرے معنی کی تحقیق:

اور اگر تصوف کو ''صُـــوفَۃٌ'' سے مشتق مانا جائے جو کہ (حاجیوں اور حرم شریف کی خدمت پر مامور ایک) قبیلہ ہے تو اس صورت میں ''صوفی'' سے مراد وہ ہوگا جو دنیا کے رنج وغم سے چھٹکارا حاصل کر کے اپنے مال سے فائدہ اٹھا کر اسے اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے ہدایت پر ہونے کی وجہ سے ہلاکتوں سے محفوظ رہتا، نیکیوں میں کوشش کرتا، اپنی زندگی کے لمحات کو غنیمت جان کر اس میں اپنی آخرت کے لئے اچھے اعمال کا زادِ راہ اکٹھا کر لیتا ہے اور اپنے اوقات کی حفاظت کرتا ہے اور یوں وہ برگزیدہ لوگوں کے راستے پر چل کر موت کی سختیوں اور ہلاکتوں سے نجات پا لیتا ہے۔ چنانچہ،

﴿32﴾......امیر المؤمنین مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء، حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جب لوگ

نیکی کے دروازوں کے ذریعے اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کریں تو تُم عقل کے ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرو کہ اس طرح تم لوگوں سے درجات میں بڑھ جاؤ گے اور یہ دنیا میں لوگوں کے نزدیک مرتبہ اور آخرت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قرب کا باعث ہے۔"

(الترغیب فی فضائل الأعمال و ثواب ذلك...... الخ،باب مختصرمن کتابی کتاب العقل وفضلہ......الخ،الحدیث ۲۵٦،ج ۱،ص ۲۸٦)

﴿33﴾......حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر تھا۔ میں نے استفسار کیا: "یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفوں میں کیا تھا؟" آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس میں ہر قسم کی مثالیں تھیں ان میں یہ بھی تھا کہ عمل کرنے والا جب تک عقل کے معاملے میں مغلوب نہ ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اوقات کو اس طرح تقسیم کرے کہ ایک وقت میں اپنے پرودگار عَزَّوَجَلَّ سے مناجات کرے۔ ایک وقت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے، ایک وقت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں غور وفکر کرے اور ایک وقت میں اپنے کھانے پینے کی حاجات کو پورا کرے۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان،باب ماجاء فی الطاعات و ثوابھا، الحدیث ۳٦۲،ج ۱،ص ۲۸۸،بتغیرٍ)

تصوف کے تیسرے معنی کی تحقیق:

اگر تصوف "صُوفَۃُ الْقَفَا" (جس کا معنی گدی کے بال ہے) سے مشتق ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ صوفی خالق عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور مخلوق سے منہ موڑ لیتا ہے

نیز وہ مخلوق سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتا ہے اور نہ ہی حق سے پھرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ،

﴿34﴾......حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: ''جب آگ کے دن حضرت ابراہیم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو آگ کے پاس لایا گیا تو آپ (عَلَیْهِ السَّلَام) نے آگ کی طرف دیکھ کر ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' پڑھا۔'' یعنی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز ہے۔''

(معجم شیوخ أبی بکر الإسماعیلی، باب العین، الحدیث ۳۲۷، ج۱، ص۴۹۵)

﴿35﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابراہیم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ (عَلَیْهِ السَّلَام) نے ''حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' پڑھا یعنی مجھے اللہ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز ہے۔''

(تاریخ بغداد، الرقم ۴۷۲۸ سهل بن سورین المدائنی، ج ۹، ص۱۱۹)

﴿36﴾......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب حضرت ابراہیم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ (عَلَیْهِ السَّلَام) نے کہا: ''اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ وَاحِدٌ فِی السَّمَآءِ وَاَنَا فِی الْاَرْضِ وَاحِدٌ اَعْبُدُکَ'' یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری آسمان پر حکومت ہے اور میں زمین میں اکیلا تیری عبادت کرنے والا ہوں۔''

(تاریخ بغداد، الرقم ۵۴۸۵ عبید اللہ بن عبد اللہ بن محمد، ج ۱۰، ص۳۴۴)

﴿37﴾......حضرت سَیِّدُ نا نَوف البِکَالِیّ علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سَیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! زمین میں میرے سوا کوئی تیری عبادت کرنے والا نہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین ہزار فرشتے اتارے اور حضرت سَیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تین دن تک ان فرشتوں کی امامت فرمائی۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابراھیم الخلیل علیہ السلام، الحدیث ۴۱۶، ص ۱۱۴)

﴿38﴾......حضرت سَیِّدُ نا بکر بن عبداللہ مُزَنِیّ علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: ''جب حضرت سَیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو ساری مخلوق نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجاء کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا خلیل آگ میں ڈالا جا رہا ہے ہمیں آگ بجھانے کی اجازت عطا فرما!۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''وہ میرا خلیل ہے اور اس وقت زمین میں اس کے سوا میرا کوئی خلیل نہیں۔ میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں ہے۔ اگر وہ تم سے مدد چاہتا ہے تو تم اس کی مدد کرسکتے ہو ورنہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ پھر بارش پر مقرر فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرا خلیل آگ میں ڈالا جا رہا ہے مجھے اجازت عطا فرما کہ میں بارش کے ذریعے آگ کو بجھا ڈالوں!۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''وہ میرا خلیل ہے اور اس وقت زمین میں اس کے سوا میرا کوئی خلیل نہیں اور میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں اگر وہ تجھ سے مدد چاہتا ہے تو اس کی مدد کرسکتے ہو ورنہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ چنانچہ، جب حضرت سَیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آگ کو حکم ارشاد فرمایا:

یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ (۶۹) ترجمۂ کنز الایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔ (پ۱۷،الانبیاء۶۹)

تو اس دن مشرق ومغرب کے تمام لوگوں پر آگ ٹھنڈی ہوگئی اور اس سے بکری کا ایک پایہ بھی نہ پک سکا۔'' (المرجع السابق،الحدیث ۴۱۷،ص ۱۱۵)

﴿39﴾......حضرت سیِّدُنا مقاتل وسعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں: ''جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالنے کے لئے لایا گیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے کپڑے اُتار لئے گئے اور رسی سے باندھ کر مِنْجَنِیْق (مِ۔جَ۔نِیق) میں ڈالا گیا تو آسمان، زمین، پہاڑ، سورج، چاند، عرش، کرسی، بادل، ہوا اور فرشتے رو دیئے اور سب نے مل کر عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندۂ خاص کو آگ میں ڈالا جا رہا ہے ہمیں اس کی مدد کرنے کی اجازت عطا فرما۔ آگ نے روتے ہوئے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد کے لئے مسخر کیا اور تیرا بندۂ خاص میرے ذریعے جلایا جا رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سب سے ارشاد فرمایا: ''میرے بندے نے میری عبادت کی اور میری ہی وجہ سے اسے تکلیف دی جا رہی ہے اگر وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں گا اور اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تو تم اس کی مدد کر سکتے ہو چنانچہ، جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ کی طرف پھینکا گیا تو منجنیق اور آگ کے درمیان حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! آپ پر سلام ہو میں جبریل ہوں، کیا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کوئی حاجت ہے؟'' حضرت سیِّدُنا ابرہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا:

''ہے، مگر تم سے نہیں۔ مجھے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف حاجت ہے۔ پھر جب حضرت سیِّدُ نا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈال دیا گیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے آگ تک پہنچنے سے پہلے ہی حضرت سیِّدُ نا اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو آگ پر مسلط کر دیا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آگ کو حکم دیا:

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔

(پ ۱۷، الانبیاء ۶۹)

حکمِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ پاتے ہی وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی اور ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ اگر اس کے ساتھ ''وَسَلٰمًا'' لفظ نہ فرمایا جاتا تو سخت سردی کی وجہ سے آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اعضائے مبارکہ سُکڑ جاتے۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، ابراھیم علیه السلام بن آزر، ج ٦، ص ١٨٢)

﴿40﴾...... حضرت سیِّدُ نا مِنْہَال بن عمرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ''جب حضرت سیِّدُ نا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس آگ میں رہے اور میں یہ نہیں جانتا کہ چالیس دن رہے یا پچاس دن، البتہ حضرت سیِّدُ نا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: ''جب میں آگ میں تھا (تو اس میں اتنے اچھے دن گزرے کہ) مجھے زندگی میں ان سے بڑھ کر اچھے دن رات میسر نہیں آئے میں چاہتا تھا کہ میری ساری زندگی اسی آگ میں گزر جائے۔''

(المرجع السابق، ص ١٩١)

تصوف کے چوتھے معنی کی تحقیق:

اگر تصوف کو معروف لفظ ''صُوف''، جس کا معنی اُون ہے، سے مشتق مانا جائے تو پھر صوفیاء کو صوفی کہنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ اُون کا لباس پہنتے ہیں کیونکہ اس کو بنانے میں انسان کو کوئی مشقت نہیں ہوتی اور سرکش نفس اُون کا لباس پہننے سے فرمانبردار ہو جاتا ہے اور ذلت و رسوائی کا سامنا ہونے سے اس کا غرور و تکبر ٹوٹ جاتا ہے اور انسان قناعت کا عادی بن جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: ''ہم نے اپنی کتاب ''لُبسُ الصُّوف'' میں اس کی مثالیں احسن انداز سے ذکر کر دی ہیں اور تصوف کے متعلق محققین کے کئی مسائل کو ہم نے ایک اور کتاب میں بیان کیا ہے اور عنقریب یہاں بھی ان میں سے بعض کو ذکر کریں گے۔

سُنّی اور صوفی کی تعریف:

﴿41﴾...... حضرت سیِّدُنا امام جعفر بن محمد صادق علیہ رحمۃ اللہ الرازق فرماتے ہیں: ''جو شخص رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ظاہری احوال کے مطابق زندگی گزارے وہ سنی (یعنی سنت کا پیروکار) ہے اور جو حضور سیدِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے باطن کے مطابق زندگی گزارے وہ صوفی ہے۔'' اور باطنی زندگی سے حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد رحمتِ عالَم، شفیعِ اُمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے پاکیزہ اَخلاق اور آخرت کو اختیار کرنا ہے۔ پس جو شخص رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے اَخلاق کریمہ سے اپنے آپ کو مزین کرے اور جس چیز کو آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اختیار فرمایا اسے اختیار کرے، جس چیز میں رغبت رکھی اس میں رغبت رکھے، جن چیزوں سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے

اجتناب فرمایا ان سے اجتناب کرتا رہے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے جن کاموں کی ترغیب دلائی انہیں تھام لے تو بے شک وہ گندگی سے پاک وصاف ہو گیا اور غیر سے نجات پا گیا۔ اور جو شخص آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے راستہ سے ہٹ گیا اس نے اپنے نفس کی پیروی کی اور اپنے پیٹ وشرمگاہ کی خواہشات کو پورا کرنے میں مشغول رہا تو ایسا شخص تصوف سے عاری، نادانی میں کوشاں اور آنے والے خطرناک احوال سے غافل ہے۔''

عقلمند کون ہے؟

﴿42﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسُوَید بن غَفلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ''ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر تشریف لائے تو نبیٔ دوجہان، سرورِ کون ومکان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے ملاقات ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو کس چیز کے ساتھ مبعوث کیا گیا؟'' ارشاد فرمایا: ''عقل کے ساتھ۔ عرض کی: ''ہم کس طرح عقل اختیار کر سکتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''بے شک عقل کی کوئی انتہا نہیں لیکن جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام سمجھا اسے عقلمند کہا جاتا ہے اگر وہ اس کے بعد مزید راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں کوشش کرے تو اسے عابد کہا جاتا ہے اس کے بعد مزید کوشش کرے تو اسے جوَّاد کہا جاتا ہے مگر جو شخص عبادت میں کوشش کرے اور نیکی کی راہ میں تکالیف پر صبر کرے لیکن عقل کا سہارا نہ لے جو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی اتباع کی طرف رہنمائی کرے اور اس کی منع کردہ اشیاء سے باز رکھے تو یہی لوگ ہیں جو بدترین

اعمال والے ہیں جن کی دنیا میں کی گئی کوششیں بیکار گئی حالانکہ اپنے گمان میں وہ اچھے اعمال کرنے والے تھے۔''

(مسند الحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، الحدیث ۸۳۲، ج۲، ص ۸۱۰)

عقل کے تین حصے:

﴿43﴾......حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے جس شخص میں وہ تینوں حصے ہوں وہ کامل عقل والا ہے اور جس شخص میں کوئی حصہ نہ ہو اس میں کچھ عقل نہیں (وہ تین حصے یہ ہیں) (۱)......**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حُسنِ معرفت (۲)...... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حُسنِ اطاعت اور (۳)......**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے احکام پر حُسنِ صبر۔''

(المرجع السابق، الحدیث ۸۱۰، ج۲، ص ۸۰۰)

حضرت سیِّدُنا شیخ امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''ایسے شخص کو تصوف کی طرف کیسے منسوب کیا جائے کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی معرفتِ حقیقی سے اس کا واسطہ پڑے تو وہ تھک جائے اور اس میں دوسری باتیں ملا دے اور جب اس سے اطاعتِ الٰہی کے لوازمات کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ان سے جاہل ہو اور مخبوط الحواس (یعنی پاگل) بن جائے اور جب ایسی مشقت میں مبتلا ہو جس پر صبر کرنا ضروری ہے تو بے صبری کا مظاہرہ کرے۔''

صوفی اور تصوف کے متعلق اقوال

علمائے تصوف رحمہم اللہ تعالیٰ نے تصوف کے بارے میں کلام کیا ہے اور اس کی حدود، معانی، اقسام و مبانی کے بارے میں وضاحت کی ہے۔ چنانچہ،

تصوف کے دس معانی:

﴿44﴾......حضرت سیِّدُنا اَزدیار بن سلیمان فارسی علیہ رحمۃ اللہ الکافی سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا جنید بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تصوف کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''تصوف ایک ایسا نام ہے جو دس معانی پر مشتمل ہے:

(۱)......دنیا کی ہر شَی میں کثرت کی بجائے قلت پر اِکتفاء کرنا۔

(۲)......اسباب پر بھروسہ کرنے کی بجائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر دل سے اعتماد رکھنا۔

(۳)......صحت وتندرستی میں نفلی عبادات میں رغبت رکھنا۔

(۴)......دنیا چھوٹ جانے پر بھیک مانگنے اور شکوہ وشکایت کرنے کے بجائے صبر کرنا۔

(۵)......کسی چیز کے پائے جانے کے باوجود استعمال کے وقت تمیز رکھنا۔

(۶)......ساری مشغولیات ترک کر کے ذکر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہنا۔

(۷)......تمام اذکار کے مقابلے میں ذکرِ خفی کرنا۔

(۸)......وساوس کے باوجود اِخلاص پر ثابت قدم رہنا۔

(۹)......شک کے باوجود یقین کو متزلزل نہ ہونے دینا۔

(۱۰)......اضطراب و وحشت کے وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہو کر سکون حاصل کرنا۔

پس جس شخص میں یہ صفات پائی جائیں تو وہ صوفی کہلانے کا مستحق ہے ورنہ وہ جھوٹا ہے۔''

صوفی، حقائق سے پردہ اُٹھاتا ہے:

﴿45﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بن میمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے صوفی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''صوفی وہ ہے کہ جب گفتگو کرے تو حقائق سے پردہ اٹھائے اگر خاموش ہو تو اس کے اعضاء دنیا سے ترکِ تعلق کی گواہی دیں۔''

(تاریخ بغداد ،الرقم۵۲۲۸عبد اللّٰہ بن محمد بن میمون ،ج۱۰،ص۱۰۶)

﴿46﴾......حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوحسن مُزَیَّن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''تصوف ایسی قمیص ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کو پہنائی ہے اگر وہ اس پر شکر ادا کریں تو ٹھیک ورنہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے بارے میں مواخذہ فرمائے گا۔''

﴿47﴾......حضرت سیِّدُنا خواص علیہ رحمۃ اللہ الوھّاب سے سوال ہوا کہ تصوف کیا ہے؟'' فرمایا: ''یہ ایک ایسا نام ہے جس کی آڑ لے کر انسان عام لوگوں سے اوجھل ہو جاتا ہے سوائے اہلِ معرفت کے اور یہ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔''

﴿48﴾......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن مُثَاقِف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا جنید بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''ہر بری عادت کو ترک کر دینا اور ہر اچھی عادت کو اپنا لینا تصوف ہے۔''

(الرسالۃ القشیریۃ ،باب التصوف ،ص۳۱۲)

عارف اور صوفی کی علامات وصفات:

﴿49﴾ ......حضرت سیِّدُنا ابوحسن فَرْغَانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی سے عارف کی علامت دریافت کی تو فرمایا: ''عارف کا سینہ کھلا ہوتا ہے، دل زخمی اور جسم بے حال ہوتا ہے۔'' پھر میں نے پوچھا: ''یہ تو عارف کی علامت ہے، لیکن عارف کون ہے؟'' تو حضرت سیِّدُنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے ارشاد فرمایا: ''عارف وہ ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کی مراد کو پہچان کر اس کے احکامات پر عمل کرے اور جس چیز سے اس نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائے اور اس کے بندوں کو اس کی طرف بلائے۔'' ابوحسن فرغانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''میں نے پھر پوچھا: ''صوفی کون ہے؟'' فرمایا: ''جس نے اپنے دل کی صفائی کی ہو اور اس کا دل صاف ستھرا ہو گیا ہو اور حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے نقش قدم پر چلا، دنیا کو اپنے پیچھے پھینکا اور خواہشات کو جفا کا مزہ چکھایا۔''

میں نے عرض کی: ''یہ صوفی ہے تو پھر تصوف کیا ہے؟'' فرمایا: ''احوال کو قابو میں رکھنا، دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور غیر ضروری کاموں سے اِعراض کرنا۔'' میں نے پوچھا: ''اس سے بہتر تصوف کیا ہے؟'' فرمایا: ''عَلَّامُ الْغُیُوْب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دل کی صفائی ستھرائی پیش کرنا۔'' میں نے عرض کی: ''اس سے بہتر تصوف کیا ہے؟'' فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعظیم کرنا اور اس کے بندوں پر مہربانی کرنا۔'' میں نے پوچھا: ''اس سے بہتر صوفی کی کیا صفات ہیں؟'' فرمایا: ''جو گندگی سے پاک ہو گیا اور بخل سے نجات

پا کر فکرِ الٰہی سے بھر گیا اور اس کے نزدیک سونے اور مٹی کی برابر حیثیت ہو۔''

(سیر اعلام النبلاء ،الرقم۳۰۳۷ـ الشبلی دُلَف بن جَحدر، ج۱۲،ص۵۰، الزهد الکبیر للبیهقی ،فصل فی قصر الامل والمبادرة بالعمل قبل بلوغ الاجل ، الحدیث ۷۵۶ / ۷۵۷، ص۲۸۹ ،مختصر)

﴿50﴾......حضرت سیِّدُ نا نصر بن ابی نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا علی بن محمد مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُ نا سری سَقَطی علیہ رحمۃ اللہ الولی سے پوچھا گیا: ''تصوف کیا ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''تصوف ایسے اَخلاقِ کریمہ (یعنی اچھی عادات وصفات) کا نام ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ معزز لوگوں کو عطا فرماتا ہے۔'' (الرسالة القشیریة ،باب التصوف،ص۳۱۳،بتغیرٍ)

﴿51﴾......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن مجیب علیہ رحمۃ اللہ المجیب سے صوفی کے متعلق پوچھا گیا: ''تو فرمایا: ''صوفی اپنے نفس کو ذبح کرنے والا، اپنی خواہشات کو رسوا کرنے والا، اپنے دشمن (شیطان) کو نقصان پہنچانے والا، مخلوق کو نصیحت کرنے اور ہمیشہ خوفِ خدا رکھنے والا ہوتا ہے۔ عمل کو پختہ کرتا اور اُمیدوں سے دور رہتا ہے، فساد سے بچتا اور لغزشوں سے درگزر کرتا ہے۔ اس کا عذر سرمایہ، اس کا ہنر غم، اس کی زندگی سراپا قناعت، حق کو پہچاننے والا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دروازے پر ڈیرہ جمانے والا، ہر چیز سے بے نیاز رہنے والا، نیکی کی کاشت کرنے والا، محبت کا درخت لگانے والا اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔''

حضرت سیِّدُ نا امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''ہم نے مشائخ کرام رحمہم اللہ السلام کی مختلف عبارتوں سے تصوف سے متعلق کثیر مسائل اس

کتاب کے علاوہ دوسری کتاب میں تفصیل کے ساتھ ذکر کردیئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے حال کے مطابق جواب دیا ہے۔''

کلام صوفیاء کی تین اقسام

صوفیاء کا کلام تین اقسام پر مشتمل ہوتا ہے:

(۱)......توحید کی دعوت دینا۔　(۲)......مراد و مراتب کے بارے میں کلام کرنا۔

(۳)......مرید اور اس کے احوال کے بارے میں کلام کرنا۔

پھر ہر قسم بے شمار مسائل و فروعات پر مشتمل ہے لہٰذا صوفیاء کا سب سے پہلا اصول **اللہ** تبارک وتعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا ہے اور پھر اس کے احکام پر اپنے آپ کو ثابت قدم رکھنا اور اس پر ہمیشگی اختیار کرنا ہے۔ چنانچہ،

﴿52﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''تم اہل کتاب کی طرف جارہے ہو لہٰذا سب سے پہلے تم انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی دعوت دینا، جب انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا عرفان حاصل ہوجائے تو پھر انہیں بتانا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اور جب وہ نمازوں کی پابندی کرنے والے بن جائیں تو پھر انہیں یہ خبر دینا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے اغنیاء کے اموال سے لے کر انہی کے فقراء میں تقسیم کردی جائے گی۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدعاء الی الشھادتین و شرائع الاسلام، الحدیث ۱۲۳، ص ۶۸۴)

﴿53﴾ ...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مِسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: ''ایک شخص نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارسول اللہ عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! مجھے نادر علوم میں سے کچھ سکھا دیجئے! نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے اصل علم میں کیا سیکھا ہے جو نادر علوم طلب کر رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''اصل علم کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے **اللہ** عزَّوَجلَّ کی معرفت حاصل کر لی ہے؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''پھر تم نے اس کا کتنا حق ادا کیا ہے؟'' اس نے عرض کی: ''جتنا **اللہ** عزَّوَجلَّ نے چاہا اتنا ادا کیا ہے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے استفسار فرمایا: ''کیا تم نے موت کو پہچان لیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''جی ہاں! فرمایا: ''تم نے اس کے لئے کس قدر تیاری کی؟'' اس نے عرض کی: ''جتنی **اللہ** عزَّوَجلَّ نے چاہی اتنی میں نے موت کی تیاری کر لی ہے۔'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جاؤ پہلے ان چیزوں کو پختہ کرو پھر آنا میں تمہیں نادر علوم سکھا دوں گا۔''

(الزھد لوکیع، باب الاستعداد للموت، الحدیث ۱۲، ج ۱، ص ۱۷)

تصوف کے بنیادی اَرکان

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''حقیقی تصوف کی بنیاد چار ارکان پر ہے: (۱)...... **اللہ** عزَّوَجلَّ اور اس کے اسماء، صفات وافعال کی معرفت۔ (۲)...... نفس، اس کی برائیوں اور ان برائیوں کی طرف لے جانے والے اسباب کی معرفت نیز دشمن (یعنی شیطان) کے وساوس، مکروفریب اور گمراہیوں

کی معرفت۔(۳)......دنیا کی معرفت، اوراس بات کی معرفت کہ دنیا ایک دھوکہ ہے، دنیا فانی ہے، اس کی رنگینیاں عارضی ہیں نیز اس سے بچنے اور دور رہنے کے طریقوں کی معرفت۔(۴)......ان کی معرفت کے بعد اپنے نفس کو ہمیشہ مجاہدہ اور سخت مشقت کا عادی بنائے، اپنے اوقات کی حفاظت کرے، اطاعت کو غنیمت سمجھے، راحت وآرام اور لذات سے کنارہ کشی اختیار کرے، کرامات سے بچے لیکن معاملات سے ناطہ نہ توڑے اور نہ بے جا تأویلات کی طرف مائل ہو بلکہ دنیاوی تعلقات سے بے رغبت ہوکر ہر چیز سے اعراض کرلے اور تمام غموں کو ایک ہی غم گمان کرلے، مال ومتاع میں اضافے سے دامن چھڑائے، مہاجرین وانصار کی پیروی کرے، زمین وجائیداد سے کنارہ کشی اختیار کرے، راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ وایثار کرنے کو ترجیح دے، اپنے دین کی حفاظت کی غرض سے پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف نکل جائے، بلاضرورت نگاہیں اٹھائے اِدھر اُدھر دیکھنے سے اجتناب کرے کہ اس کی وجہ سے اس کی طرف اُنگلیاں اُٹھیں کیونکہ یہ چیز انوار وبرکات سے دوری کا باعث ہے۔پس انہیں صفات سے متصف لوگ متقی، گوشہ نشین، گمنام، بے گھر اور اعلیٰ کردار کے مالک ہوتے ہیں ان کا عقیدہ درست اور باطن محفوظ ہوتا ہے۔چنانچہ،

﴿54﴾......حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ متقی، سخی دل اور مخفی (یعنی گمنام) بندے سے محبت فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن و جنۃ للکافر، الحدیث ۷۴۳۲، ص ۱۱۹۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ غرباء:

﴿55﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ لوگ غرباء ہیں۔ عرض کی گئی: ''غرباء کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اپنے دین کی حفاظت کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت انہیں حضرت عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ اُٹھائے گا۔''

(الزهد للامام احمد بن حنبل ،زهد عمران بن الحصين ،الحديث ٨٠٩، ص ١٧٢)

چنے ہوئے لوگ:

﴿56﴾...... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے اپنے لئے چن لیتا ہے اور اسے اپنے اہل وعیال میں مشغول نہیں ہونے دیتا۔ نیز بیان فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی مسلمان کا دین سلامت نہیں رہے گا سوائے اس کے جو اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک بستی سے دوسری بستی، ایک گھاٹی سے دوسری گھاٹی اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگے گا۔''

(الزهدالكبير للبيهقى،فصل فى ترك الدنيا......الخ،الحديث ٤٣٩،ص ١٨٣،بتغيرٍقليلٍ)

قابلِ رشک مؤمن:

﴿57﴾...... حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اَخلاق کے پیکر،

نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے دوستوں میں سب سے زیادہ قابلِ رَشک وہ مومن ہے جو تھوڑے مال والا ہو، نماز روزے کا پابند ہو، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے، تنہائی میں بھی اس کی طاعت کرے اور لوگوں میں اس قدر گمنام ہو کہ اُنگلیوں سے اس کی طرف سے اشارہ نہ کیا جائے، بقدرِ کفایت روزی میسر آنے پر صبر کرے، پس اس کی موت قریب آجائے اور اس پر رونے والوں کی تعداد کم ہو اور اس کی ترکہ بھی بہت تھوڑا ہو۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۷۸۶۰، ج۸، ص۲۱۳)

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابونعیم اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''اولیاء اللہ رحمہم اللہ اچھی صفات، عمدہ عادات کے مالک ہوتے ہیں ان کا مقام بلند اور سوال رشک والا ہوتا ہے۔''

﴿58﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ محتشم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے انہیں فرمایا: ''اے لڑکے! کیا میں تم پر بخشش نہ کروں؟'' کیا میں تم کو نہ دوں؟'' کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کی: ''کیوں نہیں یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میرے ماں باپ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر قربان ہوں۔'' اور فرماتے ہیں: ''میں نے سمجھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم مجھے کچھ مال عطا فرمائیں گے لیکن آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر دن رات میں چار رکعت والی ایک نماز ہے جس میں سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ ''سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اَکْبَـــــرُ '' کہو پھر رکوع کرو اور رکوع میں (تسبیح کے بعد) دس مرتبہ پڑھو پھر رکوع سے اٹھو تو (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے کے بعد) دس مرتبہ، پھر نماز کی ہر رکعت میں اسی طرح پڑھو جب فارغ ہو جاؤ تو تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے یہ پڑھو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَ أَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ أَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلْبَۃَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیۡ عَنْ مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ فِی التَّوْبَۃِ خَوْفًا مِنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حُبًّا لَکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ الظَّنِّ بِکَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ ''

(ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہدایت یافتہ لوگوں کی توفیق، اہلِ یقین کے اعمال، توابین کے خلوص، صابرین کے عزم، اہلِ خشیت کی کوشش، اہلِ شوق کی طلب، متقین کی سی عبادت، علم والوں کی معرفت کا سوال کرتا ہوں کہ میں تجھ سے ڈروں اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے باز رکھے حتی کہ میں تیری ایسی فرمانبرداری بجالاؤں کہ تیری رضا کا مستحق بن جاؤں اور تجھ سے ڈرتے ہوئے سچی توبہ کرلوں اور تیری محبت کے باعث تیرے لئے خلوص اختیار کروں اور تجھ سے حسن ظن رکھتے ہوئے تمام اُمور میں تجھ پر بھروسہ کروں۔ پاکی ہے نور کے خالق عَزَّوَجَلَّ کو۔) (پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا) اے ابن عباس! جب تم ایسا کروگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے چھوٹے اور بڑے، نئے اور پرانے، چھپے اور ظاہر، بھول کر کئے اور جو جان بوجھ کر کئے تمام گناہ بخش دے گا۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۲۳۱۸، ج۲، ص ۱۱-۱۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سفیر

حضرات اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف رب عَزَّوَجَلَّ کے سفیر اور خود حق

تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کے اسیر ہوتے ہیں۔ ہجر وفراق نے انہیں پریشان اور بے قراری نے پراگندہ حال کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ،

﴿59﴾ ﴿60﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے معاذ! بے شک مؤمن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اسیر ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ اس پر اور اس کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، پیٹ، شرمگاہ پر نگہبان مقرر ہے جو اس کو اُنگلی کے ساتھ مٹی سے کھیلتے، سرمہ لگاتے اور تمام اعمال کرتے حتی کہ ہر لمحے اسے دیکھ رہا ہے۔ بے شک مؤمن کا دل نہ تو امن میں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا خوف واضطراب جاتا ہے۔ اسے صبح وشام موت کا انتظار رہتا ہے۔ تقویٰ اس کا دوست، قرآن اس کی دلیل، خوف اس کی حجت، شرافت اس کی سواری، احتیاط اس کا ہم نشین، خشیتِ الٰہی اس کا شعار، نماز اس کی جائے پناہ، روزہ اس کی ڈھال، صدقہ اس کی آزادی کا پروانہ، صدق اس کا وزیر، حیاء اس کی امیر اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ذات ان تمام پر نگہبان ہے۔

اے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! قرآن مؤمن کو بہت سی نفسانی خواہشات وشہوات سے روک دیتا ہے اور (قرآنِ کریم) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اِذن سے بندے اور خواہشات وشہوات کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

اے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور میں تمہیں ان چیزوں سے منع کرتا ہوں جن چیزوں سے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے روکا ہے۔ پس قیامت کے دن تم مجھے اس حال میں ملو گے کہ تم سے زیادہ کوئی

سعادت مند نہیں ہوگا۔‘‘

(تفسیر ابن ابی حاتم، سورۃ الفجر، تحت الآیۃ ١٤، ج١٢، ص٤٠٢، مختصر)

ایمان کی مٹھاس

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ’’اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی محبت حق تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور وہ حق تعالیٰ کی راہ میں جیتے اور مرتے ہیں۔ حق تعالیٰ کے سوا ساری مخلوق ان کا قرب پاتی اور اپنے غم بھول جاتی ہے۔

﴿61﴾...... حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا: (١)...... پہلی یہ کہ اُسے **اللہ** اور اس کا رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔ (٢)...... دوسری یہ کہ اسے آگ میں ڈالا جانا کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند ہو جبکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے آگ سے بچالیا ہو۔ اور (٣)...... تیسری بات یہ کہ وہ کسی شخص سے محض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت کرے۔‘‘

(مسند ابی داوٗد الطیالسی، ما اسند انس بن مالک، الحدیث١٩٥٩، ص٢٦٣)

﴿62﴾...... حضرت سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم، رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا: (١)...... **اللہ** اور اس کا رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اسے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ (٢)...... محض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔

(۳)......کفر سے نجات ملنے کے بعد دوبارہ اس میں لوٹ جانے کو اس طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث ۱۲۰۰۲، ج ٤، ص ۲۰٦)

مشکل احوال اور پاکیزہ اخلاق کا نام تصوف ہے

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث اور اس کے علاوہ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ تصوف مشکل احوال اور پاکیزہ اَخلاق کا نام ہے اور احوال، صوفیائے کرام رحمہم اللہ السلام کو مغلوب کر کے اسیر بنا لیتے ہیں۔ صوفیائے کرام رحمہم اللہ السلام جب اَخلاق کا علم حاصل کرتے ہیں تو وہ ان کے سامنے بالکل ظاہر ہو کر انہیں حق تعالٰی کی خالص محبت سے آراستہ کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ حیرت انگیز حادثات سے بچتے اور حق تعالٰی سے تعلق ٹوٹ جانے سے محفوظ رہتے ہیں۔ وہ حق تعالٰی سے ہی مانوس ہوتے اور اسی سے راحت وآرام پاتے ہیں۔ پس وہ ایسے دلوں کے مالک ہیں جو اپنے نورِ فراست سے اُمورِ غیبیہ کو جان لیتے ہیں اپنے محبوب کا مراقبہ کرتے ہیں۔ حق سے منحرف شخص کو چھوڑ دیتے ہیں اور حق ہی کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ وہ صحابۂ کرام وتابعینِ عظام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ اور جو لوگوں میں سے پھٹے پرانے لباس میں ملبوس بقاء وفنا کو جاننے والے، اِخلاص وریاء میں تَمیز (تَ۔مِیز) کرنے والے، چھوٹے بڑے وسوسوں اور عزیمت ونیت کو

جاننے والے، باطنی عُیُوب کا محاسبہ کرنے والے، رازوں کی محافظت کرنے والے، نفس کی مخالفت کرنے والے اور ہر وقت غور وفکر اور ذکر و اَذکار میں مشغول رہنے کے ذریعے شیطانی وسوسوں سے بچنے والے ہیں۔لوگ ان صوفیاء کرام رحمہم اللہ السلام کا قرب چاہتے ہوئے اور سستی وکوتاہی سے جان چھڑاتے ہوئے ان کی پیروی کریں گے، تو وہ لوگ ان کی خدمت کو حقیر نہیں سمجھتے سوائے اس کے جو بے دین ہو چکا ہو۔اور ان کے احوال کا دعویٰ بے وقوف شخص ہی کر سکتا ہے ان کے عقیدے کا معتقد عالی ہمت اور ان کا دوست دیدار کا مشتاق ہوتا ہے۔ یہ لوگ آفاق کے سورج ہیں۔ان کی جھلک دیکھنے کے لیے گردنیں اُٹھتی ہیں ہم اِنہی نفوس قُدسیہ کی پیروی کرتے اور مرتے دم تک اِنہی سے اپنی دوستی کا دم بھرتے ہیں۔

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں:

''ہم اس کتاب میں ہر اس صحابی کا ذکر کریں گے جو کسی واقعہ کی وجہ سے مشہور ہوئے جن کے اچھے افعال محفوظ کر لئے گئے جو فتور اور سستی سے مُبَــرَّاء ہیں، جن کے ساتھ اچھی یادیں وابستہ ہیں اور تھکاوٹ وملال اُنہیں راہِ خدا سے منحرف نہ کر سکا۔مہاجرین صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سب سے پہلے امیر المومنین حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزن جود وسخاوت محبوبِ ربُّ العزّت

عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی رسالت کی تصدیق کی ۔ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے عتیق کا لقب پایا۔توفیقِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی تائید انہیں حاصل رہی ،سفر وحضر میں حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے رفیق ، زندگی کے ہر موڑ پر حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے مخلص دوست اور بعدِ وصال بھی روضۂ انور میں (آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے) ساتھ آرام فرما رہے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرآن مجید میں فخر کے ساتھ ذکر فرمایا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں تمام لوگوں سے بڑھ گئے اور رہتی دنیا تک آپ کی بزرگی وشرف باقی رہے گا،کوئی صاحبِ طاقت وبصارت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلند رتبہ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ هُمَا فِی الۡغَارِ ترجمۂ کنزالایمان: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے۔

(پ ۱۰،التوبہ ۴۰)

اس کے علاوہ بہت سی آیات واحادیث آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں وارد ہوئی ہیں جن میں روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر صاحبِ فضل سے زیادہ فضیلت والے اور ہر مقابل سے برتری لے جانے والے ہیں۔ نیز یہ آیات مبارکہ بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

لَا یَسۡتَوِیۡ مِنۡکُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ وَ قٰتَلَ ؕ (پ ۲۷،الحدید ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام حالات میں اپنی انفرادیت قائم رکھی اور جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نبیٔ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اسلام کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اِسے قبول کرلیا اور، مال وعزت حتی کہ ہر چیز راہِ خدا میں قربان کر دی۔ توحیدِ الٰہی کو قائم کرنا ہی آپ کا مقصد و مدعا تھا اسی بناء پر پریشانیوں اور مصیبتوں کا نشانہ بنے اور اسلام کی خاطر ہر چیز ترک کر دی اور مخلوق سے منہ موڑ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ اختیار کی۔ منقول بھی یہی ہے کہ راستوں کے اختلاف کے وقت حقائق کو تھامے رکھنا ہی تصوف ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا درسِ توحید:

﴿63﴾ ...... حضرت سیّدُنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور نبیٔ اَکرم، رسولِ محتشم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر تشریف لائے اور دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں سے کلام فرما رہے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! بیٹھ جایئے! لیکن امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شدتِ جذبات) کی وجہ سے نہ بیٹھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر فرمایا: ''اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! بیٹھ جایئے! (امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھ گئے) تو امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور حمد وصلوٰۃ کے بعد ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو شخص حضرت سیّدُنا محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے ہیں اور جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ (پ۴،ال عمران ۱۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایسا لگتا تھا گویا کہ لوگوں نے آج سے پہلے یہ آیت مبارکہ سنی ہی نہ تھی۔ پھر سب لوگوں نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی اور ہم نے لوگوں کو اس کی تلاوت کرتے سنا۔''

حضرت سیِّدُنا امام زُہری علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کرتے سنا تو میں کانپنے لگا حتی کہ میرے پاؤں سن ہو گئے اور میں گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا اور یہ آیت سن کر مجھے یقین ہوا کہ نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے ہیں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت......الخ، الحدیث ۱۲۴۲ص۹۷۔ کتاب المغازی، باب مرض النبی وفاته صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث ۴۴۵۴، ص۳۶۵)

دین پر استقامت:

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامل وفاداری کی بدولت عمدہ مراتب پر فائز ہوئے۔ اور کہا گیا ہے کہ تصوف بھی یہی ہے کہ انسان **اللہ** وحدہ

لاشریک کے ساتھ یکتا وتنہا ہو جائے۔

﴿64﴾......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابن دَغِنَہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی ذمے داری میں لیا اور قریش نے قبول کرلیا تو انہوں نے ابن دَغِنَہ سے کہا کہ ابوبکر سے کہو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں، گھر میں جتنی چاہیں نمازیں پڑھیں اور جتنا چاہیں قرآن پڑھیں، ہمیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہو گی لیکن وہ اپنے گھر سے باہر کھلم کھلا نماز نہ پڑھیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کیا اور اپنے گھر کے صحن کو جائے نماز بنالیا، اسی جگہ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے لیکن جب یہاں بھی مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا اژدھام لگا رہتا وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ دیکھ کر حیرت وتعجب کرتے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پاتے اور خوب آنسو بہاتے۔

اس بات سے سردارانِ قریش بہت پریشان تھے (کہ کہیں ان کی عورتیں اور بچے اسلام کی طرف مائل نہ ہو جائیں) چنانچہ، انہوں نے ابن دَغِنَہ کو بلا کر اپنی تشویش کا اظہار کیا تو ابن دَغِنَہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ''اے ابوبکر! جس بات پر میں نے آپ کی ذمہ داری قبول کی ہے وہ آپ کو معلوم ہے لہٰذا آپ اپنے ان معمولات کو ختم کر دیں یا میرا ذمہ چھوڑ دیں کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ قریش میرے بارے میں یہ سنیں کہ میں نے اپنے ذمہ کی حفاظت نہیں کی۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں تیرا ذمہ تجھے لوٹاتا ہوں اور اللہ اور اس کے رسول

عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے ذمہ پر راضی ہوتا ہوں۔ ان دنوں رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم مکہ ہی میں تشریف فرما تھے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الکفالۃ، باب جوار ابی بکر......الخ، الحدیث ۲۲۹۷، ص ۱۷۹)

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قرآن فہمی:

﴿65﴾...... حضرت سیِّدُنا اسود بن ہلال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے رفقاء سے فرمایا: "ان دو آیتوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟"

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا (پ ۲۶، الاحقاف ۱۳)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے۔

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ (پ ۷، الانعام ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔

رفقاء نے عرض کی: "رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے دوسرا دین اختیار نہیں کیا اور وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ایمان میں گناہ کر کے ناحق کی آمیزش نہیں کی۔" امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: "تم نے ان آیتوں کا محمل درست بیان نہیں کیا۔ پھر ارشاد فرمایا: "رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غیر کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوئے اور وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی۔" (المستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ حٰمٓ السجدۃ، باب ان اول من یتکلم یوم القیامۃ......الخ، الحدیث ۳۷۰۰، ج ۳، ص ۲۲۹، "فلم یدینوا" بدلہ "فلم یلتفتوا")

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فکرِ آخرت:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا سے کنارا کشی اختیار کرنے اور فکر آخرت میں مگن رہنے والے تھے۔

اور صوفیاء کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں: ''تصوف دنیا کو چھوڑ کر اس کے مال و متاع سے اعراض کرنے کو کہتے ہیں۔''

﴿66﴾...... حضرت سیِّدُ نا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پینے کے لئے پانی طلب فرمایا تو ایک کٹورے میں پانی اور شہد پیش کیا گیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے منہ کے قریب کیا تو رو پڑے اور حاضرین کو بھی رُلا دیا پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خاموش ہو گئے لیکن لوگ روتے رہے۔ (ان کی یہ حالت دیکھ کر) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوبارہ رونے لگے یہاں تک کہ حاضرین کو گمان ہوا کہ وہ اب رونے کا سبب بھی دریافت نہیں کر سکیں گے پھر کچھ دیر کے بعد جب افاقہ ہوا تو لوگوں نے عرض کی: ''کس چیز نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قدر رُلایا؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''میں ایک مرتبہ نبیٔ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ تھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اپنے آپ سے کسی چیز کو دور کرتے ہوئے فرما رہے تھے، مجھ سے دور ہو جا، مجھ سے دور ہو جا، لیکن مجھے آپ کے پاس کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کسی چیز کو اپنے آپ سے دور فرما رہے تھے جبکہ مجھے آپ کے پاس

کوئی چیز نظر نہیں آئی ؟'' سرکارِ دو جہان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ دنیا تھی، جو بَن سنور کر میرے سامنے آئی تو میں نے اس سے کہا: ''مجھ سے دور ہو جا تو وہ ہٹ گئی، اور اس نے کہا: ''**اللہ** عزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم تو مجھ سے بچ گئے لیکن آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے بعد آنے والے نہ بچ سکیں گے۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''مجھے خوف لاحق ہوا کہ دنیا مجھ سے چمٹ گئی ہے بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔''

(المستدرك، كتاب الرقاق، باب اذا مرض المؤمن......الخ، الحديث ٧٩٢٦، ج ٥، ص ٤٣٩، بتغيرٍ قليلٍ)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقویٰ:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی محنت وکوشش کو کم نہیں کرتے تھے اور **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی حدوں سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ جیسا کہ صوفیاءِ عظام رحمہم اللہ السلام تصوف کا معنی بیان فرماتے ہیں کہ ''**اللہ** عزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے مسلسل راہِ سلوک پر چلنے کا نام تصوف ہے۔

﴿67﴾...... حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام تھا جو کما کر لایا کرتا تھا۔ ایک رات جب وہ کھانا لایا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی اس میں سے ایک ہی لقمہ تناول فرمایا تھا کہ غلام نے عرض کی: ''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر رات مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے کہ کھانا کہاں سے آیا ہے لیکن کیا بات ہے آج آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سوال کیوں نہیں کیا؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا: ''مجھے سخت بھوک لگی تھی اس وجہ سے نہ پوچھ سکا اب بتاؤ کہاں سے لائے ہو؟'' غلام نے عرض کی: ''میں نے زمانہ جاہلیت میں کسی پر جھاڑ پھونک کی تھی اور انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا، آج جب میں ان کے پاس سے گزرا تو ان کے ہاں شادی تھی انہوں نے اس کھانے میں سے مجھے بھی دے دیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: '' قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا، یہ کہہ کر انگلی منہ میں ڈالی اور قے کرنے لگے، لیکن کھانا نہ نکلا، کسی نے کہا: ''یہ پانی کے بغیر نہیں نکلے گا۔'' تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگوایا اور اسے پی کر قے کرتے رہے یہاں تک کہ اس کھانے کو پیٹ سے باہر نکال دیا۔ کسی نے کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لقمے کی وجہ سے اتنی مشقت کیوں اٹھائی۔'' فرمایا: ''اگر یہ لقمہ میری جان لے کر نکلتا تب بھی اسے نکال کر رہتا کیونکہ میں نے حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو گوشت حرام سے اُگا ہے اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔'' (شعب الایمان للبیھقی، باب فی المطاعم والمشارب، فصل فی طیب المطعم والملبس، الحدیث ۵۷۵۹، ج۵، ص۵٦) پس مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس لقمے سے میرے جسم کی کچھ پرورش نہ ہوجائے۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ رسول:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکالیف کو برداشت کرنے میں سب سے آگے ہوتے تھے کیونکہ اس میں بلندیٔ درجات کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ جیسا کہ اہلِ تصوف، تصوف کا ایک معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ محبوب کے دیدار کے لئے جلنے،

تڑپنے اور بے قرار رہنے میں راحت وآرام محسوس کرنا تصوف کہلاتا ہے۔''

﴿68﴾...... حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک پکارنے والا آلِ ابوبکر کے پاس آیا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: ''اپنے رفیق کی خبر لو! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً ہمارے پاس سے تشریف لے گئے۔ اور حالت یہ تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بالوں کی چوٹی بنی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے تمہاری ہلاکت ہو، کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب **اللہ** ہے اور بے شک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے؟ پس وہ لوگ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو چھوڑ کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جھپٹ پڑے۔ حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس گھر تشریف لائے تو حالت یہ تھی کہ سر کے جس حصے پر بھی ہاتھ پھیرتے تو بال ہاتھ میں آجاتے اور اس کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ پڑھ رہے تھے: تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی اے بزرگی وکرامت والے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری ذات بابرکت ہے۔

(مسند ابی یعلی الموصلی ،مسند ابی بکر الصدیق ،الحدیث۴۸ ،ج۱ ،ص۴۲)

راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کا جذبہ:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی چیز (یعنی آخرت) کے بدلے میں حقیر چیز (یعنی دنیا) کو قربان کر دیتے تھے۔ جیسا کہ صوفیاء کرام رحمہم اللہ السلام تصوف کا ایک معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اپنی تمام تر کوششوں کو نعمتیں عطا کرنے

والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے لیے وقف کر دینے کا نام تصوف ہے۔

﴿69﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نبیٔ کریم، رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں صدقہ لے کر حاضر ہوئے اور اسے چھپا کر رکھا اور عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم یہ میری طرف سے صدقہ ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر اور بھی حق ہے۔'' کچھ دیر بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم میں صدقہ لائے اور اسے ظاہر کر دیا اور عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم یہ میری طرف سے صدقہ ہے۔ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرے لیے اس کا بدلہ ہے۔'' حضور نبیٔ اکرم، رسولِ اَعظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! تم نے بغیر دھاگے کے کمان پر تیر چڑھانے کی کوشش کی ہے اور تم دونوں کے صدقے میں ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ تمہارے کلام میں ہے۔''

(الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، باب الیاء ،الحدیث ۸۲۸۳، ج۵،ص ۳۱۰)

صدقہ کرنے میں سب سے آگے:

﴿70﴾...... حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کو صدقہ دینے کا حکم دیا، اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال موجود تھا، میں نے (دل میں) کہا: ''اگر میں کسی دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بڑھ سکتا ہوں تو وہ آج

کا دن ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اپنا آدھا مال لے کر بارگاہِ نبوت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میں حاضر ہو گیا۔ حضور نبیٔ اکرم، رسولِ محترم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''آدھا مال گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ اتنے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا سارا مال لے کر حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ان سے دریافت فرمایا: ''گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''ان کے لئے **اللہ** عزَّوَجلَّ اور اس کا رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافی ہیں۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے (دل میں) کہا: میں کبھی بھی کسی معاملے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الرخصۃ فی ذلک، الحدیث۱۶۷۸، ص۱۳۴۸)

اپنی جان آقا صلَّی اللہ علیہ وسلَّم پر قربان:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خالص محبت فرماتے اور بھائی چارگی کو نبھاتے تھے۔ جیسا کہ علمائے تصوف رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''**اللہ** عزَّوَجلَّ کی محبت میں درپیش مشکلات کو خوش دلی سے سینے لگانے اور تمام امور کو دلوں کی صفائی پر صَرف کرنے کا نام تصوف ہے۔''

﴿71﴾...... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''غارِ ثور والی رات امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ عزَّوَجلَّ و

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! مجھے آپ پہلے غار میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائیں تا کہ اگر کوئی سانپ یا موذی چیز ہو تو پہلے مجھے نقصان پہنچائے۔ مؤمنین پر رحم وکرم فرمانے والے نبیٔ کریم ، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اجازت عطا فرمادی تو عاشق اکبر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ اندر داخل ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے سوراخ تلاش کرتے اور جو بھی سوراخ ملتا اپنا کپڑا پھاڑ کر اسے بند کر دیتے ، یہاں تک کہ کپڑا ختم ہو گیا مگر ایک سوراخ ابھی باقی تھا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پر اپنے پاؤں کی ایڑی رکھ دی پھر **اللہ** کے حبیب ، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم غار میں داخل ہوئے۔ صبح ہوئی تو نبیٔ رحمت ، شفیعِ اُمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''اے ابو بکر ! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سارا واقعہ عرض کر دیا تو نبیٔ اکرم ، رسولِ اعظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور یہ دعا کی: ''**اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَبَا بَکْرٍ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! قیامت کے دن ابو بکر کو جنت میں میرے ساتھ جگہ عطا فرما۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف وحی فرمائی کہ بے شک تمہارے رب نے تمہاری دعا قبول فرمالی ہے۔''

(صفۃ الصفوۃ ، ابو بکر الصدیق ، سیاق افعالہ الجمیلۃ ، ج ۱، ص ۱۲۵)

اپنا مال آقا صلَّی اللہ علیہ وسلَّم پر قربان:

﴿72﴾ ...... حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتی ہیں: ''جب حضور نبیٔ اَکرم ، رسولِ محتشم ، شہنشاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا تو حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مال نبیٔ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے تصرف میں تھا۔''

زبان کی حفاظت:

﴿73﴾...... حضرت سیِّدُ نا زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بخشش فرمائے۔ اسے چھوڑ دیجئے! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اس نے مجھے ہلاکت میں ڈال دیا۔''

(الموطا للامام مالك، كتاب الكلام، باب ماجاء فيما يخاف من اللسان ، الحديث ١٩٠٦، ج ٢، ص ٤٦٦)

﴿74﴾...... حضرت سیِّدُ نا طارق بن شہاب علیہ رحمۃ اللہ الوہّاب سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اس شخص کے لئے بشارت ہے جو ''نَـأْنَـاة'' میں فوت ہوا۔ عرض کی گئی: ''نَـأْ نَـاة'' کیا ہے؟'' فرمایا: ''ابتدائے اسلام (یعنی جب اسلام کمزور تھا اور اس کے مددگار کم تھے)۔''

(الزهد لابن المبارك ، باب الاعتبار والتفكر ، الحديث ٢٨١، ص ٩٥)

مضبوط و مطمئن دل کے مالک:

﴿75﴾......حضرت سیِّدُنا ابو صالح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانۂ خلافت میں اہل یمن کا ایک وفد حاضر ہوا جب انہوں نے قرآن سنا تو رونے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''پہلے ہماری بھی یہی حالت تھی لیکن اب دل سخت ہوگئے ہیں۔''

(مصنف ابن ابی شیبة ، کتاب الزھد ،باب ما قالوا فی......الخ،الحدیث۳، ج۸، ص۲۹۶)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فرمان ''دل سخت ہوگئے'' سے مراد یہ ہے کہ دل مضبوط اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی معرفت سے مطمئن ہوگئے۔''

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حیاء:

﴿76﴾......حضرت سیِّدُنا عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے مسلمانو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب میں کھلی فضا میں قضائے حاجت کے لئے جاتا ہوں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔''

(الزھد لابن المبارک،باب الھرب من الخطایا والذنوب،الحدیث۳۱۶، ص۱۰۷)

﴿77﴾......حضرت سیِّدُنا ابو سفر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ بیمار ہوئے تو لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر

ہوئے اور عرض کی: ''کیا ہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کسی طبیب کو نہ بلا لائیں؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''طبیب مجھے دیکھ چکا ہے۔'' لوگوں نے استفسار کیا کہ ''اس نے کیا کہا ہے؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اس نے کہا ہے کہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں (آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طبیبِ حقیقی یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں یہ بات کہی)۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد ابی بکرالصدیق،الحدیث ۵۸۷،ص ۱۴۲،

الطبقات الکبریٰ لابن سعد،الرقم ۴۶ابو بکر الصدیق ،ذکر وصیة ابی بکر ،ج۳،ص ۱۴۸)

دنیا کے بارے میں نصیحت:

﴿78﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرض الموت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دینے کے بعد فرمایا: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا ہماری طرف متوجہ ہو چکی ہے لیکن ابھی پوری طرح نہیں بلکہ آنے ہی والی ہے۔ بہت جلد تم ریشم کے پردے اور دیباج کے تکیے اپناؤ گے اور اُونی بستروں پر اس طرح تکلیف محسوس کرو گے جس طرح ''سعدان'' کے کانٹوں پر محسوس کرتے ہو۔ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم میں سے کوئی اس دنیا کی طرف لپکے اور اس کی ناحق گردن ماردی جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ دنیا کی تاریکیوں میں بھٹکتا پھرے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۴۳، ج،ص ۶۲)

خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بیانات

بادشاہوں کا انجام:

﴿79﴾......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے خطبہ میں اکثر یہ فرمایا کرتے تھے: ''کہاں ہیں خوبصورت چہروں والے! جنہیں اپنی جوانیوں پہ ناز تھا؟'' اور کہاں ہیں وہ بادشاہ! جنہوں نے شہر بنائے اور ان کی حفاظت کے لئے فصیلیں (بلند و مضبوط دیواریں) تعمیر کروائیں؟'' کہاں ہیں وہ فاتحین! جنگوں میں کامیابی جن کے قدم چومتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام و نشان تک مٹا ڈالا، اب وہ قبر کے اندھیروں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو جلدی! نجات حاصل کرو نجات!۔''

(شعب الایمان للبیھقی ،باب فی الزھدوقصرالامل، الحدیث ١٠٥٩٥،ج٧، ص٣٦٤)

قبر و حشر کی تیاری:

﴿80﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عکیم علیہ رحمۃ اللہ الحکیم سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور حمد و صلوٰۃ کے بعد ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اس کی حمد و ثناء اس طرح کرو جس طرح کرنے کا حق ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خوف اور امید کے ساتھ کثرت سے دعا کیا کرو کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے گھر والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ (پ۱۷، الانبیاء ۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! جان لو بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حق کے عوض تمہاری جانوں کو گروی رکھا ہے اور اس پر تم سے پختہ وعدہ لیا ہے اور تم سے قلیل و فانی زندگی کو ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے بدلے میں خرید لیا ہے اور تمہارے پاس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کتاب ہے جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور نہ ہی اس کا نور بجھایا جا سکتا ہے۔ اس کی آیات کی تصدیق کرو اور اس سے نصیحت حاصل کرو نیز تاریکی والے دن کے لیے اس سے روشنی حاصل کرو بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں عبادت کے لیے پیدا فرمایا اور تم پر کِرَامًا کَاتِبِیْنُ (یعنی اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو مقرر فرمایا جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! جان لو تم ایک مقررہ وقت (یعنی موت آنے) تک صبح و شام کر رہے ہو جس کا علم تمہیں نہیں دیا گیا ہے۔ اگر تم اپنی زندگی رضائے ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ والے کاموں میں فنا کر سکو تو ایسا ہی کرو مگر یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں لہٰذا اپنی زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاؤ اور ایک دوسرے پر اعمال میں سبقت لے جاؤ اس سے پہلے کہ موت آئے اور تمہیں تمہارے برے اعمال کی طرف لوٹا دے۔ کیونکہ بہت سی قوموں نے اپنی عمریں غیروں کے لئے صرف کر ڈالیں۔ اور اپنے آپ کو بھول گئے اس لئے میں تمہیں روکتا ہوں کہ تم ان جیسے نہ بن جانا۔ جلدی کرو جلدی! نجات حاصل کرو نجات! بے شک موت تمہارے تعاقب میں ہے اور اس کا معاملہ بہت جلد ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام بی بکر الصدیق، الحدیث ۱، ج۸، ص ۱٤٤)

اچھے اعمال کی ترغیب:

﴿81﴾...... حضرت سیِّدُنا عمرو بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ فقر و فاقہ کی حالت میں بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور اس کی اس طرح حمد و ثناء کرو جس طرح کرنے کا حق ہے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے رہو بے شک وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔''

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا عمرو بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عکیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی روایت کی مثل بیان کیا۔ البتہ اِس روایت میں اتنا زائد بیان کیا کہ ''جان لو! جب تم نے خالصتاً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل کیا تو تم نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور اپنے حق کی حفاظت کی پس تم اپنے بقیہ دنوں میں اچھے اعمال کر کے انہیں اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لو تاکہ جب تمہیں ان کی حاجت پڑے تو تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندو! پھر تم اپنے اسلاف کے بارے میں غور و فکر کرو کہ وہ کل کہاں تھے اور آج کہاں ہیں؟'' کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے زمین کو آباد کیا؟'' لوگ انہیں بھول چکے اور ان کا ذکر بھلا دیا گیا۔ آج وہ یوں ہیں گویا کبھی تھے ہی نہیں:

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ ترجمۂ کنز الایمان: تو یہ ہیں ان کے گھر ڈھے پڑے بدلہ ان کے ظلم کا۔

(پ ۱۹، النمل ۵۲)

اور وہ قبر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں:

هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿۹۸﴾ (پ ۱۶، مریم ۹۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بِھنَک (ذرا بھی آواز) سنتے ہو۔

کہاں ہیں تمہارے جاننے پہچاننے والے دوست اور بھائی؟'' جو انہوں نے آگے بھیجا وہ اس تک پہنچ گئے۔ کوئی سعادت مندی کو پانے میں کامیاب ہوا تو کوئی بدبختی کے گڑھے میں جا گرا۔ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کی مخلوق کے درمیان کوئی ایسی قرابت داری نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ اسے بھلائی عطا کرے اور اس سے برائی کو دور کر دے۔ ہاں جو اس کی اطاعت کرے اور اس کے حکم کی پیروی کرے تو وہ بھلائی کو پانے کا حقدار ہے۔ بے شک وہ نیکی نیکی نہیں جس کے بعد جہنم میں داخل ہونا پڑے اور وہ برائی برائی نہیں جس کے مرتکب کو جنت نصیب ہو۔ پس مجھے تم سے یہی کہنا تھا اور میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اور تمہارے لیے بخشش کا سوال کرتا ہوں۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۳۹، ج ۱، ص ۶۰۔۶۱، مختصر)

خیر سے خالی چار چیزیں:

﴿82﴾...... حضرت سیِّدُنا نُعَیم بن نَمِحَه رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم ایک مقررہ مدت کے اندر صبح و شام کر رہے ہو؟۔''

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا نُعَیم بن نَمِحَه رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی مثل بیان فرمایا۔ البتہ اِس روایت میں اتنا زائد ہے کہ

(۱)......اس بات میں کوئی بھلائی نہیں جس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی مقصود نہ ہو

(۲)......اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے

(۳)...... اس شخص میں خیر نہیں جس کی جہالت اس کی بردباری پر غالب آجائے اور

(۴)......اس شخص میں بھلائی نہیں جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈر جائے۔'' (المعجم الکبیر ،الحدیث ۳۹، ج ۱، ص ۶۰)

سیِّدُنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحتیں:

﴿83﴾......حضرت سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابِط علیہ رحمۃ اللہ الواحد سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''اے عمر! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور جان لو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جس عمل کو دن میں ادا کرنے کا حکم دیا اگر اسے رات میں کیا گیا تو وہ اسے قبول نہیں فرمائے گا اور جو عمل رات میں ادا کرنے والا ہے اگر کسی نے اسے دن میں کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے بھی قبول نہ فرمائے گا اور نفل قبول نہیں فرماتا جب تک فرائض ادا نہ کر لیے جائیں اور جنہوں نے دنیا میں حق کی پیروی کی قیامت کے دن ان کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا اور میزان پر لازم ہے کہ جب اس میں حق رکھا جائے تو وہ (نیکیوں سے) بھاری ہو جائے اور جنہوں نے دنیا میں باطل کی پیروی کی بروزِ قیامت ان کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا۔ اور میزان پر لازم ہے کہ جب اس میں باطل رکھا جائے تو وہ ہلکا ہو جائے۔ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ جنت کا ذکر اچھے اعمال سے کیا اور ان کی برائیوں سے درگزر فرمایا ہے۔ پس جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ ان میں داخل ہونے سے محروم نہ ہو جاؤں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جہنمیوں کا ذکر ان کے بُرے اعمال کے

ساتھ فرمایا اور ان کی نیکیاں ان کے منہ پر ماردیں۔ پس جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا انجام ان کے ساتھ نہ ہوگا اور بندے کو چاہئے کہ وہ امید اور ڈر کے درمیان رہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر بے جا امیدیں باندھنے سے باز رہے اور اس کی رحمت سے ناامید بھی نہ ہو اگر تو نے ان باتوں کو یاد رکھا تو آنے والی موت سے زیادہ کوئی چیز تجھے محبوب نہ ہوگی۔ اگر میری وصیت کو ضائع کردیا تو موت سے زیادہ کوئی چیز تجھے ناپسند نہ ہوگی حالانکہ تو موت سے چھٹکارا نہیں پاسکتا۔'' (مصنف ابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب ماجاء فی خلافة عمر بن الخطاب، الحدیث ۱، ج۸، ص ۵۷۴، بتغیرٍ قلیلٍ)

اولاد کی تربیت:

﴿84﴾......حضرت سیِّدُنا علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''ایک مرتبہ جب میں نے کپڑے پہنے اور گھر میں آتے جاتے اپنے دامن کو دیکھنے لگی اور اس طرح میری توجہ کپڑوں کی طرف ہوگئی تو میرے والدِ گرامی، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تم سے اپنی نظرِ رحمت ہٹالی ہے؟۔''

(الزهد لابن المبارك، باب فی التواضع، الحدیث ۳۹۸، ص ۱۳۴، بتغیرٍ)

﴿85﴾......حضرت سیِّدُنا عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''ایک مرتبہ میں نے اپنی ایک نئی چادر زیب تن کی اور اس کی طرف دیکھ کر خوش ہونے لگی تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''کیا دیکھ رہی ہو؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیری طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ میں نے عرض کی: ''وہ کیوں؟'' تو فرمایا: ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب کسی بندے کے دل میں دنیاوی زیب وزینت کے باعث **عُجب** (یعنی خود پسندی) پیدا ہو جائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس زینت کو ترک کر دے۔'' اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے وہ چادر اُتار کر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں صدقہ کر دی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''امید ہے کہ اب یہ عمل تیرے لئے کفارہ بن جائے۔''

﴿86﴾...... حضرت سیِّدُنا ابن حبیب بن ضمرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک بیٹا اپنے مرض الموت میں بار بار تکیے کی طرف دیکھتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہو چکا تو لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ ''ہم نے آپ کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ بار بار تکیے کی طرف دیکھتا تھا؟'' جب لوگوں نے اس تکیے کو اٹھایا تو اس کے نیچے پانچ یا چھ دینار پڑے تھے۔ یہ دیکھ کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ کر فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا کہ تیری جِلد اس کی سزا برداشت کر سکے گی۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد ابی بکر الصدیق ،الحدیث ۵۸۹،ص ۱۴۲)

﴿87﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن محمد انصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا گیا: ''اے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ

وسلَّم کے خلیفہ! آپ اہل بدر کو عامل (یعنی گورنر) کیوں نہیں مقرر فرماتے ؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:''میں ان کی قدر ومنزلت جانتا ہوں لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں انہیں دنیا کی آلودگیوں میں ملوث کردوں۔'' (تاریخ الخلفاء للسیوطی،ابو بکر الصدیق ،فصل،ص١٠٦)

﴿88﴾......حضرت سیِّدُنا قیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانچ اوقیہ (1) سونا دے کر خریدا۔انہیں پتھروں کے ساتھ مارا جاتا تھا تو فروخت کرنے والوں نے کہا:''اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اوقیہ پر ٹھہر جاتے تو ہم اسے ایک اوقیہ میں ہی فروخت کر دیتے۔تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:''اگر تم سو اوقیہ سے کم پر راضی نہ ہوتے تو پھر بھی میں اتنے سونے کے عوض خرید لیتا۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ ، کتاب المغازی ،باب اسلام ابی بکر،الحدیث٧،ج٨،ص٤٤٨)

﴿اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

1......اس کی مقدار ایک اونس، 1/12 پاؤنڈ ہے۔(القاموس)
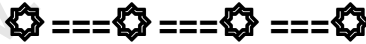
امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا

عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ

مسلمانوں میں دوسرے عظیم الشان انسان امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں جو پسندیدہ اور بلند مقام ومرتبہ پر فائز تھے۔انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے صادق ومصدوق نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم کی دعوتِ (توحید) کے غلبے اور حق وباطل کے درمیان فرق کرنے کا ذریعہ بنایا۔انہی کے ذریعے ہادیٔ برحق صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم کے لیے توحید کے میدان ہموار فرمائے،مصائب کے منہ بند کئے،جس سے دعوتِ اسلام پھیل گئی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کلمہ مضبوط ہوگیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عسکری شان وشوکت عطا فرمائی جس کی بدولت دنیا میں اسلامی حکومت رائج ہوئی۔چنانچہ،توحید کے ساتھ مسلمانوں کی پست آوازیں بلند ہوگئیں اور اپنے کمزور حال ہونے کے بعد ثابت قدم ہوگئے،**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دل میں حق الیقین ایمان راسخ فرمایا، جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ مشرکین کے تمام منصوبوں پر غالب آگئے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کبھی کفار کی کثرت وطاقت کی طرف متوجہ نہیں ہوئے،ان کی روک ٹوک کی کبھی پرواہ نہ کی،بلکہ اُس پر بھروسہ کیا جو سب کو پیدا کرنے والا اور سب کے لئے کافی ہے۔اور اس سے مدد حاصل کی جو مصیبت کو رفع کرنے والا اور شافی ہے۔آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس بوجھ کو اٹھایا جو حضور نبیٔ مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم،رسولِ اَکرم،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم نے اٹھایا

تھا، اور مصائب وتکالیف پر صبر کیا کیونکہ اسی سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کی اُمید کی جاتی ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر عیش وعشرت اختیار کرنے والے سے دور رہے اور ہر اس شخص کو گلے لگایا جو دین کی مدد ونصرت کے لیے تیار ہوتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باطل پرستوں سے مقابلہ کرنے میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سبقت لے جاتے اور احکام میں (آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے) ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کے موافق ہوتی، سکینہ واطمینان آپ کی زبان پر گفتگو کرتا اور حکمت ودانائی آپ کے بیان سے ظاہر ہوتی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق کی طرف مائل، حق کی خاطر لڑنے والے، اور غمخواری کرنے والے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ چنانچہ،

صوفیائے کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں: ''تصوف بڑے بڑے مصائب اور مشقتوں کو برداشت کرنے کا نام ہے۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت وبہادری:

﴿89﴾......حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''غزوۂ اُحد کے دن ابوسفیان بن حرب (انہوں نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا) مسلمانوں کی طرف آیا اور پوچھا: ''کیا تمہارے درمیان محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) موجود ہیں؟'' تو حضور نبیٔ اَکرم، رسول محتشم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو اس کا جواب دینے سے منع فرمایا۔ اس نے پھر سوال کیا: ''کیا یہاں محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہیں؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اُس نے تیسری بار پھر یہی سوال کیا لیکن

اب کی بار بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔ پھر ابوسفیان نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تین مرتبہ پوچھا کہ ''کیا تمہارے درمیان ابوقحافہ کا بیٹا موجود ہے؟'' مسلمانوں کی طرف سے اس سوال کا بھی کوئی جواب نہ پا کر پھر اس نے تین مرتبہ یہ دریافت کیا کہ ''کیا تم میں عمر بن خطاب ہے؟'' اب بھی کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو ابوسفیان نے کہا: ''شاید تم ان کی طرف سے کفایت کر چکے ہو (یعنی وہ شہید ہو گئے)۔'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلال میں آ گئے اور فرمایا: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دشمن! تو جھوٹ بکتا ہے، یہ ہیں رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم اور یہ ہیں ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ہم سب زندہ ہیں اور ہماری طرف سے تمہیں ایک بُرا دن دیکھنا ہوگا۔'' ابوسفیان نے کہا: ''یہ دن بدر والے دن کا بدلہ ہے اور جنگ ڈول کی طرح ہے (یعنی کبھی فتح اور کبھی شکست)۔'' پھر اس نے کہا: ''ھُبل (بت کا نام) اعلیٰ ہے۔'' حضور نبیِّ کریم، رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس کو جواب دو۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم! ہم اسے کیا جواب دیں؟'' فرمایا: ''تم کہو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بلند و بالا ہے۔'' ابوسفیان نے کہا: ''ہمارے پاس عُزّٰی (بت کا نام) ہے اور تمہارے پاس نہیں۔'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسے جواب دو۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم ہم کیا جواب دیں؟'' فرمایا: ''تم کہو: ''**اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔''

(مسند ابی داوٗد الطیالسی، البراء بن عازب، الحدیث ۷۲۵، ص۹۹، صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب ما یکرہ من التنازع......الخ، الحدیث ۳۰۳۹، ص۲۴۴)

﴿90﴾......حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابوسفیان بن حرب

نے ''ھبل اعلیٰ ہے'' کا نعرہ لگایا تو رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''کہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ وبرتر ہے۔'' ابوسفیان نے نعرہ لگایا: ''ہمارا حامی عُزّٰی ہے جبکہ تمہارا حامی عُزّٰی نہیں۔ تو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''کہو ہمارا مددگار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جبکہ کافروں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسندعبداللہ بن مسعود، الحدیث ٤٤١٤، ج٢، ص١٩١)

﴿91﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شہاب زُہری علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کرتے ہیں: ''اُحُد کے دن ابوسفیان نے ''ھبل اعلیٰ ہے۔'' کا نعرہ لگایا اور اپنے باطل معبودوں پر فخر کرنے لگا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سُنیں یہ دُشمنِ خدا کیا کہہ رہا ہے۔'' رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''تم بھی اسے پکار کر جواب دو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی اعلیٰ وبرتر ہے۔''

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب سیاق قصۃ خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی احد......الخ، ج٣، ص٢١٣)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''حضور نبیِّ اَکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دینے اور دشمن کو للکارنے کے لئے اس لئے منتخب فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حملہ کرنے اور بہادُرِی کے جوہر دکھانے میں اپنی مثال آپ تھے اور ایمان کے مقابلے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سختی مشہور تھی۔ اِسی وجہ سے حضور نبیِّ اَکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے کُفّار کا

مقابلہ کرنے سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منع نہیں فرمایا۔''

ایمان نہیں چھپاؤں گا:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین کا اعلانیہ اظہار فرماتے اور نیک اعمال کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے: ''تصوف چھپے حق کو ظاہر کرنا ہے۔''

﴿92﴾ ...... حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میرے اسلام لانے کی ابتداء کچھ یوں ہوئی کہ میری ہمشیرہ دردِ زِہ میں مبتلا تھیں تو میں سخت تاریک رات میں گھر سے نکلا اور بیتُ اللہ شریف پہنچا اور غلاف کعبہ کو تھام لیا۔ اِسی دوران حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم تشریف لائے اور حجرِ اسود کے پاس پہنچے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نعلین شریف پہنے ہوئے تھے، جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نماز میں مصروف رہے پھر واپس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد میں نے ایک ایسی آواز سنی جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی تو میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے پوچھا: ''کون؟'' میں نے کہا: ''عمر۔ فرمایا: ''اے عمر! تو مجھے دن میں چھوڑتا ہے نہ رات کو۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''یہ سن کر میں ڈر گیا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میرے لیے بددعا نہ فرمادیں تو میں نے فوراً کہا: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے رسول

ہیں۔'' یہ سن کرآپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے عمر! اِسے (یعنی ایمان کو) چھپائے رکھنا۔'' لیکن میں نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کوحق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں اِس کا اِسی طرح اعلان کروں گا جس طرح شِرک کا اِعلانیہ اِرتِکاب کرتا تھا۔'' (مصنف ابن ابی شیبة ، کتاب المغازی ،باب اسلام عمر بن الخطاب ،الحدیث ۱، ج۸،ص ۴۵۲)

فاروق کالقب کیسے ملا؟

﴿93﴾......حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''میں نے امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: ''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق کیوں کہا جاتا ہے؟'' فرمایا: ''مجھ سے تین دن پہلے حضرت سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میرا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تو میں نے کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تمام اچھے نام اسی کے لائق ہیں، پس رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونا مجھے رُوئے زمین میں سب سے زیادہ محبوب تھا۔ میں نے پوچھا: ''رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کہاں تشریف فرما ہیں؟'' میری بہن نے کہا: ''وہ صفا کے پاس دارِاَرْقَم میں ہیں، میں سیدھا وہاں پہنچا تو حضرت سیِّدُنا حمزہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دیگر صحابۂ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کے ساتھ وہاں موجود تھے اور دوعالَم کے مالک ومختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم حجرے میں تشریف فرما تھے، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو تمام صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) جمع ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' تو ان سب نے کہا: ''عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آئے ہیں۔

یہ سن کر شہنشاہِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم باہر تشریف لائے اور میرے کپڑوں کو کھینچ کر چھوڑ دیا مجھ پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ میں گھٹنوں کے بل گر پڑا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے عمر! کیا باز نہیں آؤ گے؟'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے فوراً پڑھا ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ '' تو دارِ ارقم میں موجود صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس زور سے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ لگایا کہ مسجد والوں نے سنا، میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم! ہم زندہ رہیں یا مریں! کیا حق پر نہیں ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں کیوں نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگرچہ تم زندہ رہو یا وفات پاؤ حق پر ہو۔'' میں نے عرض کی: ''تو پھر چھپیں کیوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! آپ ضرور نکلیں گے۔'' پس حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ہمیں دو صفوں میں نکلنے کا حکم دیا، ایک میں حضرت سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور دوسری میں، مَیں تھا۔ بھیڑ کی وجہ سے ہم آٹے کی طرح پس رہے تھے یہاں تک کہ ہم مسجدِ حرام میں داخل ہوگئے، جب قریش نے مجھے اور حضرت سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا تو انہیں ایسی تکلیف پہنچی جو پہلے کبھی نہ پہنچی تھی پس رسول اللہ عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے اس وجہ سے مجھے ''فاروق'' کا لقب دیا اور **اللہ** عزَّوَجلَّ نے حق و باطل کے درمیان فرق فرما دیا۔''

(صفۃ الصفوۃ، عمر بن الخطاب، ج۱، ص ۱۴۱، تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب، ص ۱۱۳)

﴿94﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے

دیکھا کہ ابھی تک حضور نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ انتالیس افراد مسلمان ہوئے تھے اور میں چالیسواں مسلمان تھا، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ عطا فرمایا اور اپنے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی مدد فرمائی اور اسلام کو عزت بخشی۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم٥٢٠٦ عمر بن الخطاب، ج٤٤، ص٣٩)

اسلام کے لئے مصائب برداشت کئے:

﴿95﴾......حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید بن اَسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اپنے ابتدائے اسلام کا واقعہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' تو فرمایا: ''میں لوگوں میں رسول اللہ عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی دشمنی میں سب سے زیادہ سخت تھا، ایک مرتبہ صفا کے پاس ایک گھر میں حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے سامنے بیٹھ گیا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے میری قمیص کھینچی اور فرمایا: ''اے ابن خطاب! اسلام لے آ! پھر دعا کی: ''یا اللہ عزَّوَجلَّ اسے ہدایت عطا فرما۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر میں نے پڑھا ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰه'' مسلمانوں نے اس زور سے اللّٰہ اکبر کا نعرہ لگایا کہ مکہ کی گلیاں گونج اٹھیں، اس وقت حالت یہ تھی کہ مسلمان اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور جب کوئی مسلمان ہو جاتا تو کفار اس کے درپے ہو جاتے۔ وہ اِسے مارتے اور یہ اُنہیں مارتا۔

میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور ساری صورت حال بتائی اس نے گھر میں گھس

کر دروازہ بند کرلیا پھر میں قریش کے ایک بڑے سردار کے پاس گیا اسے اپنے اِسلام کے بارے میں بتایا لیکن وہ بھی گھر میں گُھس گیا میں نے اپنے دل میں کہا: ''یہ تو کوئی بات نہ ہوئی لوگ تو مسلمانوں کو مارتے ہیں لیکن مجھے کیوں نہیں کوئی مارتا؟'' پھر ایک شخص نے کہا: ''کیا تم سب پر اپنے اسلام کو ظاہر کرنا چاہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''ہاں، اس نے کہا: ''جب لوگ حجرِ اسود کے پاس جمع ہو جائیں تو فلاں کے پاس جا کر اسے اپنے بارے میں بتا دینا کیونکہ وہ شخص راز کے معاملے میں ہلکا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اس کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ میں نے تمہارا دین چھوڑ دیا ہے۔'' اس نے فوراً بلند آواز سے اعلان کیا: ابن خطاب بے دین ہو گیا ہے۔

اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ کفار مجھے مارنے لگے اور میں بھی انہیں مارنے لگا اسی دوران میرے ماموں نے آکر اعلان کیا: ''اے لوگو! میں اپنے بھانجے کو پناہ دے چکا ہوں لہٰذا اب کوئی اسے چھونے کی جرأت نہ کرے۔'' سب لوگ مجھ سے دور ہو گئے مگر میں نہیں چاہتا تھا، میں نے کہا: ''دوسرے مسلمانوں کو زدوکوب کیا جاتا ہے لیکن مجھے نہیں مارا جاتا۔'' جب لوگ بیت اللہ شریف میں جمع ہوئے تو میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا: ''تم سن رہے ہو؟'' اس نے کہا: ''میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔'' میں نے کہا: ''میں تمہاری پناہ تمہیں لوٹاتا ہوں۔'' میرے ماموں نے کہا: ''ایسا نہ کرو! لیکن میں نے اس کی پناہ لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: ''جیسے تمہاری مرضی ہے۔'' پھر پس میری مار پیٹ ہوتی رہی یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا۔''

(دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ذکر اسلام عمر ......الخ، ج۲، ص۲۱۶ تا ۲۱۹، بتغیرٍ قلیلٍ)

حق گوئی وصلۂ رحمی:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گفتگو سکون و اطمینان، سنجیدگی اور وقار کے ساتھ ہوتی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطعِ رحمی اور فراق سے اجتناب فرماتے تھےاوراحکامِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کو پھیلاتے اور مضبوطی کے ساتھ نافذ کرواتے تھے۔

علمائے تصوف رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''تصوف، حق کی موافقت اور مخلوق سے دور رہنے کا نام ہے۔''

﴿96﴾......مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء، امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ ''کوئی فرشتہ ہے جو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زبان پر بولتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب ما ذکر فی فضل عمر بن الخطاب، الحدیث ۱۴، ج۷، ص ۴۸۰، بتغیرٍ)

﴿97﴾......مولا مشکل کشا، امیر المؤمنین، حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ہم اس بات کو بالکل بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینہ واطمینان امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر بولتا ہے۔'' (جامع معمر بن راشد مع مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث ۲۰۵۴۸، ج۱۰، ص۲۱۸)

﴿98﴾......حضرت سیِّدُ نا عمرو بن میمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ مولا مشکل کشا، حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ہم اصحابِ رسول

کثیر تعداد میں ہونے کے باجود اس بات کا انکار نہیں کرتے تھے کہ سکینہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر بولتا ہے۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر ،الرقم٥٢٠٦ عمر بن الخطاب ،ج٤٤،ص ١١٠)

﴿99﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عزَّوَجلَّ نے عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زبان اور ان کے دل پر حق کو جاری فرما دیا ہے۔''

(جامع الترمذی ،ابو اب المناقب ،باب ان اللّٰہ جعل الحق علی لسان عمر و قلبه ،الحدیث ٣٦٨٢،ص ٢٠٣١)

﴿100﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عزَّوَجلَّ نے (قرآن پاک میں) تین باتوں میں میری موافقت فرمائی ہے: (۱) مقام ابراہیم (۲) پردہ اور (۳) جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔''

(صحیح مسلم ،کتاب فضائل الصحابة ،باب من فضائل عمر، الحدیث ٦٢٠٦،ص ١١٠٠)

جنگِ بدر و اُحد میں خاص کردار:

﴿101﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ''جب بدر کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مشرکین کو شکست سے دو چار کیا تو ان کے ستر 70 آدمی قتل ہوئے اور ستر 70 ہی قید

ہوئے، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے مشورہ طلب فرمایا اور پوچھا: ''اے خطاب کے بیٹے (عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ) تمہاری ان قیدیوں کے متعلق کیا رائے ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کی ''میرا خیال یہ ہے کہ آپ میرا فلاں رشتے دار میرے حوالے فرمائیں میں اس کی گردن اُڑاتا ہوں اور اولادِ عقیل (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چچا کی اولاد) حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے کی جائے وہ ان کی گردن اڑائیں اور فلاں حضرت سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے ہو، وہ اسے قتل کریں تا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ظاہر فرمادے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کی کوئی محبت نہیں، یہ لوگ قریش کے سردار، ائمہ اور پیشوا تھے۔'' لیکن رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے میری رائے پر عمل نہ فرمایا اور مشرکین سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جب دوسرے دن میں حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم اور صدیق اکبر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم! مجھے بتایئے! آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم اور آپ کے رفیق (حضرتِ صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو کس چیز نے رُلایا؟ اگر مجھے بھی اس کی وجہ سے رونا آیا تو اسی کی وجہ سے روؤں گا ورنہ آپ کے رونے کی وجہ سے میں رونے کی کوشش کروں گا۔'' نبیِّ کریم، رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے (درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''قیدیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اس درخت سے بھی زیادہ قریب آچکا تھا پس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ (پ ۱۰، الانفال ۶۷ تا ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کے لئے غنیمت کے اموال کو حلال فرما دیا۔ اور آئندہ سال جب اُحد کا معرکہ پیش آیا تو مسلمانوں نے جو بدر میں فدیہ وصول کیا تھا اس کے بدلے میں ستر 70 مسلمان شہید ہو گئے۔ (فتح کے بعد دوسرے حملہ میں) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پسپا ہوئے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے سامنے کے چار دندان مبارک (کے بعض حصے) بھی شہید ہوئے اور خَود (لوہے کی جنگی ٹوپی) کی کڑیاں سر میں چُبھ گئیں اور سرکارِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے چہرۂ اقدس پر خون بہنے لگا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ (پ ۴، ال عمران ۱۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہونچے کہ اس سے دُونی تم پہنچا چکے ہو تو کہنے لگو کہ یہ کہاں سے آئی تم فرما دو کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند عمر بن الخطاب ،الحدیث ۲۲۱،ج ۱،ص ۷۷)

﴿102﴾......حضرت سیِّدُ نا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر کے دن کفار کو قید کرلیا گیا تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ لیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یہ آپ کی قوم اور خاندان والے ہیں لہٰذا آپ انہیں آزاد فرما دیں۔اور جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ لیا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں قتل کر دینے کا مشورہ عرض کیا لیکن آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى

ترجمۂ کنزالایمان: کسی نبی کے لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے۔

(پ ۱۰، الانفال ۶۷)

پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو فرمایا: ''قریب تھا کہ تمہاری مخالفت کی وجہ سے عذاب نازل ہو جاتا۔''

(المستدرک، کتاب التفسیر، سورۃ الانفال، الحدیث ۳۳۲۳، ج۳، ص ۶۱)

آپ رضی اللہ عنہ کی رائے پر نزولِ آیات:

﴿103﴾......حضرت سیِّدُ نا اسماعیل بن عیاش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب (منافقوں کا سردار) عبداللہ بن ابی سلول مر گیا تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو

اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا، جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اس منافق کی نمازِ جنازہ کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں وہاں سے پھر گیا اور عرض کی: ''یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! کیا آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دشمن ابن ابی سلول کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے جس نے فلاں فلاں باتیں کی ہیں؟'' میں اس کے برائی کے دِن گنوانے لگا اور رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم مسکراتے رہے یہاں تک کہ جب میں نے بہت زیادہ باتیں بیان کیں تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے عمر! مجھے چھوڑ دو کیونکہ مجھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا تو میں نے پڑھنے کو ترجیح دی چونکہ منافقین کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ'' آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں۔'' آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر 70 مرتبہ سے زائد استغفار کرنے میں اس کے لئے بخشش ممکن ہے تو میں استغفار میں زیادتی کر لیتا پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کے جنازے کے ساتھ بھی چلے حتی کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اس کے دفن سے فارغ ہونے تک اس کی قبر پر کھڑے رہے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اب مجھے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ جرأت آمیز کلام پر تعجب ہوتا ہے۔

حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم زیادہ جانتے ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ یہ دو آیتیں نازل ہوئیں:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ (پ ۱۰، التوبۃ ۸۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

اس کے بعد رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنی وفاتِ ظاہری تک کسی منافق کی نمازِ جنازہ نہ پڑھائی۔'' (جامع الترمذی ،ابواب تفسیر القرآن ،باب و من سورۃ التوبۃ ،الحدیث ۳۰۹۷،ص ۱۹۶۴)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے دور رہنے کی بھر پور کوشش کی لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی موافقت میں حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو منافقین کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے روک دیا اور سابقہ لکھے ہوئے علم کی وجہ سے فدیہ لینے کے معاملہ میں مسلمانوں سے درگزر فرمایا۔ یہی اس شخص کا راستہ ہے جو فتنہ میں مبتلا لوگوں سے فِراق کا اعتقاد رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اکثر باتوں میں اس سے اتفاق کیا جائے اور اپنے اکثر احوال وافعال میں دشمنی سے محفوظ رہے۔

ہر معاملہ میں اتباعِ رسول صلَّی اللہ علیہ وسلَّم:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی مبارک زندگی میں ساتھ رہے تو وفاتِ ظاہری کے بعد بھی ساتھ ہیں کیونکہ وہ سوتے جاگتے ہر حالت میں حضور نبیٔ اَکرم، رسولِ اَعظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی پیروی کرتے رہے اور تمام افعال میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی سنت کے پیکر رہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے پر اِستقامت اختیار کرنا اور درست منزل تک پہنچنا تصوف ہے۔''

﴿104﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: ''میں اپنے

والدِ محترم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''میں نے لوگوں کو آپس میں ایک بات کرتے دیکھا تو بہتر سمجھا کہ آپ کی بارگاہ میں عرض کر دوں، لوگوں کا خیال ہے کہ آپ (اپنے بعد) خلافت کے لیے کسی کو مقرر نہیں فرمارہے حالانکہ آپ کا کوئی اونٹوں یا بکریوں کا چرواہا ہو اور وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آئے تو آپ ضرور سمجھیں گے کہ اس نے جانوروں کو ہلاک کر دیا جبکہ لوگوں کی حفاظت ورعایت جانوروں سے بڑھ کر ہونی چاہئے۔'' یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کچھ دیر کے لیے سر جھکایا پھر سر مبارک اُٹھا کر فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے دین کی حفاظت فرمائے، میں کسی کو اپنا خلیفہ منتخب نہیں کروں گا۔ بے شک رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں فرمایا اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کروں تو یہ بھی درست ہے کیونکہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خلیفہ منتخب فرمایا۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر کرنے سے میں نے جان لیا کہ آپ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے مقابلے میں کسی کی پیروی نہیں کریں گے اور کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کریں گے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب الاستخلاف و ترکہ، الحدیث ٤٧١٤، ص ١٠٠٥)

﴿105﴾ ...... حضرت سیِّدُنا سالم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ''میں خواب میں حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی زِیارت سے مشرف ہوا تو میں نے دیکھا کہ

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میری طرف اِلتفات (یعنی توجہ) نہیں فرما رہے، میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! مجھ سے ایسا کون سا فعل سرزد ہوا ہے جو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میری طرف توجہ نہیں فرما رہے ہیں؟'' سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''کیا تم روزے کی حالت میں (اپنی زوجہ کا) بوسہ[1] نہیں لیتے؟ میں نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آئندہ کبھی بھی روزے کی حالت میں بوسہ نہیں لوں گا۔'' (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الایمان والرؤیا، باب ما عبّرہ عمر، الحدیث ٤، ج٧، ص ٢٤١)

چھوٹی بڑی آستینوں والی قمیص:

﴿106﴾......حضرت سیِّدُنا عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئی قمیص زیبِ تن فرمائی پھر مجھے چھری لانے کو کہا اور فرمایا: ''اے بیٹے! میری آستینوں کو کھینچو اور انگلیوں کے پوروں سے

1......یہ عمل امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقویٰ کے خلاف تھا جس پر حضور غیب داں، سردارِ دوجہاں، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے تنبیہ فرمائی ورنہ روزے کی حالت میں اگر انزال ہونے اور جماع میں پڑھنے کا اندیشہ نہ ہو تو بیوی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالبلال **محمد الیاس** عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف **فیضانِ سنت** کے باب **فیضانِ رمضان** میں **احکامِ روزہ** کے تحت ردالمحتار ج٣ ص٣٩٦ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: ''بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلاء ہوگا (تو مکروہ ہے)۔'' (فیضانِ سنت، تخریج شدہ، جلد اول، باب فیضانِ رمضان''صفحہ ١٠٥٧)

زائد حصہ کاٹ دو۔ میں نے دونوں آستینوں کا بڑھا ہوا حصہ کاٹا تو آستینیں چھوٹی بڑی ہو گئیں۔ میں نے عرض کی: ''ابا جان! اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجازت دیں تو میں قینچی سے دونوں کو کاٹ کر برابر کردوں؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اے بیٹے! رہنے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو اسی طرح دیکھا ہے (ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں) وہ قمیص امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیبِ تن فرماتے رہے یہاں تک کہ پھٹ گئی اور میں اکثر اس کے دھاگے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر گرتے دیکھا کرتا تھا۔'' (المستدرک، کتاب اللباس، باب کان نبی اللّٰہ یکرہ عشرۃ خصال، الحدیث ۷۴۹۸، ج۵، ص ۲۷۵)

شیطانی بول کی مذمت:

﴿107﴾ ......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عراق سے مال بھیجا گیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے تقسیم کرنا شروع کردیا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: ''اے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اگر کچھ مال دشمن یا کسی نازل ہونے والی مصیبت سے بچاؤ کے لیے باقی رکھ لیں تو بہتر ہوگا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے ہلاک کرے! تُو شیطانی بولی بول رہا ہے۔ اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس مال کے بارے میں مجھے حجت سکھائی ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آنے والے کل کی خاطر آج **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرسکتا، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا میں تو مسلمانوں کے لئے وہی کروں گا جو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ان کے لئے کیا۔''

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ایک خصلت:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ حق وثابت باتوں کا اعتراف کرتے اور بے بنیاد باتوں سے کنارہ کش رہتے۔اور کہا گیا ہے کہ''تصوف کھرے کے لیے کھوٹے کو چھوڑ دینے کا نام ہے۔''

﴿108﴾......حضرت سیِّدُنا اَسْوَد بن سریع علیہ رحمۃ اللہ البدیع سے مروی ہے،فرماتے ہیں: ''میں ایک مرتبہ حضور نبیٔ اکرم،نُورِ مجسَّم،شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی:''میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء کرتا ہوں اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی بھی تعریف کرتا ہوں۔''ارشاد فرمایا:''بے شک تیرا رب عَزَّوَجَلَّ حمد کو پسند فرماتا ہے۔''حضرت اَسود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:''پھر میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو اشعار سنانے لگا کہ اتنے میں ایک لمبے قد والے شخص نے اجازت چاہی تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھے خاموش کرا دیا۔پھر وہ شخص آیا،کچھ دیر بات چیت کی اور چلا گیا۔اس کے چلے جانے کے بعد میں نے دوبارہ اشعار کہنے شروع کئے تو وہ پھر آ گیا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھے خاموش کرا دیا۔کچھ دیر گفتگو کر کے وہ پھر چلا گیا تو میں نے پھر اشعار کہے۔ایسا دو تین مرتبہ ہوا تو میں نے عرض کی:''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم!یہ کون تھا جس کے لئے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم مجھے خاموش کرا دیا کرتے؟''آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا:''یہ عمر ہیں جو باطل کو پسند نہیں کرتے۔''

(الادب المفرد للبخاری،باب من مدح فی الشعر،الحدیث ۳۴۵،ص۱۰۶)

﴿109﴾......حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت

اسود تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں ایک مرتبہ حضورِ اکرم ،نورِ مجسم ،شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو اشعار سنانے میں مصروف ہو گیا۔ پھر ایک لمبے قد والے شخص نے اجازت طلب کی تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھے خاموش کروا دیا۔ جب وہ چلا گیا تو رحمتِ عالم ،نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا سناؤ۔ میں پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو اشعار سنانے میں مصروف ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر آ گیا تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھے خاموش کرا دیا، جب وہ چلا گیا تو رحمتِ عالم ،نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا سناؤ۔ میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم یہ کون شخص ہے؟ جب آتا ہے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم مجھے خاموش ہونے کا حکم فرماتے ہیں اور جب چلا جاتا ہے تو دوبارہ سنانے کا ارشاد فرماتے ہیں۔'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں جو باطل سے جدا ہیں۔''

(المعجم الاوسط ،الحدیث ٥٧٩٤،ج٤،ص٢٢٤)

حمد ونعت سننا جائز ہے:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حمد ونعت کا سننا جائز اور مباح ہے۔ کیونکہ ان کے اشعار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء اور حضور نبی مُکَرَّم ،نُورِ مُجَسَّم ،رسولِ اَکرم ،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی مدح وتوصیف پر مشتمل تھے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا یہ فرمانا کہ ''عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) باطل کو پسند نہیں کرتے'' اس سے وہ شخص مراد ہے جو بادشاہوں اور مالداروں کی

مدح سرائی کو کمائی کا ذریعہ بنالیتا ہے اور مال کی حرص وطمع کی وجہ سے خوشامد پسند لوگوں کے آس پاس گھومتا رہتا ہے اور اس وجہ سے وہ ساری محافل ومجالس کو عیب دار بنا دیتا ہے کیونکہ وہ کسی کی ایسی تعریف بھی کرگزرتا ہے جس کا وہ مستحق نہیں ہوتا اور اگر کوئی عطیہ نہ دے تو رتبے والے شخص کی شان کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس قسم کی کمائی و پیشہ باطل ہے اسی لیے نبیِّ اَکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) باطل کو پسند نہیں کرتے جبکہ صحیح اشعار حکمتوں سے بھرپور، خوبصورت خزانہ ہے جس کے کہنے کی صلاحیت اللہ عَزَّوَجَلَّ ماہر علم وفن کو عطا فرماتا ہے اور خود امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہم بھی اشعار کہا کرتے تھے۔''

﴿110﴾ ...... حضرت سیِّدُنا اَسود بن سریع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو اشعار سنایا کرتا تھا اور مجھے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے صحابہ کی پہچان نہ تھی، ایک بار آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں ایک ایسا شخص حاضر ہوا جس کے شانے چوڑے تھے اور سر کے اگلے حصے پر بال نہیں تھے۔ تو کسی نے دو مرتبہ مجھے خاموش ہونے کا کہا تو میں نے کہا: ''اس کی ماں اسے گم کرے! یہ کون ہے جس کی وجہ سے میں حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو اشعار سنانے سے خاموش ہو جاؤں؟'' کسی نے کہا: ''یہ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔'' (حضرتِ اسود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں) پھر میں سمجھ گیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر وہ مجھے شعر کہتے ہوئے سن لیں تو ان کے لیے

کوئی مشکل نہیں کہ کچھ کہے بغیر مجھے پاؤں سے گھسیٹتے ہوئے بقیع تک لے جائیں۔''

(المعجم الکبیر ،الحدیث ۸۱۹،ج ۱،ص ۲۸۲)

مثالی شخصیت

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''شرک وعناد سے پاک اور معرفت ومحبت سے لبریز بندگانِ خدا کا یہی راستہ ہے کہ کوئی باطل قول یا فعل انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل نہیں کرسکتا اور کوئی حالت ان کی توجہ اِلَی الحق (حق کی طرف متوجہ ہونے) کو ختم نہیں کرسکتی، وہ ہمیشہ کامل الحال اور مضبوط دل کے ساتھ حق کے رفیق ہوتے ہیں۔ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشکلات میں بھی اپنے عزت وقوت والے رب عَزَّوَجَلَّ (کی رضا وخوشنودی) کے طالب رہتے اور احکاماتِ خداوندی کی بجا آوری میں خوشحالی وبدحالی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ: ''تصوف دنیاوی مراتب سے منہ موڑ کر آخرت کے اَرفع واعلیٰ مراتب کی طرف متوجہ ہونے کا نام ہے۔''

عاجزی وانکساری:

﴿111﴾......حضرت سیِّدُ نا طارق بن شہاب علیہ رحمۃ اللہ الوھّاب سے مروی ہے کہ جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملکِ شام تشریف لائے۔ راستے میں ایک دریائی گزرگاہ پر پہنچے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹ سے اترے، جوتے اتار کر ہاتھ میں پکڑے اور اونٹ کو ساتھ لئے پانی میں اتر گئے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''

آج آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اہل زمین کے نزدیک بہت بڑا کام کیا (یعنی یہ آپ کی شایانِ شان نہیں) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اے ابو عبیدہ! کاش! یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا، بے شک تم انسانوں میں سے ذلیل ترین لوگ تھے پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے صدقے تم کو معزز ترین بنادیا لہٰذا جب بھی تم اسے چھوڑ کر کہیں اور عزت تلاش کرو گے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں ذلّت و خواری میں مبتلاء کر دے گا۔''

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، الحدیث ۸۱۹۶، ج۶، ص ۲۹۱)

﴿112﴾...... حضرت سیّدُنا قیس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ ملک شام تشریف لائے اور لوگ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا اِستقبال کرنے نکلے، اس وقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے اُونٹ پر سوار تھے۔ رفقاء نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین! چونکہ قوم کے سردار اور عظیم لوگ بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ملاقات کو آئیں گے اس لئے بہتر یہ ہے کہ اگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تُرکی گھوڑے پر سوار ہوجائیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''میں تمہیں پہلے جیسا نہیں پاتا۔ یہ کہنے کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: ''بے شک اصل وحقیقی عزت تو وہاں ہے اس لئے تم مجھے میرے اونٹ پر ہی رہنے دو۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب، الحدیث ۲، ج۸، ص ۱۴۶)

رعایا کی خبر گیری:

﴿113﴾...... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبداللہ اَوْزَاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے اندھیرے میں اپنے گھر سے نکل کر ایک گھر میں داخل ہوئے پھر کچھ دیر بعد وہاں سے نکلے اور دوسرے گھر میں داخل ہوئے، حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سب دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ، صبح جب حضرت سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس گھر میں جا کر دیکھا تو وہاں ایک نابینا اور اپاہج بڑھیا کو پایا اور ان سے دریافت فرمایا: ''اِس آدمی کا کیا معاملہ ہے جو تمہارے پاس آتا ہے؟'' بڑھیا نے جواب دیا: ''وہ اتنے عرصہ سے میری خبر گیری کر رہا ہے اور میرے گھر کے کام کاج کے علاوہ میری گندگی بھی صاف کرتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنے آپ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے: اے طلحہ! تیری ماں تجھ پر روئے، کیا تو امیر المؤمنین عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقشِ قدم پر نہیں چل سکتا ہے۔''

(صفة الصفوة ،ابو حفص عمر بن الخطاب ،ذکر اهتمامه برعیته ،ج ۱،ص ۱٤٦)

﴿114﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک کُوڑا خانہ کے پاس سے گزرے تو وہاں رُک گئے۔ رفقاء کو اس کی بدبُو سے اَذِیّت ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''یہ تمہاری دنیا ہے جس کی تم حِرص و لالچ کرتے اور اس کے گُن گاتے ہو۔''

(الزهد للامام احمد بن حنبل ،زهد عمر بن الخطاب ،الحدیث ٦١٦،ص ١٤٦)

عیش وعشرت سے پاک زندگی

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیش وعشرت سے کوسوں دور بھاگتے اور ہمیشہ رہنے والی آخرت کی زندگی کی بہتری کے خواہاں تھے۔ ہمیشہ مشقت برداشت کرتے اور شہوات وخواہشات سے دُور رہتے۔'' اور کہا گیا ہے کہ ''نفس کو سختیاں اور مشقت برداشت کرنے کا عادی بنانے کا نام تصوف ہے'' اور یہی عمدہ مقام ہے۔

نفس پر سختیاں:

﴿115﴾......حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ قحط سالی کے دن تھے ، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نفس کو گھی سے روک رکھا تھا اور صرف زیتون پر گزارا کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیٹ میں تکلیف ہونے لگی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیٹ پر اُنگلی ماری اور کہا ''تجھے جتنی تکلیف ہوتی ہے ہوتی رہے، جب تک لوگوں سے فاقہ کی سختی ختم نہیں ہوتی تیرے لئے میرے پاس یہی کچھ ہے۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عمر بن الخطاب ،الحدیث۶۰۸،ص۱۴۵)

﴿116﴾......حضرت سیِّدُ ناسعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُم المؤمنین حضرت سیِّدَ تُنا حَفْصَہ بنتِ عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد سے عرض کی: ''یاامیر المومنین ! اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نرم کپڑا زیبِ تن فرمائیں اور اچھا کھانا تناول فرمائیں تو یہ بہتر ہے اس لئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیع رِزْق اور کثیر

مال عطا فرمایا ہے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اے بیٹی! میں اس معاملے میں تیری مخالفت کروں گا، کیا تجھے یاد نہیں کہ حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو زندگی میں کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟'' پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے حالاتِ زندگی بیان کرنا شروع کئے یہاں تک کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تمہاری بات سن لی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس قدر مجھ سے ہوسکتا ہے میں مشکلات میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِتباع کروں گا شاید میں آخرت کی راحت والی زندگی میں ان کا شریک ہوسکوں۔

(الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب، الحديث ٦٦٠، ص ١٥٢)

لذیذ اور عمدہ غذاؤں سے پرہیز:

﴿117﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تم سے بہترین لباس پہن سکتا ہوں، اچھا کھانا کھا سکتا ہوں اور آسائش والی زندگی گزار سکتا ہوں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں سینے کے گوشت، گھی، آگ پر بھُنے ہوئے گوشت، چٹنی اور چپاتیوں سے ناواقف نہیں ہوں لیکن (استعمال اس لئے نہیں کرتا کہ) میں نے سنا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے نعمت وآسائش پانے والی قوم کو عار دِلائی ہے۔ جیسا کہ اِرشادِ خداوَندی ہے:

اَذۡهَبۡتُمۡ طَیِّبٰتِكُمۡ فِیۡ حَیَاتِكُمُ الدُّنۡیَا وَ اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهَا ۚ (پ۲٦،الاحقاف ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے۔

(الزهد لابن المبارك ،باب ماجاء فی الفقر ،الحديث ٥٧٩،ص ٢٠٤،مختصر)

﴿118﴾......حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم بھی زندگی کی لذات چاہتے ہیں کہ ہم حکم دیں کہ ہمارے لئے چھوٹی بکری بھونی جائے اور اپنے لئے میدے کی روٹی اور مشکیزے میں نبیذ بنوائیں یہاں تک کہ جب گوشت چکور (یعنی تیتر کی مثل پہاڑی پرندے کے گوشت) کی طرح (نرم) ہو جائے تو اُسے کھائیں اور اس سے پئیں لیکن پھر ہم چاہتے ہیں کہ ان پاکیزہ چیزوں کو آخرت کے لیے بچالیں کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

اَذۡهَبۡتُمۡ طَیِّبٰتِكُمۡ فِیۡ حَیَاتِكُمُ الدُّنۡیَا (پ۲٦،الاحقاف ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے۔

﴿119﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ عراقی لوگوں کا ایک وفد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کھانے کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ وہ جسموں کو طاقتور بنانے کے انداز میں کھا رہے ہیں تو ارشاد فرمایا: ''اے اہلِ عراق! اگر میں چاہوں تو تمہاری طرح عُمدہ کھانے بنوا سکتا ہوں لیکن ہم دنیا میں ان نعمتوں کو باقی رکھتے ہیں، جو ہمیں آخرت میں

ملیں گی کیا تم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ایک قوم کے بارے میں یہ فرمان نہیں سنا:

اَذۡهَبۡتُمۡ طَيِّبٰتِكُمۡ فِىۡ حَيَاتِكُمُ الدُّنۡيَا

ترجمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے۔

(پ۲٦،الاحقاف ۲۰)

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد،باب کلام عمربن الخطاب،الحدیث ۳۰،ج۸، ص ۱۵۱)

﴿120﴾......حضرت سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ''اہل عراق کا ایک وفد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ،جن میں حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی شامل تھے۔حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان کے سامنے ایک بڑا تھال پیش کیا جس میں روٹی اور زیتون کے تیل کا کھانا بنا ہوا تھا اور فرمایا:''کھاؤ!انہوں نے بہت کم کھایا،تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:''تم یہ کھانا کیوں نہیں کھا رہے ؟''تم کس چیز کا ارادہ رکھتے ہو کھٹا، میٹھا،ٹھنڈا، یا گرم؟ پھر اسے پیٹ میں ڈالو گے۔''

(الزھد لھناد بن السری،باب الزھدفی الطعام،الحدیث ٦٨٤،ج۲، ص ۳٦۰، مصنف ابن ابی شیبۃ ، کتاب الزھد ،باب کلام عمر بن الخطاب ،الحدیث ۳۷،ج۸، ص۱۵۲ ، بتغیرٍقلیلٍ)

دنیا کا نقصان برداشت کرلو:

﴿121﴾ ......حضرت سیِّدُنا خلف بن حوشب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:''میں نے اس بات پر غور کیا ہے کہ جب دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب آخرت کا ارادہ کرتا

ہوں تو دنیا کو نقصان پہنچتا ہے لہٰذا جب معاملہ اس طرح کا ہے تو تم (آخرت کی بہتری کی خاطر) فانی دنیا کا نقصان برداشت کرلیا کرو۔"

(الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عمر بن الخطاب ،الحدیث ٦٦٥،ص ١٥٢۔١٥٣)

نیکی کی دعوت کے مکتوب:

﴿122﴾......حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابوبُردہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک خط لکھا جس میں حمد وصلاۃ کے بعد فرمایا: "خوش بخت حکمران وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا سعادت مند ہو اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بد بخت حکمران وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا کا بُرا حال ہو۔ خوش حال زندگی گزارنے سے اجتناب کرنا ورنہ تمہارے مقرر کردہ عامل بھی خوشحالی کو پسند کریں گے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں تیری مثال اس جانور کی طرح ہو گی جو سبزے کو دیکھتے ہی اس پر ٹوٹ پڑتا ہے کہ کھا کر موٹا ہو جائے اور پھر اس کا موٹا ہونا ہی اس کی موت کا باعث بن جائے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام عمربن الخطاب ، الحدیث ٧، ج ٨، ص ١٤٧)

﴿123﴾......حضرت سیِّدُنا عامر شعبی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف ایک خط لکھ کر بھیجا، اس میں فرمایا: "جس شخص کی نیت درست ہو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور جو لوگوں کے لئے زینت کو اختیار کرتا ہے حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے جو اس کے دل میں ہے تو ایسے شخص کو

اللہ عَزَّوَجَلَّ رُسوا کر دیتا ہے۔ اور تمہارا کیا خیال ہے جلد حاصل ہونے والے معمولی رزق اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے خزانوں میں سے کون سی چیز افضل ہے؟'' والسَّلام.

(الزھد لھناد بن السری ،باب الریاء ،الحدیث ۸۵۹، ج ۲، ص ۴۳۶)

فرامینِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انمول ارشادات وفرامین حقیقتِ حالات پر دلالت کرتے ہیں۔

﴿124﴾...... حضرت سیِّدُنا مجاہد علیہ رحمۃ اللہ الواحد سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''ہم نے اپنی زندگی کی بہترین چیز صبر کو پایا ہے۔''

(صحیح البخاری ، کتاب الرقاق ،باب الصبر عن محارم اللہ، ص ۵۴۳)

﴿125﴾...... حضرت سیِّدُنا ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ لالچ ، فقر (یعنی محتاجی کو لاتی) ہے اور لوگوں سے مایوس ہو جانا مالداری (کا سبب) ہے اور بلاشبہ انسان جب کسی چیز سے مایوس ہوتا ہے تو اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عمر بن الخطاب ،الحدیث ۶۱۳، ص ۱۴۶)

﴿126﴾...... حضرت سیِّدُنا عامر شعبی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا دل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے مکھن سے بھی زیادہ نرم ہو گیا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے پتھر سے بھی سخت تر ہو گیا (یعنی ذاتی معاملہ میں دل نرم اور حدودِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے معاملہ میں سخت ہو گیا)۔''

تائبین کی صحبت میں بیٹھو:

﴿127﴾......حضرت سیِّدُنا عون بن عبداللہ بن عُقْبَہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''توبہ کرنے والوں کی صحبت میں بیٹھو کہ وہ سب سے زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔'' (مصنف ابن ابی شیبة ، کتاب الزھد ،باب کلام عمر بن الخطاب ،الحدیث ٢٤ ،ج٨، ص ١٥٠)

﴿128﴾......حضرت سیِّدُنا ابو خالد علیہ رحمۃ اللہ الواجد سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''قرآنِ کریم کو یاد کرنے والے اور علم کا سرچشمہ بن جاؤ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے آج کے دن ہی کا رزق طلب کیا کرو۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عمر بن الخطاب ،الحدیث ٦٣٢،ص ١٤٨)

صبر اور شکر اختیار کرو:

﴿129﴾......حضرت سیِّدُنا ابراھیم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے سنا: ''یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے راستے میں اپنی جان و مال خرچ کرنا چاہتا ہوں۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس سے فرمایا: ''تمہیں ایسی بات کرنے سے باز رہنا چاہئے کیونکہ اگر آزمائش آجائے تو انسان صبر کرے اور عافیت پائے تو شکر بجالائے۔''

(الزھد لھناد بن السری ،باب سؤال اللہ العافیة ،الحدیث ٤٤٤ ،ج١ ،ص ٢٥٦)

﴿130﴾......حضرت سیِّدُنا یحیٰی بن جَعْدَہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین

حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اگر یہ تین چیزیں یعنی (۱)...... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیشانی جھکانا (۲)......ایسے اجتماعات میں شرکت کرنا جن میں اچھی باتیں اس طرح چننے کو ملتی ہیں جس طرح عمدہ کھجوروں کو چنا جاتا ہے۔ اور (۳)......راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنا نہ ہوتا تو میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کو اور زیادہ پسند کرتا[1]۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمر بن الخطاب، الحدیث ٦٠٧، ص ١٤٥)

سردی کا موسم غنیمت ہے:

﴿131﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابوعثمان ہندی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''سردی کا موسم عبادت گزاروں کے لئے غنیمت ہے۔''

(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب التھجد وقیام اللیل، الحدیث ٤٢١، ج ١، ص ٣٣٢)

1......**اللہ** عَزَّوَجَلَّ امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کو تاقیامت سلامت وآباد رکھے کہ اس پُرفتن دور میں ۳۵ سے زائد شعبہ جات میں سنتوں کی خدمت کر رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ ''مدنی قافلہ'' بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کے **مدنی قافلوں** میں بیان کردہ تینوں باتوں پر عمل کرنے کا باآسانی موقع ملتا ہے۔ اس لئے ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ وہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس** عطارؔ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مدنی جدول** کے مطابق زندگی میں یکمشت **بارہ ماہ**، ہر بارہ ماہ میں **تیس دن** اور عمر بھر ہر تیس دن میں کم از کم **تین دن** کے **مدنی قافلے** میں سفر کو اپنا معمول بنائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گریہ وزاری:

﴿132﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عیسٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ اَقدس پر بہت زیادہ رونے کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل،زھدعمر بن الخطاب،الحدیث ۶۳۸،ص ۱۴۹)

﴿133﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ہشام بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآنِ کریم کی کوئی آیتِ کریمہ تلاوت کرتے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سانس رُک جاتا اور اس قدر روتے کہ زمین پر تشریف لے آتے پھر گھر سے باہر تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مریض سمجھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کرنے آتے۔'' (مصنف ابن ابی شیبۃ ، کتاب الزھد،باب کلام عمر بن الخطاب ،الحدیث ۱۶،ج۸،ص ۱۴۹)

﴿134﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رونے کی آواز تین صفوں کے پیچھے تک سنی۔''

(موسوعۃ لابن ابی الدنیا ، کتاب الرقۃ و البکاء ،الحدیث ۱۶ ۴ ،ج۳،ص ۲۵۳ ،بتغیرٍقلیلٍ)

حسابِ آخرت کا خوف:

﴿135﴾ ...... حضرت سیِّدُ نا ثابت بن حجاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اپنے (اعمال کا) وزن کرلو اس سے پہلے

کہ ان کا وزن کیا جائے اور اپنا محاسبہ کرلو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے۔ بے شک یہ تم پر آسان ہے قیامت کے دن کے حساب سے اور بڑی پیشی کے لیے تیار ہو جاؤ جس کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِیَةٌ (۱۸) (پ ۲۹، الحاقۃ ۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: اس دن تم سب پیش ہوگے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔

(الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمر بن الخطاب، الحدیث ۶۳۳، ص ۱۴۸)

﴿136﴾......حضرت سیِّدُنا ضحاک علیہ رحمۃ اللہ الغفار سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان ہے: ''اے کاش! میں اپنے گھر والوں کے لیے ایک مینڈھا ہوتا وہ ایک عرصہ تک مجھے کھلا پلا کر موٹا تازہ کرتے حتی کہ میں خوب فربہ ہو جاتا اور گھر والوں کے کچھ مہمان آتے تو وہ میرا کچھ حصہ بھون لیتے اور کچھ حصے کا سالن بنا لیتے پھر مجھے کھاتے اور پیٹ سے نکال دیتے (اے کاش!) میں انسان نہ ہوتا۔''

(الزھدلھناد بن السری، باب باب من قال، الحدیث ۴۴۹، ج ۱، ص ۲۵۸)

بوقتِ شہادت عاجزی وانکساری:

﴿137﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا سر ان کے مرض الموت میں میری ران پر تھا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مجھ سے فرمایا: ''میرا سر زمین پر رکھ دو۔ میں نے عرض کی: ''آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں سر میری ران پر رہے یا زمین پر؟'' فرمایا: ''اسے زمین پر رکھ دو! حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سر

کو زمین پر رکھ دیا۔اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:''ہلاکت ہو میرے لیے اور میری ماں کے لئے اگر میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ پر رحم نہ فرمائے۔''

(مسند ابن الجعد ،شعبة بن عاصم بن عبيد الله ،الحديث ٨٧٠،ص١٣٦)

﴿138﴾......حضرت سیِّدُ نامِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم !اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کو دیکھنے سے قبل ہی سارا سونا اس کے عوض قربان کر دیتا۔'' (صحيح البخاری، كتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،باب مناقب عمر بن الخطاب ،الحديث ٣٦٩٢،ص ٣٠٠)

﴿139﴾......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:''یاامیرالمؤمنین! خوشخبری ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے شہر فتح کروائے، نفاق کا خاتمہ کیا اور رزق کے دروازے کھول دیئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استفسار فرمایا:''اے ابن عباس! کیا آپ امارت سے متعلق میری تعریف کررہے ہیں؟''میں نے عرض کی کہ''امارت کے علاوہ بھی۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:''اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اس طرح نکل جاؤں جس طرح اس میں داخل ہوا تھا اور مجھ پر کوئی ثواب ہو نہ عذاب۔'' (السنن الكبرى للبيهقی، كتاب آداب القاضی ،باب كراهية الامارة ......الخ ،الحديث ٢٢٨ ١٠، ج ١٠،ص١٦٦)

خلیفۂ وقت کی چادر میں بارہ پیوند:

﴿140﴾ ......حضرت سیِّدُنا حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں خطبہ دیا اور اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو چادر پہنی ہوئی تھی اس میں بارہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔''

(الزهد للامام احمد بن حنبل ،زهد عمر بن الخطاب ،الحديث٦٥٨،ص١٥٢)

احساسِ ذمّہ داری:

﴿141﴾ ......حضرت سیِّدُنا داؤد بن علی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اگر نہر فرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوکی مر گئی تو مجھے اندیشہ ہے کہ بروزِ قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا۔''

رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی امید:

﴿142﴾ ......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابی کثیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اگر کوئی منادی آسمان سے ندا دے کہ ''اے لوگو! تم سب جنت میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے'' تو مجھے خوف ہے کہ وہ شخص کہیں میں نہ ہوں اور اگر کوئی منادی ندا دے کہ ''اے لوگو! تم سب جہنم میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے'' تو مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔''

﴿143﴾ ......حضرت سیِّدُنا نافع بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: ''امیر

المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے (حضرت سیِّدُ ناعبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نیکی میں کوئی فرق نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ کوئی بات یا عمل ایسا نہ کرتے جس سے دونوں میں امتیاز ہوسکے۔'' (الطبقات الکبریٰ لابن سعد ، الرقم٥٦عمر بن الخطاب ،باب ذکر استخلاف عمر بن الخطاب ،ج٣،ص ٢٢١)

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعائیں

﴿144﴾......حضرت سیِّدُ ناابن عکیم علیہ رحمۃ اللہ الحکیم سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھ سے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: یہ دعا مانگا کرو''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَّتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَّتِیْ حَسَنَۃً یعنی یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے ظاہر کو اچھا کردے اور میرے باطن کو میرے ظاہر سے بھی بہتر بنادے۔'' (جامع الترمذی ،کتاب الدعوات ،باب دعاء:اللھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی ،الحدیث٣٥٨٦،ص ٢٠٢١)

﴿145﴾......حضرت سیِّدُ نااسود بن بلال محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو منبر پر کھڑے ہوکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمدوثناء کی پھر فرمایا: ''اے لوگو! میں دُعا مانگتا ہوں، تم آمین کہتے جاؤ! پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں سخت ہوں، مجھے نرم کردے۔ میں بخیل ہوں، مجھے سخی کردے۔ میں کمزور ہوں، مجھے قوت عطا کردے۔'' (الطبقات الکبری لابن سعد،رقم٥٦عمر بن خطاب،باب ذکراستخلاف عمر بن خطاب،ج٣،ص٢٠٨ ، بتغیرٍ)

﴿146﴾......حضرت سیِّدُ نازید بن اَسلم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم اپنے والد سے روایت کرتے

ہیں کہ انہوں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں دُعا کرتے ہوئے سنا: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری شہادت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہ ہو جس نے تجھے سجدہ کیا ہو کہ کہیں وہ اس وجہ سے بروزِ قیامت مجھ پر غالب نہ آجائے۔'' (موطا للامام مالک ، کتاب الجهاد ، باب الشهداء فی سبیل الله ، الحدیث ١٠٢٤ ، ج ٢ ، ص ٢٠)

﴿147﴾ ......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا: ''**اَللّٰھُمَّ قَتْلًا فِیْ سَبِیْلِکَ، وَوَفَاۃً فِیْ بَلَدِ نَبِیِّکَ** یعنی **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی راہ میں شہادت کی موت عطا فرما اور اپنے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کے شہر میں مرنا نصیب فرما۔'' میں نے عرض کی: ''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو ایسا ہوگا۔''

(المعجم الاوسط ، الحدیث ٢٧٩٥ ، ج ٢ ، ص ١٣٨)

﴿148﴾ ......حضرت سیِّدُ ناسعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وادیٔ بطحا میں ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے مٹی ہموار کی پھر اس پر اپنی چادر کا ایک حصہ بچھا کر اس پر چت لیٹ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دُعا مانگی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں میرے اعصاب کمزور پڑ گئے، میری رعایا بکھر چکی ہے، پس میرے ضائع ہونے اور زیادتی کرنے سے قبل تُو مجھے اپنے پاس بلالے۔'' (موطا للامام مالک ، کتاب الحدود ، باب ماجاء فی الرجم ، الحدیث ١٥٨٥ ، ج ٢ ، ص ٣٣٤)

﴿149﴾ ......حضرت سیِّدُ ناسلیم بن حنظلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین

حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ دُعا مانگا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَاْخُذَنِیْ عَلٰی غُرَّۃٍ اَوْتَذَرْنِیْ فِیْ غَفْلَۃٍ اَوْتَجْعَلَنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْن یعنی یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اچانک موت، غفلت کی موت اور غفلت کی زندگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمربن خطاب، الحدیث ۱۱، ج۸، ص۱۴۸)

﴿150﴾...... حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن خراش علیہ رحمۃ اللہ الوہّاب سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک خطبہ میں یہ دُعا مانگی: ''اَللّٰھُمَّ اَعْصِمْنَا بِحَبْلِکَ وَثَبِّتْنَا عَلٰی اَمْرِکَ یعنی یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی رسی کے ساتھ ہماری حفاظت فرما اور اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔'' (شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ ،باب جماع الکلام فی الایمان ،قول عمر و معاذ،الحدیث ۱۵۳۰، ج۱، ص۷۲۶)

فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا جنت میں محل:

﴿151﴾...... حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''مجھے اس بات کی بہت خواہش تھی کہ مجھے کوئی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں بتائے۔ پس میں نے خواب میں ایک محل دیکھا تو پوچھا: ''یہ محل کس کا ہے؟'' فرشتوں نے مجھے بتایا کہ ''یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔'' اتنے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ اس محل سے اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر ایک چادر تھی گویا ابھی غسل فرمایا ہے۔'' میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' انہوں نے بتایا کہ ''اگر میرا رب عَزَّوَجَلَّ میری بخشش نہ فرماتا تو قریب تھا کہ عرش مجھ پر گر پڑتا۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: ''مجھے تم سے جدا ہوئے

کتنا عرصہ گزرا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''بارہ سال۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اب جاکر حساب وکتاب سے فارغ ہوا ہوں۔'' (تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ٥٢٠٦عمر بن الخطاب، ج٤٤،ص٤٨٣ بروایۃ عبداللّٰہ بن عمرو)

﴿152﴾......حضرت سیّدُنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑوسی تھا میں نے کسی کو ان سے افضل نہیں پایا، ان کی رات عبادت میں گزرتی تو دن روزے میں اور لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ ''مجھے خواب میں امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت عطا فرما۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کے بازار کی طرف سے سر پر عمامہ باندھے تشریف لا رہے ہیں، میں نے سلام کیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے سلام کا جواب دیا پھر میں نے پوچھا: ''آپ کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''میں خیریت سے ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟'' فرمایا: ''اب حساب وکتاب سے فارغ ہوا ہوں، اگر ربِّ غفار عَزَّوَجَلَّ میری بخشش نہ فرماتا تو قریب تھا کہ عرش مجھ پر گر پڑتا۔''

(الطبقات الکبری لابن سعد، رقم٥٦عمر بن خطاب، ج٣، ص٢٨٦، مختصرا)

نظرِ فاروقی میں دوستی کا معیار:

﴿153﴾......حضرت سیّدُنا محمد بن شہاب علیہ رحمۃ اللہ الوھاب سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''بے فائدہ کاموں میں مشغول نہ ہونا، اپنے دشمن سے دُور رہنا، دوستی کے لیے صرف امانت دار شخص کا انتخاب کرنا کیونکہ

امانت دار کے برابر قوم کا کوئی شخص نہیں ہوتا، فاجر شخص کی صحبت اختیار کرنے سے بچنا ورنہ وہ تمہیں گناہ کی راہ پر لگا دے گا اور اسے کبھی بھی اپنا راز نہ بتانا اور اپنے معاملات کا مشورہ ایسے لوگوں سے کرنا جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوں۔‘‘

(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام عمر بن الخطاب، الحدیث ۹، ج۸، ص۱۴۷)

حق کا بول بالا کرنے والے:

﴿154﴾......حضرت سیِّدُنا ابن زبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ’’بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو باطل کو چھوڑ کر اسے موت کی نیند سلا دیتے ہیں اور حق کا بول بالا کر کے اسے جِلا بخشتے ہیں۔ انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی طرف رغبت دلائی جائے تو خوش ہوتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرایا جائے تو ڈرنے لگتے ہیں۔ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے خوفزدہ ہونے کے بعد دوبارہ اطمینان کی سانس نہیں لیتے اور بن دیکھے لازوال یقین سے مالا مال ہوتے ہیں۔ خوف نے ان کو ایسا خلوص بخشا کہ باقی رہنے والی زندگی کے مقابلہ میں انہوں نے ہر چیز سے جدائی اختیار کر لی۔ زندگی ان کے لیے نعمت اور موت کرامت ہے۔ حورِ عین سے ان کا نکاح ہوگا اور ہمیشہ رہنے والے نوعمر لڑکے ان کی خدمت پر مامور ہوں گے۔‘‘

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾
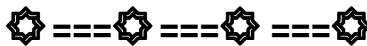
===   ===   ===

امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عَفَّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے کمالِ انکساری کے ساتھ اظہارِ بندگی کرنے والے۔ ذوالنورین(۱) کا لقب پانے والے، خوف خدا رکھنے والے، راہِ خدا میں دو مرتبہ ہجرت کرنے والے، دونوں قبلوں (یعنی بیت المقدس اور خانہ کعبہ) کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل کرنے والے، مسلمانوں کے تیسرے عظیم الشان خلیفہ مقرر ہوئے ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ (پ۷، المآئدۃ ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ان عبادت گزار بندوں میں ہوتا ہے جو ساری ساری رات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ وقیام کی حالت میں رہتے، آخرت سے ڈرتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے آس

1......امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین (یعنی دونوروں والا) اس لیے کہا جاتا ہے کہ سیِّدِ عالَم ،نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی دو شہزادیاں حضرتِ سیِّدَتُنا رقیہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں تھیں۔ (عامہ کتب سیرت)

لگائے رکھتے ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصی صفات میں سخاوت وحیا، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ امید رکھنا شامل ہیں۔دِن سخاوت وروزہ کی حالت میں گزرتا تو رات بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں سجدہ وقیام میں کٹ جاتی ،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصیبتیں آنے اوران پر صبر کر کے جنت پانے کی خوشخبری سنائی گئی۔کہا گیا ہے کہ ''تصوف راہِ حق میں مصروفِ عمل رہ کر منزل تک رسائی پانے کا نام ہے۔''

عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل پر آیات مبارکہ:

﴿155﴾......حضرت سیِّدُنا محمد بن حاطِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر ہونے لگا تو حضرت سیِّدُنا حسن بن علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''ابھی امیر المومنین تشریف لائیں گے۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم تشریف لائے اور فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان خوش بختوں میں سے ہیں جن کی شانِ عظمت نشان میں رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نازل ہوا:

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ (پ۷، المائدۃ ۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة ، کتاب الفضائل ،ما ذکر فی فضل عثمان بن عفان ،الحدیث ۳۸، ج۷،ص۴۹۳)

﴿156﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا یہ

فرمان امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہے:

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ ؕ (پ۲۳، الزمر۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے۔

(صفة الصفوة ،ابوعبد اللّٰہ عثمان بن عفان ،ذکر ثناء الناس علیه و ارضاه، ج۱،ص ۱۶۱)

عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شرم و حیا

﴿157﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ **اللّٰہ** کے پیارے حبیب، حبیب لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ پیکرِ شرم وحیا اور معزز ومکرم عثمان بن عفان ہیں۔''

(فردوس الاخبار للدیلمی ،باب الالف ،الحدیث ۱۷۹۰،ج۱،ص ۲۵۰)

﴿158﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفان ہیں۔'' (المستدرک ،کتاب معرفة الصحابة ،باب حبر هذه الامة عبد اللّٰہ بن عباس ،الحدیث ۶۳۳۵، ج۴ ،ص۶۸۹)

﴿159﴾......حضرت سیِّدُ نا حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کی شرم وحیاء کی شدت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کمرے میں ہوں اوراس کا دروازہ بھی بند ہوتب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے

اور حیاء کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند عثمان بن عفان ،الحدیث ۵٤۳،ج ۱،ص ۱٦۰)

﴿160﴾......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ'' قریش کے تین شخصوں کا چہرہ سب سے روشن و پیارا ہے، ان کے اخلاق بھی سب سے اچھے ہیں اور شرم و حیاء میں بھی سب سے بڑھ کر ہیں۔ (وہ ایسے ہیں کہ) اگر تجھ سے بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں اور تم ان سے بات کرو تو نہ جھٹلائیں ۔ اور وہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صدیق امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن عفان اور امینِ امت حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ہیں۔'' (المعجم الکبیر ،الحدیث ۱٦ ،ج ۱،ص ۵٦)

عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عبادات

﴿161﴾......حضرتِ سیِّدُ نا زبیر بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔''

(مصنف ابن ابی شیبة ،کتاب صلاۃ التطوع و الامامة، باب من کان یامر بقیام اللیل، الحدیث ٦ ،ج ۲ ،ص ۱۷۳)

﴿162﴾......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن تیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:'' مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی، میں عشاء کی نماز ادا کرکے وہاں پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا، میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ رضی اللہ

تعالٰی عنہ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ مجید کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآن مجید ختم کرلیا پھر رکوع وسجود کر کے نماز ختم کی اور اپنے جوتے لے کر چل دیئے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''مجھے نہیں معلوم کہ اس سے پہلے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کچھ نماز پڑھی تھی یا نہیں۔'' (الزھد لابن المبارک،باب فضل ذکر اللہ ،الحدیث ۱۲۷۶،ص ۴۵۲،بتغیرٍ قلیلٍ)

﴿163﴾...... حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: ''جب حضرت سیِّدُنا عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کرنے کے اِرادے سے دشمنوں نے گھر کو گھیرا ہوا تھا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس وقت بھی اس سے بے نیاز تھے کہ لوگ انہیں شہید کردیں یا چھوڑ دیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ساری رات عبادت کرتے اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآنِ مجید ختم کر لیا کرتے تھے۔'' (المعجم الکبیر،الحدیث ۱۳۰،ج۱،ص۸۷)

﴿164﴾...... حضرت سیِّدُنا امام شعبی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسروق رضی اللہ تعالٰی عنہ اَشْتَر سے ملے تو پوچھا: ''کیا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو تم نے شہید کیا ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں۔ تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم نے روزہ دار اور عبادت گزار شخص کو شہید کیا ہے۔''

(المعجم الکبیر،الحدیث ۱۱۴،ج۱،ص۸۱)

﴿165﴾...... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا: ''تم اس کو شہید کر رہے ہو جو ساری رات عبادت کرتا اور ایک رکعت میں

قرآن مجید ختم کرتا ہے۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عثمان بن عفان ،الحدیث ٦٧٣،ص ١٥٣)

عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صبر کا بیان

حضرتِ سیّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصائب و آزمائش کے آنے اور ان پر شکوہ وشکایت اور بے صبری سے بچنے کی بشارت پہلے ہی دے دی گئی تھی اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حالات میں صبر کر کے بے صبری سے محفوظ رہے اور شکر کر کے آزمائش میں بھی اطاعت کرتے رہے۔ کہا گیا ہے کہ ''تصوف آزمائش کی سختی میں صبر کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مناجات کی حلاوت حاصل کرنے کا نام ہے۔''

﴿166﴾......حضرت سیّدُ نا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے ایک باغ میں حضور نبیٔ اکرم ،نورمجسم ،رسولِ محتشم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلوایا۔آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس کے لئے دروازہ کھول دو اور ان مصیبتوں پر جو اس شخص کو پہنچیں گی جنت کی خوشخبری دو۔'' حضرتِ سیّدُ نا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو وہ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔میں نے حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے فرمان کی انہیں خبر دی تو انہوں نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ مددگار رہے۔''

(صحیح البخاری ، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،باب مناقب عمر بن الخطاب ، الحدیث ٣٦٩٣،ص ٣٠٠)

﴿167﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبید اللہ بن عمرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے کسی باغ میں تھے۔ ایک پست آواز شخص نے آنے کی اجازت طلب کی، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انہیں اندر آنے دو اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی جنت کی خوشخبری دو۔'' راوی فرماتے ہیں: ''وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے انہیں یہ خبر دی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** کہا اور قریب آ کر بیٹھ گئے۔''

(مسند ابی داوٗد الطیالسی، الافراد عن عبد اللّٰہ بن عمرو، الحدیث ۲۲۸۷، ص ۳۰۲)

﴿168﴾...... حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو ارشاد فرمایا: ''ان کو آنے کی اجازت دو اور ایک مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی جنت کی خوشخبری دو، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر فرمایا: ''میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۷۵۰۶، ج ۵، ص ۳۳۳)

چہرے کا رنگ بدلتا رہا:

﴿169﴾...... حضرت سیِّدُ نا قیس بن ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُ نا ابو سَہلَہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ جس دن امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کو شہید کرنے کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھر کو گھیرے میں لے لیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''بے شک تاجدارِ رسالت، ماہِ نبوت، پروانۂ شمعِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا، میں آج اس وعدے کے مطابق صبر کروں گا۔ حضرت

سیِّدُنا قیس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''لوگوں کو اس دن کی حقیقت کا اندازہ تھا یعنی جس دن نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''میں اپنے ایک صحابی سے راز و نیاز کی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔'' عرض کی گئی: ''حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں بلا لائیں؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' عرض کی گئی: ''حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو؟'' فرمایا: ''نہیں'' عرض کی گئی: ''حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' بالآخر حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بُلایا گیا تو حضور نبیِّ اَکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم انہیں آہستہ سے کچھ فرمانے لگے (جسے سن کر) حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چہرے کا رنگ بدلتا رہا۔''

(سنن ابن ماجۃ، کتاب السنۃ، باب فضل عثمان، الحدیث ۱۱۳، ص ۲۴۸۴، بتغیرٍ قلیلٍ)

عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دو فضیلتیں:

﴿170﴾......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مہدی علیہ رحمۃ اللہ الہادی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دو ایسی فضیلتیں حاصل تھیں، کہ ان کی مثل امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق و امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بھی حاصل نہ تھیں۔ (۱)......آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا صبر کرنا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ظلماً شہید کر دیا گیا (۲)......تمام لوگوں کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کرنا۔''

(المصاحف لابن أبی داؤد، باب اتفاق الناس مع عثمان......الخ، الحدیث ۳۶، ج ۱، ص ۴۸)

راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مال خرچ کرنا

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنا مال راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں پر خرچ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخوشنودی حاصل کرتے جبکہ اپنے لیے تھوڑے ہی مال اور معمولی لباس پر قناعت فرماتے۔ اور ایک فرمان یہ بھی ہے کہ: ''فضیلت کی اِنتہا تک پہنچنے کے لیے وسیلہ تلاش کرنا تصوف ہے۔''

﴿171﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم سے دو مرتبہ جنت خریدی، ایک مرتبہ جب بِئرِ رُوْمَہ (پانی کا کنواں) خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا اور دوسری مرتبہ جب غزوۂ تبوک کے لئے سامانِ جہاد فراہم کیا۔''

(المستدرك، کتاب معرفة الصحابة ،باب اشتری عثمان الجنة مرتین، الحدیث ٤٦٢٦، ج٤،ص ٦٨، بیع الخلق:بدلة:بیع الحق)

راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں تین سو اونٹ پیش کیے:

﴿172﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی حباب سلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودو نَوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لوگوں کو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: ''میں نے سو100 اونٹ ساز وسامان کے ساتھ راہِ

خدا عَزَّوَجَلَّ میں دیئے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے دوبارہ ترغیب دلائی تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: ''سو100 اونٹ مزید سامان کے ساتھ پیش کرتا ہوں، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے تیسری بار پھر لوگوں کو ترغیب دلائی تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پھر عرض کی: ''میں ساز وسامان کے ساتھ سو100 اونٹ اَور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں پیش کرتا ہوں۔'' راوی فرماتے ہیں: ''میں نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم ہاتھ ہلاتے ہوئے ارشاد فرما رہے ہیں ''آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہیں دے گا۔'' (۱) (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبد الرحمٰن بن خباب السلمی، الحدیث ۱۶۶۹۶، ج ۵، ص ۶۰۳)

---

1 ......امیر اہلسنّت، شیخ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے اپنی منفرد کتاب **''چندے کے بارے میں سوال جواب''** کے صفحہ 14 اور 15 پر یہ حدیثِ پاک ''سنن الترمذی، ج ۵ ص ۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰'' سے نقل فرمائی ہے جس میں بالترتیب پہلے 100 پھر 200 اور پھر 300 اونٹوں کا ذکر ہے۔ اس کے بعد صفحہ 16 پر تحریر فرماتے ہیں: ''آج کل دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ دوسروں کے سامنے جذبات میں آکر چندہ لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑتا ہے حتی کہ کچھ تو دیتے بھی نہیں، مگر قربان جائیے! سَیِّدُ الاسخیا، عثمان باحیا رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جود وسخا پر کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے اعلان سے بہت زیادہ چندہ پیش کیا۔ چنانچہ، مفسر شہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو ان کا اعلان تھا مگر حاضر کرنے کے وقت (آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے) نوسو پچاس (950) اونٹ، پچاس (50) گھوڑے اور ایک ہزار (1000) اشرفیاں پیش کیں پھر بعد میں دس ہزار اشرفیاں (10'000) اور پیش کیں، (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کیا، دوسری بار سو کے علاوہ اور دوسو (200) کا، تیسری بار اور تین سو (300) کا، کل چھ سو (600) اونٹ (پیش کرنے) کا اعلان فرمایا۔ (مِراۃُ المناجیح، ج ۸، ص ۳۹۵)

﴾173﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ''جب سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، بِاِذْنِ پروردگار دو عالَم کے مالک و مختار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جنگِ تبوک کے دن تیاری کے لئے بھاگ دوڑ کرتے دیکھا تو یہ دُعا فرمائی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ عثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے اگلے پچھلے، ظاہر و چھپے سب گناہ معاف فرما۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر ،الرقم٤٦١٩عثمان بن عفان ،ج٣٩،ص٥٧)

﴾174﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگِ تبوک کے موقع پر نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر تھا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک ہزار 1000 دینار لا کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت حاضر کر کے چلے گئے، پھر دوبارہ آئے اور مزید ایک ہزار 1000 دینار پیش کئے اور چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم ان دیناروں کو اُلٹ پلٹ کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: ''آج کے بعد عثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو کسی عمل سے نقصان نہیں ہوگا۔'' (جامع الترمذی ،ابواب المناقب ،باب فی عد عثمان تسمیة شهیدا ،الحدیث ٣٧٠١، ص ٢٠٣٣ ،بتغیرٍ قلیلٍ)

﴾175﴿ ...... حضرت سیِّدُ نا ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم غزوۂ تبوک کی تیاری فرمانے لگے تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور نبیٔ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں ایک ہزار 1000 دینار پیش کئے پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے دعا مانگی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ عثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو

فراموش نہ کرنا۔ پھر فرمایا: ''آج کے بعد عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو بھی عمل کریں ان پر کوئی حرج نہیں۔'' (فضائل الخلفاء الراشدین لأبی نعیم الأصبهانی ،فضيلة لذی النورين عثمان بن عفان ،الحديث ٧،ص ١١)

﴿176﴾...... حضرت سیِّدُنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگِ تبوک کے موقعے پر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے ایک ہزار مجاہدین کو ساز وسامان کے ساتھ سواریاں دیں، جن میں پچاس گھوڑے تھے۔''

(الاستيعاب فی معرفة الصحابة ،الرقم١٧٩٧ عثمان بن عفان ،ج٣،ص١٥٧ ،بتغیرٍ)

لباس میں سادگی:

﴿177﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں ایک کپڑے میں لپٹے سوئے دیکھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آس پاس کوئی نہ تھا حالانکہ اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین تھے۔''

(الزهد للامام احمد بن حنبل ،زهد عثمان بن عفان ،الحديث ٦٧٤،ص ١٥٤)

﴿178﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدالملک بن شداد علیہ رحمۃ اللہ الوہّاب فرماتے ہیں: ''میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر اس حال میں دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسمِ مبارک پر ایک موٹی عَدَنی (یعنی یمنی) چادر تھی، جس کی قیمت بمشکل چار یا پانچ درہم ہوگی اور ایک کوفی چادر تھی۔''

(المعجم الكبير ،الحديث ٩٢،ج ١،ص ٧٥)

﴿179﴾...... حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا

حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسجد میں قیلولہ کرنے والوں کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا: ''میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں قیلولہ کرتے دیکھا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن دنوں خلیفۂ وقت تھے، جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو پر کنکریوں کے نشان تھے حالانکہ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین تھے۔'' (السنن الکبری للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب المسلم یبیت فی المسجد، الحدیث ۴۳۴۱، ج۲، ص۶۲۶)

﴿180﴾......حضرتِ سیِّدُنا شُرَحْبِیْل بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سرکہ اور زیتون کے ساتھ کھانا تناول فرماتے۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عثمان بن عفان، الحدیث ۶۸۴، ص۱۵۵)

﴿181﴾......حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند ایسے لوگوں کے بارے میں بتایا گیا جو کسی برے کام میں مصروف تھے، جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پہنچے تو وہ لوگ جا چکے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں برائی کے آثار دیکھے تو اس بات پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا کہ اُنہوں نے برائی ہوتے نہیں دیکھی نیز اس کے شکرانے میں ایک غلام بھی آزاد کیا۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عثمان بن عفان، الحدیث ۶۹۰، ص۱۵۶)

غلام کے ساتھ حسنِ سلوک:

﴿182﴾......حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مِہران علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''مجھے ہمدانی نے

بتایا کہ ''انہوں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک خچر پر سوار ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے آپ کا غلام نائل بیٹھا ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے امیر تھے۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عثمان بن عفان ،الحدیث ٦٧٢،ص ١٥٣)

﴿183﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن رومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اگر مجھے جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے لیکن مجھے یہ نہ پتہ ہو کہ مجھے کس طرف جانے کا حکم ہوگا تو میں یہ پسند کروں گا کہ مٹی ہو جاؤں، اس سے پہلے کہ مجھے کسی طرف جانے کا حکم دیا جائے۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل،زھد عثمان بن عفان ،الحدیث ٦٨٦،ص ١٥٥)

﴿184﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ (محاصرہ کے دن) ہم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی زنا کیا تھا اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ اسلام قبول کرنے کے بعد میری حیاء میں مزید اضافہ ہوا۔''

(سنن النسائی ،کتاب المحاربۃ ،باب ذکر ما یحل بہ دم المسلم ، الحدیث ٤٠٢٤،ص ٢٣٥١، مختصر)

﴿185﴾...... حضرت سیِّدُ نا عقبہ بن صہبان علیہ رحمۃ اللہ المنان سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں نے جب سے اسلام قبول کیا

،کبھی بھی اپنا سیدھا ہاتھ اپنی شرمگاہ کو نہیں لگایا۔'' (سنن ابن ماجة ،ابواب الطھارة ، باب کراھة مس الذکر بالیمین والاستنجاء بالیمین،الحدیث ۳۱۱،ص۲۴۹۶،بتغیرٍ)

﴿186﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہانی فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے ،تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش مبارک تر ہوجاتی ۔''

(جامع الترمذی،ابواب الزھد،باب ماجاء فظاعة......الخ،الحدیث۲۳۰۸،ص۱۸۸۴)

﴿187﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:''سوائے خالی روٹی کے عمدہ کھانے ،میٹھا پانی اور سایہ دار گھر ابن آدم کے لئے زائد نعمت ہیں اور اس کے لئے اس میں کوئی فضیلت نہیں ۔''

(مسند ابی داوٗد الطیالسی ،الافراد ،الحدیث۸۳،ص۱۴)

خطاؤں کو مٹانے والا کلمہ:

﴿188﴾......حضرت سیِّدُ نا ابومُشَجِّعَہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے ہم ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ایک مریض کی عیادت کے لئے گئے ،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا:''کہو'' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' مریض نے یہ کلمہ پڑھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے!اس شخص نے کلمہ طیبہ کے ذریعے اپنی خطاؤں کو مٹالیا۔'' راوی کہتے ہیں :''میں نے استفسار کیا کہ ''یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرمارہے ہیں یا نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے سنا

ہے؟'' فرمایا: ''یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے سنا ہے (جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے یہ ارشاد فرمایا تھا) تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ''یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! یہ تو مریض کے لئے ہے، تندرست کے لئے اس کی کیا فضیلت ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''تندرست کے لئے یہ زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔''

(کنز العمال، کتاب الصحبة قسم الافعال، حق عیادة المریض، الحدیث ۲۵۶۷۸، ج۹، ص ۸۹ "احطم" بدله "اعظم")

﴿اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾
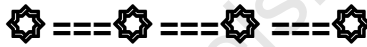
=== === ===

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم صاحبِ سیادت، محبِ آخرت، محبوبِ ربُّ العزّت، بابِ مدینۃ العلم اور شہسوارِ میدانِ خطابت تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن وسنت سے اشارۃً ثابت ہونے والے مسائل کو نکالنے کی خوب صلاحیت رکھتے تھے۔طالبینِ راہِ ہدایت کے لئے نشانی وعلامت کی حیثیت رکھتے تھے۔اطاعت گزاروں کے لئے چراغ اور پرہیزگاروں کے دوست تھے۔عدل کرنے والوں کے امام، (بچوں میں) سب سے پہلے ہادیٔ برحق صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی دعوتِ حق کو قبول کر کے اَللّٰہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک کی وحدانیت اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی رِسالت پر ایمان لانے والے، پختہ یقین و اعتماد کے ساتھ درست فیصلے فرمانے والے، سب سے بڑھ کر حلم اور علم والے تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلِ تقویٰ کے پیشوا اور اہلِ معرفت کی زینت ہیں۔حقائقِ توحید سے آگاہ کرتے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی یکتائی جاننے کے معارف کی طرف راہنمائی کرتے۔ بہت دانشمند و بڑے سمجھدار دل کے مالک تھے، کثرت سے سوال کرنے والی زبان اور محفوظ کرنے والے کان رکھتے تھے، وعدہ وفا کرتے، مصیبت و آزمائش کے اسباب سے بچتے۔ چنانچہ، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عہد توڑنے والوں کو شکست دی، انصاف کا بول بالا اور دشمنانِ دین کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انہیں نیست ونابود کر دیا۔کہا جاتا ہے کہ ''تصوف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی

اطاعت بجالانے اوراس کی مقرر کردہ حدوں کوتوڑنے سے بچنے کا نام ہے۔''

خداو مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے محبوب:

﴿189﴾......حضرت سیِّدُ نا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ اکرم، رسولِ محترم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے خیبر کے دن ارشادفرمایا''میں یہ جھنڈا کل ایک ایسے شخص کودوں گا جس کے ہاتھ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فتح عطافرمائے گا وہ **اللہ** اوراس کے رسول سے محبت کرتا ہےاور **اللہ** اوراس کا رسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ ''صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے وہ رات بڑی بے چینی سے گزاری کہ کس خوش نصیب کوسرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم جھنڈا عطافرمائیں گے۔صبح حضور نبیٔ اکرم،نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے استفسار فرمایا:''علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کہاں ہیں ؟'' صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی:''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم وہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔''ارشادفرمایا:''انہیں میرے پاس لاؤ!چنانچہ، جب مولا علی مولا مشکل کشا رضی اللہ تعالٰی عنہ حاضرِ خدمت ہوئے تو سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے اِن کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اوران کے لئے دعافرمائی۔اس کی برکت سے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہوگئیں اورایسی ٹھیک ہوئیں گویا کہ کبھی تکلیف ہی نہ تھی۔پھر رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے انہیں جھنڈا عطافرمایا، امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی:''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم ! کیا میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک لڑوں جب

تک کہ وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہوجائیں؟'' ارشاد فرمایا: ''نرمی سے کام لو، ان کے پاس پہنچ کر پہلے انہیں اسلام کی طرف بلاؤ پھر انہیں بتاؤ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حقوق کیا ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرما دے، تو یہ تمہارے لیے سرخ اُونٹوں سے بھی بہتر ہے۔''

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، الحدیث ۶۲۲۳، ص ۱۱۰۱)

﴿190﴾...... حضرتِ سیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے پہلے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا دے کر قلعہ خیبر کی طرف بھیجا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوشش کے باوجود قلعہ فتح نہ کر سکے اور واپس لوٹ آئے۔ دوسرے دن سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا دے کر بھیجا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری کوشش کی لیکن قلعہ خیبر فتح نہ کر پائے، اور واپس چلے آئے تو نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں یہ جھنڈا کل ایسے شخص کو دوں گا جو **اللہ** اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا، وہ جب تک فتح نہ پائے گا واپس نہ آئے گا۔''

حضرت سیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''نبیِ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو بلایا، اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آشوبِ چشم (یعنی آنکھوں کے مرض) میں مبتلا تھے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلَّم نے اِن کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا: ''یہ جھنڈا لو اور لڑتے رہو یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے ہاتھوں فتح عطا فرما دے۔ حضرت سیِّدُنا سلمہ بن اَکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جھنڈا لے کر نکلے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تیز تیز چلتے رہے اور میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، یہاں تک کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قلعہ کے نیچے ایک پتھر کی چٹان پر جھنڈا نصب فرمایا، قلعہ کے اُوپر سے ایک یہودی نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا: تم کون ہو؟'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''میں علی بن ابی طالب ہوں، تو اُس یہودی نے کہا: ''اب تمہیں فتح مل جائے گی کیونکہ ہماری کتاب جو حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی (یعنی تورات شریف) میں اِسی طرح لکھا ہے۔ چنانچہ، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اس وقت لوٹے، جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاتھوں مسلمانوں کو فتح عطا فرما دی۔''

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، شان علی یوم خیبر، ج۳/۴، ص۲۸۴)

علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے محبت کرو:

﴿191﴾...... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس عرب کے سردار یعنی حیدرِ کرّار کو بلا لاؤ، اُم المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: ''یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کیا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم عرب کے سردار نہیں ہیں؟'' فرمایا: ''میں تو اولادِ آدم (یعنی ساری کائنات) کا سردار ہوں اور علی (رضی اللہ

تعالٰی عنہ) عرب کے سردار ہیں۔'' پس جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم حاضر ہوئے تو سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے انصار کو بلانے کے لئے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھیجا، جب انصار حاضر خدمت ہوئے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے انصار کے گروہ! کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو اس کے بعد کبھی بھی راہِ راست سے نہ بھٹکو گے؟'' انصار نے عرض کی: ''کیوں نہیں یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم! (ضرور ارشاد فرمائیں) آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''یہ علی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ہیں، تم میری محبت کے ساتھ ساتھ ان سے بھی محبت رکھو اور میری عزّت کے ساتھ ان کی بھی عزّت کرو، (پھر ارشاد فرمایا) یہ جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے یہ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بذریعۂ وحی مجھے بتائی ہے، یہ حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث ۲۷۴۹، ج۳، ص ۸۸)

علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

﴿192﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، باذنِ پَرْوَرْدگار، شفیعِ روزِ شُمار، عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے اَنَس! مجھے وُضو کراؤ۔'' (حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے وُضو کروایا) پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا: ''اے اَنَس! اس دروازے سے داخل ہونے والا شخص مومنوں کا امیر، مسلمانوں کا سردار، چمکتے نشان والوں کا قائد اور جانشینوں کی مُہر ہو گا۔ حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے (دل ہی دل میں) دعا مانگی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! داخل ہونے والے کا تعلق اَنصار سے ہو، جب کچھ دیر بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم داخل ہوئے ،تو حضورنبیٔ اَکرم، نورِمجسم ،شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''اے اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ داخل ہونے والا کون ہے؟'' میں نے عرض کی: ''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پس آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اُٹھے اور خوشی سے حضرتِ سیِّدُ نا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگالیا پھر دونوں کے چہروں کے مبارک پسینے ایک دوسرے سے مل گئے، اس پر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم آپ نے پہلے تو کبھی بھی ایسا نہیں کیا؟'' ارشاد فرمایا: ''مجھے ایسا کرنے سے کیا چیز مانع ہے جبکہ تم میری باتیں بعد میں آنے والوں کو پہنچاؤ گے، میرا پیغام ان تک پہنچاؤ گے اور لوگ میرے بعد جس بات میں اختلاف کریں گے تم اس بات کی ان کے سامنے وضاحت کروگے۔''

(الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی ،باب الیاء ،الحدیث۸۴۴۹، ج۵،ص۳۶۴)

﴿193﴾......امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرت سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں حکمت کا گھر ہوں اور علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس کا دروازہ۔''

(جامع الترمذی،ابواب المناقب،باب حدیث غریب:انا دار الحکمۃ وعلی بابھا ، الحدیث۳۷۲۳،ص۲۰۳۵)

مؤمنین کے سردار:

﴿194﴾......حضرت سیِّدُ نا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں جہاں بھی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا : اے ایمان والو۔ سے خطاب فرمایا ہے اس گروہ کے علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سردار و امیر ہیں۔'' (فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل ،فضائل علی ،الحديث ١١١٤، ج٢،ص٦٥٤)

﴿195﴾......حضرت سیِّدُ نا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں عرض کی: ''کیا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خلیفہ نہیں بنائیں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''اگر تم علی کو خلافت سپرد کرو گے تو انہیں ہدایت یافتہ وہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔'' (المستدرك ، كتاب معرفة الصحابة ،باب سؤال الناس عن الخلافة و جوابه صلی اللہ علیہ وسلم،الحديث ٤٤٩١/٤٤٩٢،ج٤،ص١٥ـ١٦)

﴿196﴾......حضرت سیِّدُ نا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے رسولِ کریم، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے انہیں ہدایت یافتہ وہدایت دینے والا پاؤ گے تو وہ تمہیں شریعتِ بیضاء (یعنی روشن و چمکدار واضح) پر چلائے گا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تم ایسا کرو گے۔'' (فضائل الخلفاء الراشدين لأبی نعيم الأصبهانی،خلافة امير المؤمنين علی بن ابی طالب، الحديث ٢٣٢،ص٣٦٠)

﴿197﴾......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی روایت ماقبل روایت کی مثل ہے۔ (المرجع السابق)

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم، حکمت اور دانائی

﴿198﴾......حضرت سیِّدُنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ کسی نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجہَہُ الْکَرِیم کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حکمت ودانائی کو دس حصّوں میں تقسیم کیا گیا، نو حصے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور ایک حصہ اور لوگوں کو عطا کیا گیا۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، ج ۴۲، ص ۳۸۴)

﴿199﴾......امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجہَہُ الْکَرِیم فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میں عرض کی: ''مجھے نصیحت فرمایئے! ارشاد فرمایا: ''قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہو میرا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے، پھر اس پر قائم رہو۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے کہا: اَللّٰہُ رَبِّیْ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْب (یعنی میرا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے، توفیق اسی کی طرف سے ہے، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور مجھے اسی کی طرف لوٹنا ہے) تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے ابوحسن (یہ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) تمہیں علم مبارک ہو، تم نے علم کے سمندر سے پی پی کر خوب پیاس بجھائی۔'' (تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، ج ۴۲، ص ۳۹۱ ''و نھلتہ نھلا'' بدلہ ''و ثاقبتہ ثقبا'')

﴿200﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''بے شک قرآن مجید سات حروف پر اُترا ہے اور ان میں سے ہر حرف کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم ایسے عالم ہیں جن کے پاس ظاہر و باطن دونوں کا علم ہے۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر ،الرقم ٤٩٣٣ علی بن ابی طالب، ج٤٢،ص ٤٠٠)

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ:

﴿201﴾...... حضرت سیِّدُ نا ہُبَیْرَہ بن مریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے وصالِ ظاہری کے ایک دن بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے شہزادے) حضرت سیِّدُ نا حسن بن علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! گزشتہ کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ جس کا علمی مقام و مرتبہ ایسا تھا کہ نہ اگلے وہاں تک پہنچ سکے اور نہ پچھلے اسے پا سکیں گے۔

اور وہ ایسے تھے کہ جب نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم انہیں جھنڈا عطا فرما کر کسی مہم پر روانہ فرماتے تو وہ اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں فتح نہ عطا فرما دیتا ان کی دائیں جانب حضرت سیِّدُ نا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ہوتے اور بائیں جانب حضرت سیِّدُ نا میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام ہوتے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے سخی تھے کہ بوقتِ وصال آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال میں سے صرف سات سو دِرہم باقی تھے، جن سے آپ ایک غلام خریدنا چاہتے تھے۔''

(الطبقات الکبری لابن سعد ،الرقم ٣ علی بن ابی طالب ،ج٣،ص٢٨)

نگاہِ فاروقی میں مقامِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما:

﴿202﴾...... حضرت سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہم میں سب سے بڑے قاضی اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل ،حدیث ابی المنذرابی بن کعب ،الحدیث۲۱۱۴۳،ج۸،ص۶)

سات خصوصیات:

﴿203﴾...... حضرت سیِّدُ نا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے علی! میں نبوّت (اوراس سے متعلق کمالات) کی وجہ سے تم پر فوقیت رکھتا ہوں اور میرے بعد کوئی نبوت نہیں، لوگ سات چیزوں میں فوقیت چاہتے ہیں لیکن ان سات چیزوں میں قریش کا کوئی آدمی تم پر غالب نہیں آسکتا: (۱)...... تم ایمان لانے میں سب سے پہلے۔ (۲)...... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عہد کو پورا کرنے والے۔ (۳)...... احکامِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے۔ (۴)...... برابری کے ساتھ تقسیم کرنے والے۔ (۵)...... رعایا میں عدل وانصاف کرنے والے۔ (۶)...... فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ صاحبِ بصیرت اور (۷)...... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں سب سے اعلیٰ مرتبہ والے ہو۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر ،الرقم۴۹۳۳علی بن ابی طالب،ج۴۲،ص۵۸)

﴿204﴾......حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے کندھوں کے درمیان ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: ''اے علی! تجھے سات ایسے فضائل حاصل ہیں کہ جن میں بروزِ قیامت تمہارے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا: (۱)......تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے میں سب سے پہلے ہو۔ (۲)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے (۳)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے۔(۴)......رعایا میں عدل کرنا والے۔ (۵)......مساوات کے ساتھ تقسیم کرنے والے (۶)......فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ صاحبِ بصیرت ہو اور (۷)......بروزِ قیامت سب سے بلند مرتبہ میں ہوگے۔''

(الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، باب الیاء، الحدیث ۸۳۱۵، ج۵، ص ۳۲۰)

﴿205﴾......امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''مرحبا، اے مؤمنین کے سردار اور متقین کے امام!'' تو امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے پوچھا گیا کہ ''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس چیز پر شکر ادا کیا؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا میں نے اس پر اس کی حمد کی، اس کی نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق مانگی اور مزید عطا کا سوال کیا۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، ج ۴۲، ص ۳۷۰)

بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مقامِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

﴿206﴾......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی ٔکریم، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھے ابو بَرْزَہ اَسْلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلانے کے لئے بھیجا (جب وہ حاضر ہوئے تو میں نے سنا کہ) آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اُنہیں فرمایا: ''اے ابو بَرْزَہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں عہد لیا ہے کہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہدایت کے علَم (یعنی نشانی وعلامت)، ایمان کے منارے، میرے اولیاء کے امام اور میرے تمام اِطاعت شعار بندوں کے نور ہیں۔'' (پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا) اے ابو بَرْزَہ! علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کل قیامت کے دن میرے امین ہوں گے اور میرے علَم (یعنی جھنڈے) کو اُٹھانے والے ہوں گے اور علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے خزانوں کی کنجی ہیں۔''

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۲۰۵۳ لاھز بن عبد اللہ، ج۸، ص ۴۵۹ "رحمة رب" بدلہ "جنة ربی")

﴿207﴾......حضرت سیِّدُنا ابو بَرْزَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے متعلق مجھ سے عہد لیا، میں نے عرض کی: ''یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! وہ عہد کیا ہے؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''سنو! میں نے عرض کی: ''میں سُن رہا ہوں۔'' تو ارشاد فرمایا: ''بے شک علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہدایت کی علامت ونشانی، میرے اولیاء کا اِمام، میرے فرمانبرداروں کا نور اور وہ کلمہ (یعنی حکمت)

ہے جسے میں نے پرہیزگاروں کے لئے لازم کیا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مزید فرمایا: ''جس نے اُس سے (یعنی حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اُس سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ''یہ خوشخبری علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو سناؤ۔''

(سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم فرماتے ہیں کہ) جب علی المرتضٰی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم) حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ بشارت سنائی تو وہ سن کر کہنے لگے: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہوں، اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہوں، اگر وہ مجھے عذاب دے تو یہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا اور وہ اگر میرے لیے یہ نعمتیں تمام کردے جس کی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے بشارت دی تو یہ اس کا فضل ہوگا۔'' حضور نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مولیٰ مشکل کشا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے حق میں دعا کی: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان کے دل کو دھودے اور انہیں ایمان کی بہار بنادے۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری دعا قبول کی گئی ہے۔'' سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پھر مجھے بتایا گیا کہ علی کو ایسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا جو میرے کسی صحابی کو نہ ہوئی ہوگی۔'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کی: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ یہ میرے بھائی اور رفیق ہیں۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''یہ فیصلہ پہلے کا ہو چکا ہے کہ یہ مصیبت پہنچ کر رہے گی۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، ج ۴۲، ص ۲۹۱)

علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حفاظتِ قرآن:

﴿208﴾......امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''جب رسول کریم، رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے وصالِ ظاہری فرمایا تو میں نے قسم اٹھائی کہ قرآن مجید کو جمع کرنے سے پہلے پیٹھ سے چادر نہیں اُتاروں گا۔ چنانچہ، میں نے ایسا ہی کیا اور قرآنِ حکیم کو جمع کرنے سے پہلے اپنی پیٹھ سے چادر نہیں اتاری۔'' (سیر اعلام النبلاء، الرقم ٢٥٣٢ محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ، ج ١١، ص ١٢١، المصاحف لابن أبی داود، جمع علی بن أبی طالب القرآن فی المصحف، الحدیث ٢٥، ج ١، ص ٣٤، بتغیرٍ)

﴿209﴾......حضرت سیِّدُ نا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (یعنی چند صحابۂ کرام علیہم الرضوان) حضور نبیٔ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے نعلِ پاک کا تسمہ ٹوٹ گیا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اسے درست کیا تو کچھ دیر چلنے کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے ایک شخص تأویلِ قرآن پر اس طرح قتال کرے گا جس طرح میں نے تنزیلِ قرآن پر کیا۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میں یہ خوشخبری سنانے کے لئے نکلا لیکن اُنہیں اس بات پر زیادہ خوش ہوتے نہ پایا گویا اُنہوں نے پہلے سے سن رکھا ہو۔''

(فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، فضائل علی، الحدیث ١٠٧١، ج ٢، ص ٦٢٧)

﴿210﴾......امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ

الْکَرِیْم روایت کرتے ہیں کہ ''نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''اے علی (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قریب کروں اور علم سکھاؤں تا کہ تو اسے یاد رکھے اور یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی: وَتَعِیَهَآ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ O(پ۲۹، الحاقہ: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: اوراسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو۔ پس تو میرے علم کے لئے ''اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ'' ہے۔''

(الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی ،باب الیاء ،الحدیث۸۳۳۸، ج۵، ص۳۲۹)

﴿211﴾...... امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں قرآنِ مجید کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں نازل ہوئی، بے شک میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بہت سمجھنے والا دل اور بہت سوال کرنے والی زبان عطا کی ہے۔'' (الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر من کان یفتی بالمدینة......الخ، علی بن ابی طالب ، ج۲ ،ص۲۵۷، ''ولساناطلقا'' بدلہ ''ولساناسؤولا'')

بن مانگے عطا فرمانے والے:

﴿212﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوبَختَرِی علیہ رحمۃ اللہ القوی روایت کرتے ہیں کہ امیرالمؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''جب مجھ سے کسی نے کچھ مانگا تو میں نے اُسے دیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بن مانگے دیا۔'' (الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۷۷۵ سُلیم مولی الشَّعبی کُوفِی، ج۴، ص۳۳۳)

﴿213﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت

سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑی ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو فلاں فلاں نہ مارے جاتے۔'' (مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب ماذکر فی عثمان، الحدیث ۸۱، ج۸، ص۶۹۸)

﴿214﴾...... حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم یہ سن کر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں شکایت نہ کرو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ سب سے زیادہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والے ہیں۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۸۱۷، ج۴، ص۱۷۲)

﴿215﴾...... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن کَعْب بن عُجْرَہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو برا بھلا نہ کہو، وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ذات میں فنا ہیں۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث ۳۲۴، ج۱۹، ص۱۴۸)

ستر 70 فضائل:

﴿216﴾...... حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''ہم آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ حضور نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ستر (70) فضائل بیان فرمائے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی اور کے اتنے فضائل بیان نہیں فرمائے۔''

(المعجم الصغیر للطبرانی، الحدیث ۹۵۳، ج۲، ص۶۹)

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''اطاعت وفرمانبرداری مولا مشکل کشا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شان تھی اور قوت وطاقت سے اظہارِ براءت کرنا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ''اپنے تمام پوشیدہ معاملات، دلوں کو پھیرنے والے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دینے کا نام تصوف ہے۔''

﴿217﴾...... حضرت سیِّدُ نا علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہمارے پاس تہجد کے وقت تشریف لائے جبکہ میں اور فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سو رہے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''کیا تم نمازِ (تہجد) نہیں پڑھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! ہماری جانیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قبضہ میں ہیں جب وہ چاہے گا تو ہم اُٹھ کر پڑھ لیں گے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم واپس تشریف لے گئے اور کوئی بات نہ کی اور میں نے دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اپنی رانوں پر ہاتھ مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے:

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔

(پ ۱۵، الکھف ۵۴)

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث ۵۷۱، ج ۱، ص ۱۶۷)

تسبیحِ فاطمہ کے فضائل

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اَوْرَاد پر ہمیشگی اختیار فرمانے والے اور مشکل وقت کے لئے زادِ راہ جمع کرنے والے تھے۔

اہلِ تصوف فرماتے ہیں: ''تصوف مطلوب کو پانے کے لئے محبوب کی طرف رغبت رکھنے کا نام ہے۔''

﴿218﴾......امیر المؤمنین، مولا مشکل کشا، حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے ابّا جان، حضور رحمتِ دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر کوئی غلام مانگ لائیں کہ وہ کام کاج میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے۔ چنانچہ، شام کے وقت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبیٔ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''بیٹی کیا بات ہے؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صرف اتنا عرض کیا کہ ''سلام کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ اور حیا کی وجہ سے مزید کچھ نہ کہہ پائیں۔ جب گھر لوٹ کر آئیں تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' کہا: ''میں حیا کی وجہ سے حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے کچھ نہ کہہ سکی۔ دوسری شب پھر امیر

المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجھَہُ الْکَرِیْم نے خاتونِ جنت، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو امت کے غمخوار، باذنِ پَرْوَرْدْگار، دو عالم کے مالک و مختار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں گھر کے کام کاج میں سہولت کے لئے ایک غلام مانگنے بھیجا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اب بھی حیا کی وجہ سے سوال نہ کرسکیں۔

(مولیٰ مشکل کشا، شیرِ خدا، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجھَہُ الْکَرِیْم مزید فرماتے ہیں کہ) جب تیسری شام آئی تو ہم دونوں حضور نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! ہمیں کام میں دشواری ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے کوئی غلام مانگ لائیں۔ نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ''جی ہاں یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''صبح وشام 34 مرتبہ اللّٰہ اکبر، 33 مرتبہ سبحان اللّٰہ اور 33 بار الحمد للّٰہ کہو، ہزار 1000 نیکیاں صبح وشام ملیں گی۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں نے اس کو اپنا معمول بنالیا پھر کبھی بھی ترک نہ کیا، ہاں جنگِ صفین کی رات میں اسے پڑھنا بھول گیا تھا لیکن پھر آخر میں مجھے یاد آگیا تھا اور میں نے پڑھ لیا تھا۔'' (السنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب ذلک، الحدیث ١٠٦٥٢، ج٦، ص ٢٠٤)

﴿219﴾......امیر المؤمنین، مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء حضرتِ سیّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کے درمیان بیٹھ گئے پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم اپنے بستر پر لیٹیں تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر کہہ لیں، امیر المؤمنین حضرت سیّدُ ناعلی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں نے یہ وظیفہ کبھی ترک نہیں کیا۔'' تو کسی نے دریافت کیا کہ ''جنگ صفین کی رات بھی اسے ترک نہیں کیا تھا؟'' فرمایا: ''ہاں، صفین کی رات بھی اسے ترک نہیں کیا۔''

(السنن الکبری للنسائی ، کتاب عمل الیوم واللیلۃ ،باب تسبیح والتحمید و التکبیرعند النوم،الحدیث ۱۰۶۵۱، ج۶،ص۲۰۴)

کھانے کا حق:

﴿220﴾......حضرتِ سیّدُ نا ابن اَعْبُدُ علیہ رحمۃ اللہ الصمد بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین، مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء حضرتِ سیّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابن اَعْبُدُ! جانتے ہو کھانے کا حق کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ! آپ ارشاد فرمائیں کھانے کا کیا حق ہے؟'' فرمایا: ''کھانے کا حق یہ ہے کہ کھانا شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تو نے ہمیں رزق عطا فرمایا اس میں ہمارے لئے برکت داخل فرما۔'' راوی کہتے ہیں کہ ''پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''یہ

جانتے ہو کہ کھانا کھانے کے بعد اس کا شکر کس طرح ادا کرنا چاہیے؟'' میں نے عرض کی: ''نہیں، یا امیر المؤمنین آپ ارشاد فرمادیں کہ کس طرح اس کا شکر ادا کیا جائے؟'' فرمایا: '' کھانے کے بعد یہ پڑھا جائے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔''

اس کے بعد امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنی زوجۂ محترمہ اور جانِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی سب سے لاڈلی و پیاری شہزادی، شہزادیٔ کونین، اُمِّ حسنین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کی گھریلو زندگی کے متعلق بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''سنو! میری زوجہ بنتِ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاتھوں میں چکی چلانے کی وجہ سے چھالے اور مَشک اُٹھانے کی وجہ سے بدن پر نشان پڑجاتے اور گھر میں جھاڑو دینے اور چولہے میں آگ جلانے کی وجہ سے کپڑے غبار آلود اور میلے ہوجاتے تھے۔ آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کو ان کاموں کی وجہ سے سخت تکلیف و مشقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک بار جب نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے پاس چند قیدی لائے گئے تو میں نے فاطمہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) سے کہا: ''رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں جاؤ اور کوئی خادم تم بھی مانگ لاؤ تاکہ کام کی مشقت سے نجات پاؤ(1)۔ (المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند علی بن ابی طالب ،الحدیث ۱۳۱۲، ج ۱، ص ۳۲۲)

---

1 ...... کتاب میں یہ روایت یہیں تک نقل کرکے فرمایا'' آگے سابقہ حدیث کی مثل ہے''، لیکن ہم نے پڑھنے والوں کے ذوق کے لئے اس سابقہ روایت کے بقیہ حصے کو دوبارہ درج کردیا ہے۔

چنانچہ، شام کے وقت حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو سرکارِ دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''بیٹی کیا بات ہے؟'' حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صرف اتنا عرض کیا کہ ''سلام کے لئے حاضر ہوئی تھی اور حیا کی وجہ سے اور کچھ نہ کہہ پائیں، جب گھر لوٹ کر آئیں تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' فرمایا: ''میں حیا کی وجہ سے نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے کچھ نہ کہہ سکی۔ دوسری شب پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاتونِ جنت، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں گھر کے کام کاج میں سہولت کے لئے ایک نوکر مانگنے بھیجا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اب بھی حیا کی وجہ سے سوال نہ کرسکیں۔ (حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ) جب تیسری شام آئی تو ہم دونوں نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! ہمیں کام میں دشواری ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے کوئی خادم مانگ لائیں، نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''صبح وشام 34 مرتبہ اللّٰہ اکبر، 33 مرتبہ سبحان اللّٰہ اور 33 بار الحمد للّٰہ کہو، ہزار 1000 نیکیاں صبح وشام ملیں گی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں: ''اس کے بعد میں نے اس کو اپنا معمول بنالیا پھر کبھی بھی ترک نہ کیا ہاں جنگِ صفین کی رات میں اسے پڑھنا بھول گیا تھا لیکن پھر آخر میں مجھے یاد آ گیا تھا اور میں نے پڑھ لیا تھا۔''

کسبِ حلال کے لئے محنت و مزدوری:

امیر المؤمنین، مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے جب زندگی میں سختی وجد وجہد کو لازم کرلیا تو مخلوق سے منہ موڑ کر کسب حلال اور محنت میں مصروف ہوگئے۔ کہا گیا ہے کہ ''تصوف اسباب پر بھروسہ نہ کرنے اور تقدیر کی طرف نظر کرنے کا نام ہے۔''

﴿221﴾......حضرت سیِّدُ نا مجاہد علیہ رحمۃ اللہ الواحد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم عمامہ باندھے ہمارے پاس تشریف لائے اور بتانے لگے کہ ''ایک مرتبہ مدینۃ المنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًاوَّتَکْرِیْمًا میں مجھے سخت بھوک محسوس ہونے لگی تو میں مزدوری کی تلاش میں مدینہ کے گردونواح کی طرف نکل گیا وہاں میں نے ایک عورت دیکھی جس نے مٹی کا ایک ڈھیر جمع کیا ہوا تھا جسے وہ پانی سے تر کرنا چاہتی تھی میں نے ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور مزدوری طے کی اور سولہ ڈول کھینچے یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے میں نے ہاتھ دھوئے پھر اس عورت کے پاس آیا اور کہا کہ ''بس مجھے اتنا کافی ہے، راوی نے اس مقام پر پہنچ کر اپنے ہاتھ پھیلائے اور پھر اکٹھے کر لئے، تو اس عورت نے مجھے سولہ 16 کھجوریں گن کر دیں، میں انہیں لے کر نبیٔ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بتایا پھر میں

نے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے مل کر وہ کھجوریں تناول فرمائیں۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند علی بن ابی طالب ،الحدیث ۱۱۳۵، ج۱،ص۲۸۶)

ایک روایت میں ہے کہ ''میں نے سولہ یا سترہ ڈول نکالے پھر اپنے ہاتھ دھوئے اور وہ کھجوریں لے کر نبیٔ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے میرے لئے کلماتِ خیر کہے اور دعا فرمائی۔''

﴿222﴾...... حضرت سیِّدُنا مجاہد علیہ رحمۃ اللہ الواحد سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں ایک باغ میں گیا، اُس کے مالک نے کہا کہ ''ہر ڈول پر ایک کھجور کے بدلے میرے اس باغ کو سیراب کردو۔ میں نے کچھ ڈول نکالے اور اس کے بدلے میں کھجوریں وصول کیں جن سے میری ہتھیلی بھر گئی پھر میں نے کچھ پانی پیا اور کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم میں حاضر ہو گیا اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ مل کر کھجوریں تناول کیں۔''

(الزھدللامام احمدبن حنبل،زھدامیرالمؤمنین علی بن ابی طالب،الحدیث ۷۰۱،ص۱۵۷)

شیرِ خدا رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دنیا سے بے رغبتی

امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم لوگوں کے درمیان نیکوں اور زاہدوں کی زینت سے مزین تھے۔

﴿223﴾...... حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے

فرمایا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر پسندیدہ زینت سے اس نے کسی کو آراستہ نہیں کیا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نیک لوگوں کی زینت ہے یعنی دنیا سے بے رغبتی پس اب دنیا کو تجھ سے کوئی مطلب نہ تمہیں اس سے کوئی سروکار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے مساکین کی محبت عطا فرمائی لہٰذا تم ان کے پیروکار اور وہ تمہارے امام ہونے پر راضی ہیں۔'' (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب جامع فی مناقب علی، الحدیث ۱۴۷۰۳، ج۹، ص ۱۶۱، بتغیرٍ)

دنیا کی مذمت:

﴿224﴾...... حضرت سیِّدُنا علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''بروزِ قیامت دنیا حسین وجمیل صورت میں آئے گی اور عرض کرے گی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنا کوئی ولی عطا فرما، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جا تیری کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی میری بارگاہ میں کوئی مقام ہے کہ میں تجھے اپنا کوئی ولی عطا کروں۔ چنانچہ، اسے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

نگاہِ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دنیا کی حقیقت:

امیر المؤمنین، مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم تارکِ دنیا تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دنیا کی حقیقت سے پردہ اُٹھ گیا، ہدایت وبصارت نصیب ہوئی اور ضلالت وگمراہی دور ہوئی۔

﴿225﴾......امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص دنیا میں زُہد اختیار کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے علم لدُنی سے نوازتا اور بغیر کسی واسطہ کے ہدایت عطا فرماتا ہے، نورِ بصیرت عطا فرماتا اور ضلالت و گمراہی سے بچاتا ہے۔''

مَعْرِفَتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ

امیر المؤمنین، مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم معرفتِ باری تعالٰی کے علوم بھی جانتے تھے اور آپ کا سینہ عرفان الٰہی کا گنجینہ تھا۔ منقول ہے کہ ''تصوف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے حجابات اٹھنے کا نام ہے۔''

﴿226﴾......حضرتِ سیّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مولا مشکل، شہنشاہِ اولیاء حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے زَید بن صُوحَان کی طرف پیغام بھیجا تو اُنہوں نے کہا: ''اے امیر المومنین! میں یہ نہیں جانتا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ذات خداوندی عَزَّوَجَلَّ کے عالم ہیں لیکن یہ ضرور جانتا ہوں کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سینۂ مبارکہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بہت زیادہ عظمت ہے۔''

توحیدِ باری تعالٰی پر شاندار گفتگو:

﴿227﴾......حضرت سیّدُنا نعمان بن سعد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں دارالامارت کوفہ میں امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے گھر میں تھا

کہ نُوف بن عبداللہ آئے اور عرض کی: ''اے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! دروازے پر چالیس افراد پر مشتمل یہودیوں کا وفد حاضر ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں بلوایا، جب وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے تو عرض کی: ''اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! آسمانوں میں جو تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ہے ہمیں اس کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیسا ہے؟ کیسا تھا؟ کب سے ہے؟ اور کہاں پر ہے؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اے یہودیو! سنو! اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تم کسی اور سے سوال کروگے یا نہیں، بے شک میرا رب عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جو اَزَل سے ہے اس سے پہلے کچھ نہ تھا جس سے اس کا آغاز ہوتا، نہ وہ کسی شی سے بنا ہے، وہ ہماری عقل وفہم سے بالاتر ہے۔ اس کا جسم نہیں جو کسی مکان کو گھیر سکے، نہ وہ پردے میں چھپا ہے کہ اس کا احاطہ کیا جاسکے، وہ حادث بھی نہیں ہے یعنی ایسا نہیں کہ وہ پہلے نہیں تھا بعد میں ہوا بلکہ وہ تو اس سے بھی پاک ہے کہ دیگر اشیاء کی طرح اس کی کیفیت بیان کی جائے کہ وہ ایسا تھا، بلکہ وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا، زمانہ کی تبدیلی اور ہر آن کے بعد نئی آن کے وجود سے اس کی ذات و وُجود پر کوئی اثر نہیں، خیالی تصاویر سے اس کی صفت کیونکر بیان ہوسکتی ہے۔ اور فصیح وبلیغ زبانوں سے بھی کماحقّہ اس کی تعریف کیونکر ممکن ہوسکتی ہے؟

اس کی شان یہ نہیں کہ چیزوں کے اندر پایا جائے کہ کہنا پڑے کہ وہ سب چیزوں سے جدا ہے اور نہ ہی وہ اشیاء سے جدا ہے جو کہا جائے کہ وہ ان چیزوں میں پایا جاتا ہے۔ وہ اشیاء سے نہیں کہ کہا جائے ان سے جدا ہوگیا، نہ ہی وہ ان اشیاء سے بنا ہے کہ کہا جائے وہ بن گیا؟ بلکہ وہ کیفیت سے پاک ہے، شہ رگ سے زیادہ قریب اور وہ ہر قسم کی مشابہت سے

بہت بعید ہے، اس کے بندوں کا کوئی لمحہ، کسی لفظ کی بازگشت، ہَوا کا کوئی جھونکا، کسی قدم کی آہٹ انتہائی تاریک رات میں بھی اس سے پوشیدہ نہیں، چمکتے چاند کی روشنی اس پر چھا نہیں سکتی، سورج کے روشن ہالہ کی کوئی کرن اس سے باہر نہیں، نہ ہی آنے والی رات کا متوجہ ہونا اور جانے والے دن کا پھرنا اُس پر مخفی ہے بلکہ وہ کائنات کی ہر شَی کا احاطہ کئے ہوئے ہے، وہ ہر مکان، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر مدت سے باخبر ہے، انتہائیں تو مخلوق کے لئے ہوتیں ہیں اور حدیں اس کے غیر کی طرف منسوب ہیں۔ اشیاء خود بخود پیدا نہیں ہوتیں اور نہ پہلے زمانے کے ساتھ متصف ہوتی ہیں کہ ان کے اول وقت کو ابتداء قرار دیا جائے، بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو چاہا پیدا فرمایا اور ان کو تخلیق وافزائش بخش دی اور جیسی چاہی صورت بخشی اور کیا ہی حسین صورتیں بنائیں، وہ اپنی بلندی و بزرگی میں یکتا ہے اور کوئی شَی اس کے مقابل نہیں اور نہ ہی مخلوق کا اطاعت کرنا اس کو نفع پہنچا سکتا ہے۔ وہ دعا کرنے والوں کی دعا قبول فرماتا ہے، زمین وآسمان اس کے عبادت گزار فرشتوں سے بھرے پڑے ہیں، مُردوں اور زندوں کے بارے میں بھی علم رکھتا ہے، بلند آسمانوں، ساتوں زمین نیز ہر چیز کے متعلق علم رکھتا ہے، کثیر آوازوں کا جمع ہونا اسے متحیر نہیں کرتا اور نہ ہی کثیر زبانوں کا سننا اسے کسی ایک سے مشغول کرتا ہے، وہ مختلف آوازوں کو سننے والا اور بغیر اعضاء و جوارح انہیں جواب دینے والا، مدبّر، بصیر، تمام اُمور کا جاننے والا اور خود زندہ اوروں کو قائم رکھنے والا ہے۔

پاک ہے وہ جس نے بغیر اعضاء وبغیر ہونٹ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام فرمایا اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ ہمارا خدا محدود ہے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حقیقت سے نابلد ہے اور جو یہ کہے کہ مکانات اس کا احاطہ کئے ہوئے ہیں تو وہ فساد

میں ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تو ہر جگہ کو محیط ہے، پس اگر تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ایسی صفات بیان کرنے سے باز نہیں آتا جو اس کی شان کے لائق نہیں تو حضرتِ سیِّدُنا جبریل، میکائیل اور اسرافیل عَلَیْھِمُ السَّلَام کی توصفت بیان کرکے دِکھا جو اس کی مخلوق ہیں حالانکہ تو اس سے بھی عاجز ہے تو پھر خالق و معبود عَزَّوَجَلَّ کی صفت کا کیسے اِدراک کرسکتا ہے جسے نہ اُونگھ آئے نہ نیند؟ زمین وآسمان پر اُسی کی بادشاہت ہے اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔''

﴿228﴾...... حضرت سیِّدُنا ابو الفُرَج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں بچپن میں مَر جاؤں جنت میں داخل ہو جاؤں اور بڑا ہو کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی معرفت نہ حاصل کر پاؤں۔''

اہل ایمان سے محبت:

﴿229﴾...... حضرت سیِّدُنا عمر بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''لوگوں کا سب سے بڑا خیر خواہ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ معرفت رکھنے والا وہ شخص ہے جو لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہُ کہنے والوں (یعنی مسلمانوں) سے ان کے ایمان کی وجہ سے محبت رکھتا اور ان کی تعظیم کرتا ہے۔''

صبر، یقین، جہاد اور عدل کے شعبے:

﴿230﴾...... حضرت سیِّدُنا جُلاس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کرم کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک

خُزاعی شخص آیا اور عرض کی: ''یاامیر المومنین! کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے اسلام کی تعریف سماعت کی ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''ہاں، میں نے نبیِّ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''(عمل کے اعتبار سے) اسلام کی بنیاد چار اَرکان پر ہے۔ صبر، یقین، جہاد اور عدل۔ پھر صبر کے چار شعبے ہیں: (۱)...... جنت کا شوق (۲)...... جہنم کا خوف (۳)...... دنیا سے بے رغبتی (۴)...... موت کا انتظار، لہٰذا جو جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ شہوات سے خود کو بچاتا ہے اور جسے جہنم کا ڈر ہوتا ہے وہ حرام کاموں سے باز رہتا ہے، دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے کے لئے مصیبتوں پر صبر کرنا آسان ہوتا ہے اور جو شخص موت کا منتظر ہوتا ہے وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرتا ہے۔

اور یقین کے بھی چار شعبے ہیں: (۱)...... فہم وفراست (۲)...... علم ومعرفت (۳)...... عبرت ونصیحت اور (۴)...... اتباعِ سنت، تو جس نے فہم وفراست کو پالیا اس نے علم ومعرفت کو حاصل کرلیا اور جس نے علم ومعرفت کو حاصل کرلیا اس نے عبرت ونصیحت سے فائدہ اٹھالیا اور جس نے عبرت ونصیحت پائی اس نے اتباع سنت کی اور جس نے سنت کی اتباع کی گویا کہ وہ اولین میں شامل ہوگیا۔

پھر فرمایا کہ جہاد کے بھی چار (4) شعبے ہیں: (۱)...... نیکی کی دعوت دینا۔ (۲)...... برُائی سے منع کرنا (۳)...... ہر حال میں سچائی پر قائم رہنا اور (۴)...... نافرمانوں سے نفرت کرنا۔ لہٰذا جس نے نیکی کا حکم دیا اس نے مؤمن کی پیٹھ مضبوط کی، جس نے برائی سے منع کیا اس نے منافق کی ناک خاک میں ملادی، جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے اپنا

فریضہ ادا کردیا اور اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے فرمانوں سے بغض رکھا اور نفرت کی اس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے غصہ کیا (یعنی اس کی نافرمانیوں کی وجہ سے اس نافرمان و گنہگار کو چھوڑے رکھا) اور جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے غصہ کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی اس کے لئے غضب فرمائے گا۔

مزید ارشاد فرمایا: ''عدل کے بھی چار (4) شعبے ہیں: (۱)...... تحقیق کرنا (۲)...... زیورِ علم سے خود کو آراستہ کرنا (۳)...... احکام شرع کو جاننا اور (۴)...... باغِ حلم میں رہنا، پس جس نے تحقیق سے کام لیا اس نے حسن و جمالِ علم کو روشن کردیا، جس نے باغِ علم کو سیراب کیا اس نے شریعت کے احکام جان لئے اور جس نے شریعت کے احکام معلوم کر لئے وہ حلم وبردباری کے باغات میں داخل ہو گیا اور جو شخص گلستانِ حلم میں داخل ہوتا ہے وہ کسی معاملے میں کوتاہی نہیں کرتا بلکہ لوگوں میں یوں زندگی بسر کرتا ہے کہ لوگ اس سے راحت و آرام پاتے اور خوش ہوتے ہیں۔'' (شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة، باب جماع الكلام فى الايمان، الحديث ٥٧٠، ج١، ص ٧٤١)

موت، انسان کی محافظ:

﴿231﴾...... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابی کثیر علیہ رحمۃ اللہ الکبیر سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے عرض کی گئی: ''کیا ہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت نہ کریں؟'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''انسان کی محافظ اس کی موت ہے۔'' (جامع معمر بن راشد مع مصنف عبد الرزاق، كتاب الجامع، باب القدر، الحديث ٢٠٢٦٥، ج١٠، ص١٥٤، مفهوماً)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ایسی اور بھی عمدہ باتیں اور باریک ودلچسپ نکات منقول ہیں جو محفوظ نہ رہے۔''

فرامینِ مولا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿232﴾...... حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن ابی حازِم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''عمل سے بڑھ کر اس کی قبولیت کا اہتمام کرو اس لئے کہ تقوی کے ساتھ کیا گیا کوئی تھوڑا عمل بھی بہت ہوتا ہے اور جو عمل مقبول ہو جائے وہ کیونکر تھوڑا ہوگا۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، ج ۴۲، ص ۵۱۱، تاریخ الخلفاء للسیوطی، علی بن ابی طالب، فصل فی نبذ من اخبار ...... الخ، ص ۱۸۱)

اصل بھلائی کیا ہے؟

﴿233﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبدِ خیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''بھلائی یہ نہیں کہ تجھے کثیر مال واولاد حاصل ہو جائے بلکہ بھلائی یہ ہے کہ تیرا علم کثیر ہو اور حلم بھی عظیم ہو اور عبادت اتنی زیادہ کرے کہ جس پر فخر کر سکے۔ جب تُو نیکی کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالائے اور اگر گناہ میں پڑ جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی بخشش طلب کرے۔ اور دنیا میں بھلائی اس آدمی کو حاصل ہوتی ہے جو گناہ ہو جانے کی

صورت میں توبہ کر کے اس کا تدارک (اصلاح) کر لیتا ہے یا وہ شخص جو نیکیاں کرنے میں جلدی کرتا ہے اور تقوٰی و پرہیز گاری سے کیا گیا کوئی عمل بھی قلیل نہیں ہوتا اور جو عمل مقبول ہو جائے وہ کیونکر قلیل ہوگا۔''

(الزھد الکبیر للبیھقی، فصل فی قصر الأمل و المبادرۃ العمل......الخ، الحدیث ۷۰۸، ص ۲۷٦، مختصرًا)

پانچ عمدہ باتیں:

﴿234﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابو زُغَل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''میری پانچ باتیں یاد رکھو (اور یہ ایسی عمدہ و نایاب باتیں ہیں کہ) اگر تم اُونٹوں پر سوار ہو کر انہیں تلاش کرنے نکلو گے تو اُونٹ تھک جائیں لیکن یہ باتیں نہ مل پائیں گی: (۱)...... بندہ صرف اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھے۔ (۲)......اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا رہے۔ (۳)...... جاہل علم کے بارے میں سوال کرنے سے نہ شرمائے۔ (۴)......اور اگر عالم کو کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو (ہرگز نہ بتائے اور لاعلمی کا اظہار اور صاف انکار کرتے ہوئے) ''**وَاللّٰہُ اَعْلَمُ** عَزَّوَجَلَّ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے زیادہ علم والا ہے۔'' کہنے سے نہ گھبرائے اور (۵)......ایمان میں صبر کی وہ حیثیت ہے جیسی جسم میں سر کی اس کا ایمان (کامل) نہیں جو بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے۔''

(شعب الإیمان للبیھقی، باب فی الصبر علی المصائب، الحدیث ۹۷۱۸، ج۷، ص ۱۲٤، بتغیرٍ قلیلٍ)

لمبی امیدوں کا نقصان:

﴿235﴾......حضرتِ سیِّدُنا مہاجر بن عمیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''میں دو چیزوں سے بہت زیادہ خوف زدہ رہتا ہوں۔(۱)......خواہش کی پیروی اور(۲)......لمبی امیدیں۔ خواہش کی پیروی سے تو اس لئے خوف آتا ہے کہ یہ حق قبول کرنے میں رکاوٹ بن جاتی اور اس پر عمل کرنے سے روکتی ہے اور لمبی امیدوں سے خوف زدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ آخرت بھلا دیتی ہیں۔ خبردار! دنیا پیٹھ پھیرے جا رہی ہے اور آخرت ہمارا رُخ کئے ہمارے قریب آ رہی ہے۔ ان دونوں (دنیا و آخرت) کے اپنے اپنے بیٹے (یعنی چاہنے والے) ہیں لیکن سنو! تم آخرت کے بیٹے (یعنی چاہنے والے) بنو اور دنیا کے بیٹے (یعنی چاہنے والے) نہ بنو۔ اس لئے کہ آج (یعنی دنیا) عمل کا دِن ہے، یہاں حساب نہیں ہے اور کل (یعنی آخرت) حساب کا دِن ہے وہاں عمل کا موقع نہیں ملے گا۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ، الحدیث ۶۹۳ ،ص ۱۵۶ ،مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام علی بن ابی طالب ، الحدیث ۱ ،ج۸ ،ص ۱۵۵)

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے صبح و شام:

﴿236﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابو اَرَاکَہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم

صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد آفتاب کے ایک نیزہ بلند ہونے تک اسی جگہ افسردہ حالت میں تشریف فرما رہے، پھر فرمانے لگے کہ ''میں نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے اصحاب کو دیکھا ہے، لیکن تم میں سے کوئی بھی ان کے مشابہ نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ صبح اس حال میں کرتے کہ بال بکھرے ہوتے، بدن گرد آلود اور چہرہ زرد ہوتا تھا ایسے لگتا جیسے لوگ ان کے سامنے تعزیت کرنے کے لئے جمع ہیں اور رات تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے اپنے قدموں اور پیشانیوں کے بل بسر کرتے۔ جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تو اس طرح جھومتے جس طرح آندھی میں درخت جھومتا ہے۔ پھر ان کی آنکھیں اس قدر آنسو بہاتیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ان کے کپڑے بھیگ جایا کرتے اور اب تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! لوگ غفلت میں رات گزارتے ہیں۔''

(صفۃ الصفوۃ ،ابو الحسن علی بن ابی طالب ،ج۱،ص۱۷۳،بتغیرٍ قلیلٍ)

گمنام بندوں کے لئے خوشخبری:

﴿237﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گمنام بندوں کے لیے خوشخبری ہے! وہ بندے جو خود تو لوگوں کو جانتے ہیں لیکن لوگ انہیں نہیں پہچانتے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (جنت پر مقرر فرشتے) حضرتِ سیِّدُنا رِضوان عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی پہچان کرادی ہے یہی لوگ ہدایت کے روشن چراغ ہیں۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام تاریک فتنے اُن پر ظاہر فرما دیئے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں اپنی رحمت (سے جنت) میں داخل فرمائے گا۔ یہ شہرت چاہتے ہیں نہ ظلم کرتے ہیں اور نہ ہی ریاکاری میں

پڑتے ہیں۔'' (الزھد لھناد بن السری ،باب الریاء ،الحدیث ۸۶۱، ج۲، ص۴۳۷ ،مصنف ابن ابی شیبۃ ، کتاب الزھد، کلام علی بن ابی طالب ،الحدیث ۳، ج۸، ص۱۵۵)

کامل فقیہ کون؟

﴿238﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عاصم بن ضَمُرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے فرمایا: ''سنو! کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مایوس نہ کرے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بے خوف نہ ہونے دے، اُس کی نافرمانی کی رُخصت نہ دے اور قرآنِ حکیم چھوڑ کر کسی اور چیز میں رغبت نہ رکھے، بغیر علم کے عبادت، بغیر فہم کے علم اور بغیر غور وفکر اور تدبر کے تلاوتِ قرآن میں کوئی بھلائی نہیں۔''

(سنن الدارمی ،المقدمۃ ،باب من قال:الخشیۃ وتقوی اللہ ، الحدیث۲۹۷/ ۲۹۸، ج۱، ص۱۰۱)

﴿239﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عَمرو بن مُرَّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! علم کے سرچشمے، رات کے چراغ (یعنی راتوں کو جاگ کر علم حاصل کرنے والے)، بوسیدہ لباس اور پاکیزہ دل والے بن جاؤ اِس کے سبب آسمانوں میں تمہارے چرچے ہوں گے اور زمین میں تمہارا ذکر بلند ہوگا۔''

(سنن الدارمی، المقدمۃ، باب العمل بالعلم وحسن النیۃ فیہ، الحدیث ۲۵۶، ج۱، ص۹۲، بتغیرٍ، روی عبد اللہ بن مسعود)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رِقّت انگیز بیانات

﴿240﴾......حضرتِ سیِّدُنا بکُر بن خلیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم بچھڑے کی طرح بے تابی سے روؤ، کبوتر کی طرح گڑ گڑاؤ، راہبوں کی طرح گوشہ نشین ہو جاؤ، اپنی اولاد و مال چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بلند مرتبہ میں اس کا قرب پانے یا اپنے گناہوں کو جنہیں کِراماً کاتِبِیْن نے گن رکھا ہے بخشوانے کے لئے چل پڑو تو یہ سب اس عظیم و کثیر ثواب کے مقابلے میں بہت تھوڑا ہے جو میرے گمان کے مطابق تمہارے لیے مقرر ہے۔ بہر حال میں تمہیں اس کے دردناک عذاب سے ڈراتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تمہاری آنکھیں اس کے خوف اور اس سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہائیں پھر تم رہتی دنیا تک جیو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں ایمان کی نعمت سے نواز کر اس کے سبب جو تمہارے لئے بڑے بڑے انعامات رکھے ان کے لئے تم اعمالِ صالحہ کر کے، مشقتیں سہہ سہہ کے کوئی کسر باقی نہ چھوڑو اور تاقیامت نیک اعمال پر قائم رہو پھر بھی تم اپنے عمل کی بدولت جنت کے حق دار نہیں بن سکتے۔ ہاں مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تم رحم کئے جاؤ گے اور تم میں انصاف کرنے والے اس کی جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں توبہ کرنے والے عبادت گزاروں میں شامل فرمائے۔''

﴿241﴾......حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین، مولیٰ

مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم ایک جنازہ میں شریک ہوئے تدفین کے بعد میت کے ورثاء پر گریہ طاری ہوگئی اور وہ رونے لگے، تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ”تم کیوں روتے ہو؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم ان احوال کا مشاہدہ کرلیتے جن کا مشاہدہ میت نے کیا ہے تو تم اس مردے کو بھول جاتے (اور اپنے آپ پر روتے) یاد رکھو! موت تمہارے پاس آتی رہے گی یہاں تک کہ تم میں کوئی ایک بھی زندہ نہ رہے گا۔ اتنا بیان کرنے کے بعد حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہارے لئے بہت سی مثالیں بیان فرمائیں اور تمہاری موت کا وقت مقرر کر رکھا ہے۔ اس نے تمہیں ایسے کان عطا کئے ہیں کہ وہ جو سن لیتے ہیں اسے یاد کر لیتے ہیں۔ اور ایسی آنکھیں بخشیں ہیں کہ جس چیز کو ان آنکھوں سے دیکھ لیا جاتا ہے وہ واضح ہو جاتی ہے۔ اس نے تمہیں ایسے دِل بھی دیئے ہیں جو معاملات کو سمجھ لیتے ہیں بے شک اُس نے تمہیں بے مقصد پیدا نہیں فرمایا بلکہ کامل نعمتوں اور عمدہ اشیاء کے ساتھ تمہیں عزّت بخشی، تمہارے لئے ہر چیز کی مقدار مقرر فرمائی اور تمہارے اعمال کے مطابق جزاء مقرر فرمائی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! اسے پانے کی کوشش کرو! خواہشات کا دم توڑنے والی موت سے ہمکنار ہونے سے پہلے پہلے (نیک) عمل کے ذریعے اس کے لئے تیاری کرو کیونکہ دنیا کی نعمتیں عارضی وفانی ہیں۔ اس کی آفتوں سے نہ کسی متکبر ومغرور کا غرور بچا سکتا ہے تو نہ ہی کسی اَفواہ ساز کی بات اور نہ باطل وناحق کی طرف میلان رکھنے والے کسی شخص کا سہارا امن دے سکتا ہے کہ جو مشکل وقت میں ساتھ چھوڑ دیتا اور ہر وقت شہوت میں بدمست ہو کر خود فریبی کا

شکار رہتا ہے۔اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندو! آیات واحادیث سے عبرت ونصیحت حاصل کرو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرو! وعظ ونصیحت سے نفع حاصل کرو! موت تم میں اپنے پنجے گاڑ چکی اور تمہیں مٹی کے گھر سے ملا کر رہے گی پھر صور پھونکنے کے ساتھ ہی قبروں سے اُٹھنے، میدان محشر کی طرف ہانکے جانے اور حساب کے لئے **اللہ** جبار وقہار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے والے ہولناک قسم کے اُمور پیش آنے والے ہیں اور یہ وہ دن ہے جب ہر نفس کے ساتھ ہانکنے والا ہوگا جو اسے میدان محشر کی طرف لے جائے گا اور ایک گواہ ہوگا جو اس کے اعمال کی گواہی دے گا۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ (پ ۲۴، الزمر ۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین جگمگا اُٹھے گی اپنے رب کے نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اُس کی امت کے اُن پر گواہ ہوں گے اور لوگوں میں سچّا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔

اس دن تمام شہر تھرّا اُٹھیں گے، منادی ندا دے گا، وہ دن ملاقات کا دن ہوگا، پنڈلی سے پردہ اُٹھ جائے گا، سورج بے نور ہو جائے گا، دَرِندے محشر میں جمع کئے جائیں گے، راز ظاہر ہو جائیں گے، بدکاروں کے لئے ہلاکت کا دن ہوگا، دل کانپ اُٹھیں گے، اہلِ جہنم کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پھٹکار ہوگی، جہنم ان پر اپنے آنکڑے اور ناخن نکال لے گی اور ان پر چیخے چلائے گی، اس کی آگ کو ہوا مزید بھڑکائے گی، اس میں رہنے والے سانس نہ لے سکیں گے نہ ان پر موت طاری ہوگی اور نہ ان کی تکلیفیں ختم ہوں گی ان

کے ہمراہ فرشتے ہوں گے جو انہیں جہنم میں داخلے اور کھولتے پانی کی خوشخبری سنائیں گے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دیدار سے محروم نیز اس کے اولیاء کرام رحمہم اللہ السلام سے دور ہوں گے اور جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اس شخص کی طرح ڈرو جو ڈرا اور عاجزی اختیار کی، خوفزدہ ہوا اور کوچ کے لئے چل پڑا محتاط نظروں سے دیکھا تو کانپ اُٹھا، تلاش میں نکلا تو نجات کے لئے بھاگ پڑا، قیامت کی تیاری کے لئے زادِراہ کمر پر رکھ لیا اور یاد رکھو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انتقام کے لئے کافی، ہر عمل کو دیکھنے والا، اعمال نامے کے لئے مضبوط فریق اور حجت کے لئے کافی، جنت کا ثواب دینے میں اور جہنم کا عذاب دینے میں بھی کافی ہے، میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اور تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

(صفة الصفوة ،ابوالحسن علی بن ابی طالب ،کلمات منتخبة من کلامه و مواعظه ،ج ۱، ص ۱۷۱۔۱۷۲ ،مختصر)

نَوْف بِکَالی علیہ رحمۃ الوالی کو نصیحت:

﴿242﴾...... حضرتِ سیِّدُنا نَوْف بِکَالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی سے مروی ہے کہ ایک رات امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم باہر نکلے اور ستاروں کی طرف دیکھنے لگے پھر فرمایا: ''اے نوف! سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''یا امیر المومنین! جاگ رہا ہوں، فرمایا: ''اے نوف! دنیا میں زُہد اِختیار کرنے اور آخرت میں رغبت رکھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے (رہنے کے لئے بلند و بالا مکانات تعمیر کرنے کے بجائے خالی) زمین کو اختیار کیا، اس کی خاک کو

اپنا بچھونا بنالیا اور اس کے پانی کو خوشبو تصور کرلیا، تلاوتِ قرآنِ پاک اور دُعا کو اپنی پہچان اور شعار بنالیا، دنیا سے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح کنارہ کشی اختیار کررکھی۔

اے نوف! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ''بنی اسرائیل کو حکم فرمادو کہ وہ پاکیزہ دل، جھکی نگاہ اور (ظلم سے) پاک وصاف ہاتھ لے کر میرے گھر (یعنی مسجد) میں داخل ہوں اس لئے کہ میں ان میں سے کسی ایسے کی دُعا قبول نہیں کروں گا جس نے میرے کسی بندے پر ظلم کیا ہوگا۔

اے نوف! شاعر، نجومی، (ظالم) پولیس والا، جھوٹی خبریں دینے والا اور ٹیکس لینے والا نہ بننا۔ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رات کے کسی وقت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''یہ وہ گھڑی ہے جس میں بندہ جو دعا مانگتا ہے قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ نجومی، (ظالم) پولیس والا، جھوٹی خبریں پھیلانے والا، ٹیکس لینے والا اور گانے بجانے والا نہ ہو۔'' (تاریخ بغداد، الرقم ۳۶۰۸ جعفر بن مبشر، ج۷، ص ۱۷۳، مختصرا، تفسیر القرطبی، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ ۱۸۶، ج ۱، الجزء الثانی، ص ۲۳۹۔۲۴۰)

عالم، طالب علم اور جاہل:

﴿243﴾...... حضرتِ سیِّدُنا کُمَیْل بن زیاد علیہ رحمۃ رب العباد سے مروی ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک قبرستان کے کنارے چلنے لگے یہاں تک کہ جب ہم ایک کھلے میدان میں پہنچے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ بیٹھ کر سانس لینے لگے۔ پھر کچھ دیر بعد فرمانے لگے: ''اے کُمَیْل بن

زیاد! دِل باتوں کو محفوظ رکھتے ہیں، اِن میں بہترین دل وہ ہے جو بات کو اچھی طرح یاد رکھے۔ یہ بات یاد رکھو! کہ لوگوں تین طرح کے ہوتے ہیں۔(۱)......عالمِ رَبّانی (۲)......راہِ نجات پر چلنے والا طالبِ علمِ دِین اور (۳)......وہ بے وقوف اور جاہل لوگ جو ہر سنی سنائی بات کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں، ہر ہوا کے ساتھ بدل جاتے ہیں، نورِ علم سے اپنے قلب و باطن کو روشن کرنے سے محروم رہتے اور کسی مضبوط ستون کو ذریعۂ حفاظت نہیں بناتے ہیں۔

علم مال سے بہتر ہے۔علم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تجھے حفاظت کرنی پڑتی ہے۔علم پھیلانے سے بڑھتا ہے جبکہ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے۔ عالم سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ عالم علم کی بدولت اپنی زندگی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت بجالاتا ہے۔ عالم کے مرنے کے بعد بھی اس کا ذکرِ خیر باقی رہتا ہے جب کہ مال کا فائدہ اس کے زوال کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اور یہی معاملہ مالداروں کا ہے کہ دنیا میں مال ختم ہوتے ہی ان کا نام تک مٹ جاتا ہے اس کے برعکس علماء کا نام رہتی دنیا تک باقی رہتا ہے۔ مالداروں کے نام لینے والے کہیں نظر نہیں آتے جبکہ علماء دین کی عزت اور مقام ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں قائم رہتا ہے۔ ہائے افسوس! پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہاں ایک علم ہے، کاش! تم اُسے اس کے اُٹھانے والوں تک پہنچادو، ہاں تم اسے سمجھنے والے کو پہنچادو گے جس پر اطمینان نہیں رہا، دِین کو دنیا کے لئے استعمال کیا جارہا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لکھے کے مطابق اس کی حجتوں کے ساتھ اور اس کے بندوں پر اس کی نعمتوں کے ساتھ اس کو غلبہ ملے گا یا اہلِ حق کی اتباع میں بھی احیائے علمِ دین کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

ایسے علم والے کے دل میں شک جگہ بنالیتا ہے جس کے نتیجے میں نہ اسے کامیابی ملتی ہے اور نہ ہی وہ کامیاب ہوتا ہے جسے یہ علم سکھاتا ہے۔ وہ لذات وخواہشات میں مُنْہمِک رہتا ہے۔شہوات کی زنجیروں میں جکڑا ہوتا ہے یا مال ودولت کے جمع کرنے میں لگا رہتا ہے اور یہ دونوں شخص دین کی طرف بلانے والے نہیں ان دونوں کی مثال تو چرنے والے جانور ہیں۔اس طرح علم بھی ایسے لوگوں کے ساتھ مرجاتا ہے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ زمین **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حق کو دلائل کے ساتھ قائم کرنے والوں سے کبھی خالی نہیں ہوتی تاکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حجتیں اور اس کے واضح دلائل ضائع نہ ہوجائیں۔ایسے نفوسِ قدسیہ کی تعداد بہت کم ہوتی ہے لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ان کی قدرومنزلت بہت زیادہ ہے۔ان کے ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی حجتوں کا دِفاع فرماتا ہے یہاں تک کہ پھر ان کی مثل لوگ آکر ان کی جگہ یہ فریضہ انجام دیتے ہیں اور وہ ان کے دلوں میں شجرِ حق کی آبیاری کرتے ہیں پھر حقیقی علم ان کے پاس آتا ہے جس سے عیش پرست لوگ کنارہ کشی کرتے ہیں۔جب کہ یہ لوگ تیزی سے اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور جن چیزوں سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے اُنہیں اس سے اُنسیت حاصل ہوتی ہے۔

ان کے جسم تو دنیا میں ہوتے ہیں لیکن ان کی روحیں اعلیٰ مناظر کے ساتھ معلق ہوتی ہیں۔یہی لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے شہروں میں اس کے نائب اور اس کے دین کی دعوت دینے والے ہیں۔آہ! آہ! ان کی زیارت کا کس قدر شوق ہے! میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اپنی اور تمہاری بخشش کا سوال کرتا ہوں۔اب اگر تم چاہو تو کھڑے ہوجاؤ۔‘‘

(تاریخ بغداد ،الرقم۳۴۱۳اسحاق بن محمدبن احمدبن اَبان، ج۶،ص۳۷۶،مختصر،صفة الصفوة، ابو الحسن علی بن ابی طالب ، کلمات منتخبة من کلامه و مواعظه ،ج۱،ص۱۷۲ـ۱۷۳)

علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی

امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے زُہد وقناعت نیز عبادت وخوف کے متعلق جو منقول ومشہور ہے اس کا کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے۔ علمائے تصوف فرماتے ہیں کہ ''تصوف دنیاوی ساز وسامان سے منہ پھیر کر حقیقی مقصد کی طرف بڑھنے کا نام ہے۔''

سارا مال تقسیم فرمادیا:

﴿244﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا علی بن ربیعہ والی علیہ رحمۃ اللہ الوالی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں ابنِ نَبَّاج حاضر ہوا اور عرض کی: ''یا امیر المومنین! اس وقت بیت المال سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَللّٰہُ اکبر عَزَّوَجَلَّ کہا اور ابنِ نَبَّاج کے سہارے کھڑے ہو کر بیتُ المال تشریف لے گئے اور فرمایا:

ھٰذَا جَنَایَ وَخِیَارُہٗ فِیْہِ وَکُلُّ جَانٍ یَدُہٗ اِلٰی فِیْہِ

ترجمہ: یہ میری خطا ہے اور بہترین مال اس میں ہے اور ہر خطا کار کا ہاتھ اس کے منہ میں ہے۔

پھر فرمایا: ''اے ابن نَبَّاج! میرے پاس کوفہ والوں کو لاؤ۔'' لوگوں میں اعلان کر دیا گیا پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال کا سارا مال لوگوں میں تقسیم فرمادیا اور حالت یہ تھی کہ ہاتھوں سے مال تقسیم فرماتے جاتے اور زبانِ اَقدس سے یہ کلمات دُہراتے جاتے: ''اے سونا! اے چاندی! میرے پاس سے جا، ہائے افسوس! ہائے افسوس! حتی کہ کوئی درہم ودینار نہ بچا پھر

بیت المال میں پانی کے چھڑکاؤ کا حکم دیا اور اس جگہ دو رکعت نماز ادا فرمائی۔" (فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل، اخبار امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث ۸۸٤، ج ۱، ص ۵۳۱)

﴿245﴾...... حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تَیْمِی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم بیت المال کی صفائی کراتے، پھر اس میں اس امید پر نماز ادا فرماتے کہ بروزِ قیامت یہ جگہ ان کے حق میں گواہی دے۔"

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، الرقم ۱۸۷۵ علی بن ابی طالب، ج ۳، ص ۲۱۱، بتغیرٍ)

﴿246﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابو عمرو بن علاء علیہ رحمۃ رب العُلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تمہارے دیئے ہوئے اموال میں سے میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے یہ کہہ کر اپنی آستین سے ایک بوتل نکالی اور فرمایا یہ میرے دیہاتی غلام نے مجھے ہبہ کی (یعنی تحفے میں دی) ہے۔" (الزهد للامام احمدبن حنبل، زهد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث ٦٩٥، ص ۱۵۷، بتغیرٍ)

"فالودہ" سے خطاب:

﴿247﴾...... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن شریک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو کسی نے فالودہ پیش کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے سامنے رکھ کر ارشاد فرمایا: "بے شک تیری خوشبو عمدہ، رنگ اچھا اور ذائقہ لذیذ ہے لیکن تیری عادت ڈال

کرمیں اپنے نفس کو خراب نہیں کرنا چاہتا۔‘‘ (المرجع السابق،الحدیث۷۰۷،ص۱۵۸)

﴿248﴾......حضرتِ سیِّدُ ناعَدِی بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء، حضرتِ سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰـهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے سامنے فالودہ پیش کیا گیا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے تناول نہ فرمایا۔‘‘

(المرجع السابق ،الحدیث ۷۰۰،ص۱۵۷)

کھجور اور گھی کا حلوا:

﴿249﴾......حضرت سیِّدُ نازِیاد بن ملیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے سامنے کھجور اور گھی کا حلوا پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے رُفقاء کے سامنے رکھ دیا، انہوں نے اسے کھانا شروع کر دیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ’’اسلام نوخیز و گمراہ نہیں ہے لیکن قریش نے یہ چیز دیکھی تو اس پر ٹوٹ پڑے۔‘‘ (فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، اخبار امیر المؤمنین علی بن ابی طالب،الحدیث ۸۹۵،ج۱،ص۵۳۷)

مُہر لگا ہوا ستو کا تھیلا:

﴿250﴾......حضرتِ سیِّدُ ناعبدالملک بن عمیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ ایک ثقفی شخص نے مجھے بتایا کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے مجھے عُکبَرا (بغداد میں ایک علاقہ ہے) پر عامل مقرر کیا اور فرمایا: ’’نماز پڑھنے والے راتوں کو آرام نہیں کرتے لہٰذا ظہر کے وقت میرے پاس آنا۔ چنانچہ، میں ظہر کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا دروازے پر دربان (یعنی چوکیدار) نہ ہونے

کی وجہ سے میں سیدھا اندر چلا گیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک پیالہ اور پانی کا لوٹا رکھا ہوا تھا۔ کچھ دیر کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تھیلا منگوایا میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے کچھ جواہر عطا فرمائیں گے حالانکہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس تھیلے میں کیا ہے۔تھیلا مُہر زدہ تھا۔امیر المؤمنین ،مولیٰ مشکل کشا،حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اس کی مُہر توڑ کر کچھ ستو نکالے اور انہیں پیالے میں ڈالا اور اس میں پانی ملایا پھر خود بھی پیا اور مجھے بھی پلایا۔مجھ سے رہا نہ گیا تو میں نے عرض کی:''یا امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ!عراق میں کھانے کی فراوانی (یعنی کثرت) ہے لیکن اس کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عراق میں ایسا کھانا کیوں کھاتے ہیں؟'' امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا:''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم!میں نے اس پر کنجوسی وبخل کی وجہ سے مہر نہیں لگائی بلکہ یہ ضرورت کے مطابق خریدے ہیں اور اس ڈر سے اس پر مہر کر دی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ضائع ہو جائیں اور مجھے دوسرے کا محتاج ہونا پڑ جائے۔لہٰذا اس کی حفاظت کی خاطر سے ایسا کیا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ پاکیزہ کھانا ہی کھاؤں۔''

﴿251﴾......حضرتِ سیِّدُنا اُعمَش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین،مولیٰ مشکل کشا،حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا سے کوئی معمولی چیز آیا کرتی تھی جسے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح وشام تناول فرمایا کرتے تھے۔''

﴿252﴾......حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن عَنترہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے

ہیں کہ میں خَوَرْنَق کے مقام پر امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک معمولی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کپکپی طاری تھی۔ میں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بیت المال سے استعمال کی اجازت کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حالت بنا رکھی ہے؟'' فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تمہارے مال سے کوئی چیز استعمال نہیں کی یہ چادر بھی میں مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا سے لایا تھا۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لباس

﴿253﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا زید بن وہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اہلِ بصرہ کا وفد امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس وفد میں جَعْدبن نَعْجَہ نامی ایک خارجی شخص بھی موجود تھا اس نے امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لباس کے بارے میں ملامت کرنا چاہی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میرا لباس متکبرانہ نہیں اور مسلمانوں کو اس معاملے میں میری پیروی کرنی چاہئے۔''

(الزھدللامام احمدبن حنبل، زھدامیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث ۷۰۶، ص ۱۵۸)

﴿254﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عَمرو بن قیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے کسی نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لباس میں پیوند نہیں لگاتے؟'' فرمایا:

''اصل تو یہ ہے کہ بندے کے دل میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہو اور مسلمانوں کو اسی کی اتباع کرنی چاہئے۔'' (المرجع السابق ،الحدیث ۶۹۹،ص ۱۵۷)

﴿255﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید اَزْدِی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیرالمؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بازار میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ''کسی کے پاس اچھی قمیص ہے جو تین درہموں میں فروخت کرتا ہو؟'' ایک شخص نے عرض کی: ''میرے پاس ہے، پھر جا کر ایک قمیص لایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت پسند آئی فرمایا: ''یہ تو تین درہم سے زیادہ کی ہے۔'' اُس نے کہا: ''نہیں، بلکہ اس کی قیمت یہی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تھیلی سے تین درہم نکال کر اسے دیئے پھر قمیص زیبِ تن فرمائی تو اس کی آستین لٹک رہی تھیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زائد حصہ اُتروادیا۔'' (فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل ،اخبارامیر المؤمنین علی بن ابی طالب،الحدیث ۹۱۲،ج ۱،ص ۵۴۵)

﴿256﴾﴿257﴾......حضرتِ سیِّدُنا علی بن اَرْقم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے والدِ محترم فرماتے ہیں کہ میں نے امیرالمؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بازار میں تلوار بیچتے دیکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارہے تھے: ''یہ تلوار مجھ سے کون خریدے گا؟'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس تلوار نے کئی بار نبی مختار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسَلَّم کے چہرۂ اقدس سے تکلیف کو دور کیا ہے۔ اگر میرے پاس تہبند کے لئے رقم ہوتی تو میں اسے کبھی بھی فروخت نہ کرتا۔''

(المعجم الاوسط ،الحدیث ۷۱۹۸،ج ۵،ص ۲۴۰،بتغیرٍ)

﴿258﴾......حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مِحْجَن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں رَحْبَہ کے مقام پر امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ تھا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تلوار منگوائی اور اسے فروخت کرنے کا اعلان کیا اور فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میرے پاس تہبند کے لئے رقم ہوتی تو میں اسے کبھی بھی نہ بیچتا۔''

(الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث ۷۰۲، ص ۱۵۸)

﴿259﴾......حضرتِ سیِّدُنا ابو رَجاء علیہ رحمۃ رب العُلٰی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تلوار لے کر نکلے اور فرمایا: ''اس تلوار کو کون خریدے گا؟'' اگر میرے پاس تہبند کی قیمت ہوتی تو میں اسے کبھی فروخت نہ کرتا ابو رَجاء علیہ رحمۃ رب العُلٰی کہتے ہیں: ''میں نے عرض کی: ''یا امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ! میں اسے خریدتا ہوں اور وظیفہ ملنے تک اُدھار کروں گا۔''

(فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، ومن فضائل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث ۹۲۵، ج ۱، ص ۵۴۹)

ابو اُسامہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں ''ابو رَجاء علیہ رحمۃ رب العُلٰی کہتے ہیں کہ ''جب عطیات ملے تو امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے وہ تلوار مجھے دے دی۔''

﴿260﴾......حضرتِ سیِّدُنا عَنبَسَہ نَحْوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے مروی ہے کہ میں حضرتِ سیِّدُنا حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس قبیلہ بَنِی نَاجِیَہ کا ایک آدمی آیا، اس نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا: اے ابو سعید! ہمیں یہ

بات پہنچی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ''امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے جو کچھ کیا اس سے بہتر تھا کہ وہ مدینہ کی گھاس کھا لیتے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اے بھتیجے! یہ بات درست نہیں ہے جس سے ناحق خون حلال کرنے کی کوشش کی گئی ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! لوگوں سے ایک تیر گم ہو گیا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے کبھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مال چوری نہیں کیا اور نہ ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے رُوگردانی کی، انہوں نے قرآنِ پاک کے تمام حقوق پورے کئے اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا یہاں تک کہ اس بات نے انہیں میٹھے حوضوں اور عمدہ باغوں میں جا چھوڑا، اے بیوقوف شخص! یہ امیر المؤمنین، حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شان ہے۔''

امیرِ معاویہ اورشانِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

﴿261﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا ابو صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُ نا ضرار بن ضَمُرہ کنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ سیِّدُ نا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو حضرتِ سیِّدُ نا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: ''میرے سامنے امیر المؤمنین، حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شان بیان کرو! اُنھوں نے (معذرت کرتے ہوئے) کہا: ''یا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! (میں ان کی شان کیسے بیان کرسکتا ہوں) کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے اس سے معاف نہیں رکھتے؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس وقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان نہیں کروگے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا ضرار بن ضمرہ کنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نے کہا: ''چلیں اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ پر لازم قرار دیتے ہیں تو پھر سنئے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خواہشات سے دور، بہت مظبوط دِل، انتہائی مختصر مگر جامع گفتگو فرماتے، لوگوں کے فیصلوں میں ہمیشہ عدل وانصاف سے کام لیتے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم وحکمت کے چشمے جاری ہوتے، دنیا اوراس کی آسائشوں سے وحشت محسوس کرتے اوررات میں اس کے اندھیرے سے اُنسیت پاتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہمیشہ فکرِ آخرت میں متفکر رہتے، اپنا محاسبہ کرتے، پہننے اوراور کھانے کے لئے جو، جتنا اور جیسا میسر آتا اسی پر راضی رہتے اور اتنے ہی پر قناعت فرماتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب ان کی خدمت میں کوئی جاتا تو اس پر شفقت فرماتے اپنے پاس بٹھاتے، ہر سوال کا جواب عنائت فرماتے، اتنی شفقت ومحبت، اُلفت وقربت کے باوجود بھی ہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُعب وجلال کی وجہ سے بات نہ کرپاتے، جب مسکراتے تو دانت منظّم موتیوں کی طرح چمکتے نظر آتے، اہلِ دین کو عزت وتکریم سے نوازتے، مساکین آتے تو وہ بھی محبت کی چاشنی پاتے، کوئی طاقتور ان سے باطل کی امید لگاتے تو مایوسی کو گلے لگاتے اور عدل وانصاف ایسا کہ کمزور لوگ اپنی کمزوری سے نہ گھبراتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بعض دفعہ اِنہیں دیکھا جب رات کی تاریکی میں ستارے منہ چھپاتے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محراب میں تشریف لے جاتے اوراپنی ریش (داڑھی) مبارک پکڑ کر مضطرب وغمزدہ شخص کی طرح

آنسو بہاتے گویا کہ میں اب بھی ان کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری سے گڑگڑاتے ہوئے دنیا کو للکارتے اور فرماتے: ''تو نے مجھے دھوکہ دینا چاہا میری طرف بن سنور کر آئی، مجھ سے دُور ہوجا، دُور ہوجا، کسی اور کو دھوکہ دینا میں تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں، تیری عمر قلیل، تیری مجلس حقیر اور تیری وجہ سے خطرہ میں پڑنا آسان ہے، ہائے افسوس! ہائے افسوس! زادِ راہ قلیل، سفر طویل اور راستہ پُرخطر ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ضرار بن ضمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان کرتے رہے اور حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت یہ تھی کی آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اپنی آستین سے پونچھتے رہے، حاضرین بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے، پھر حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ! بے شک ابوالحسن علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ایسے ہی تھے، اے ضرار! ان پر تمہارا غم کیسا ہے؟'' عرض کی: اس عورت کی طرح جس کی گود میں اس کے بیٹے کو ذبح کر دیا گیا ہو نہ تو اس کے آنسو تھمتے ہیں، نہ ہی غم میں کمی آتی ہے۔'' (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، حرف العین، الرقم ۱۸۷۵ علی بن ابی طالب، ج ۳، ص ۲۰۹، مختصر)

تین مشکل عمل:

﴿262﴾...... امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا امام حسین ابن حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ہے کہ امیر المؤمنین ، مولیٰ مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجُهَهُ الْكَرِيْم نے ارشاد فرمایا: ''تین عمل مشکل ہیں: (۱)...... بندوں کے حقوق ادا کرنا، (۲)...... ہر حال میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہنا اور (۳)...... اپنے حاجت مند مسلمان بھائیوں سے مالی تعاون کرنا۔''

(فردوس الاخبار للدیلمی ،باب السین ،الحدیث ۳۲۹۳، ج ۱، ص ۴۴۲، ''اشد الاعمال'' بدله''سید الاعمال'')

اسلام میں نفاق کی گنجائش نہیں:

﴿263﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا عبدالواحد دِمَشْقِی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے مروی ہے کہ جنگِ صفین کے دن حَوْشَب خِیَرِی نے امیر المؤمنین، مولیٰ مشکل کشا، شہنشاہِ اولیاء حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجُهَهُ الْكَرِيْم کو ندا دی: اے ابن ابی طالب! ہم تجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دیتے ہیں کہ جنگ بند کردو، ہم آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے عراق کا راستہ چھوڑ دیتے ہیں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمارے لئے شام کا راستہ چھوڑ دیں، اس طرح خون ریزی کا سلسلہ بند ہوگا اور مسلمانوں کی جانیں بچ جائیں گی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اے اُمِّ ظلیم کے بیٹے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر دین میں **مُدَاهَنَت** (مُ۔دَا۔ہَ۔نَت: یعنی نفاق) کی گنجائش ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا اور میرے لئے بھی آسان تھا لیکن یہ بات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو پسند نہیں ہے کہ اس کی نافرمانی ہوتی رہے اور اہل اسلام **مُدَاهَنَت** سے کام لیتے ہوئے خاموش رہیں۔''

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب،حرف الحاء، الرقم ۵۹۹ حوشب بن طخیۃ الحمیری ،ج ۱،ص ۴۵۷)

پیٹ پر پتھر باندھتے:

﴿264﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن کعب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں حضور نبی اَکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک زمانہ میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا اور اب ہمارے صدقے کے چالیس ہزار (40'000) دینار ہوتے ہیں۔'' (الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث ۷۱۱، ص ۱۵۹، بتغیرٍ)

محبِّ مولا علی رضی اللہ عنہ کی پہچان:

﴿265﴾...... حضرتِ سیِّدُ نا مجاہد علیہ رحمۃ اللہ الواحد سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے پیروکار بُردبار، علم والے، (ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کثرت کے باعث) خشک ہونٹوں والے، ایسے نیکوکار ہوتے ہیں جو عبادت کی وجہ سے راہب محسوس ہوتے ہیں۔''

(فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، باب و من فضائل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث ۱۱۴۴، ج ۲، ص ۶۷۱)

﴿266﴾...... حضرتِ علی بن حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ''ہم سے محبت کرنے والے (کثرتِ روزہ کے باعث) خشک ہونٹوں والے ہوتے ہیں اور ہم میں سے امام وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وعبادت کی طرف بلانے والا ہو۔''

شانِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بزبان مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم:

﴿267﴾...... حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ میری طرح جئے اور میری طرح دنیا سے رخصت ہو اور یاقوت کے اس بانس کو تھامے جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دستِ قدرت سے بنا کر فرمایا: ''ہو جا، تو وہ ہو گیا۔'' اسے چاہئے کہ میرے بعد وہ علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو امیر و رہبر بنائے۔'' (میزان الاعتدال فی نقد الرجال، حرف الباء، بشربن مھران الخصاف، الحدیث ١٤١٦، ج١، ص٣٣٦)

﴿268﴾...... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ میری طرح زندگی گزارے اور میری ہی طرح دنیا سے جائے اور اُس جنّتِ عدن میں رہائش پائے جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ میرے بعد علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو امیر بنائے اور ان کے مقرر کردہ امیر کو امیر مانے نیز میرے بعد آئمہ کی پیروی کرے کیونکہ وہ میرے خاندان سے ہیں، انہیں میری مٹی سے پیدا کیا گیا اور علم وفہم سے نوازا گیا، میری امت میں سے ان کی فضیلت کا انکار کرنے اور ان سے میرا رشتہ توڑنے والوں کے لئے ہلاکت ہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ فرمائے۔

(کنزالعمال، کتاب الفضائل، باب فضل اھل البیت، الحدیث ٣٤١٩٣، ج١٢، ص٤٨)

مُحِبَّانِ اہل بیت علیہم الرضوان کی علامات:

حضرتِ سیِّدُنا حافظ ابونعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اہلِ بیتِ اطہار کے محبین (ذکر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کثرت کے باعث) خشک ہونٹوں والے ہوتے ہیں، وہ اپنی پیشانیاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھکائے رکھتے اور موت کو یاد رکھتے ہیں، دنیادار ظالموں اور مالداروں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے دنیوی راحتوں اور آسائشوں، لذتوں اور شہوتوں، انواع واقسام کے کھانوں اور لذیذ شربتوں کو ترک کر دیا اور رسولوں، ولیوں اور صدیقوں کی راہ پر گامزن ہوئے، فنا وزوال پذیر ہونے والی دنیا کے تارِک، ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت میں راغب رہے بالآخر انعام واکرام، فضل واحسان فرمانے والے ربِّ حنّان ومنّان، رحیم ورحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے حضور جا پہنچے۔''

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم﴾

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے **مدنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پر کر کے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے **پابندِ سنت** بننے، **گناہوں سے نفرت** کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

مآخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن
2	کنز الایمان فی ترجمة القرآن	اعلیٰحضرت امام احمد رضاخان رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن
3	تفسیر ابن ابی حاتم	امام عبد الرحمٰن بن ابی حاتم رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۳۲۷ھ	المکتبة الشاملة
4	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۲۵۶ھ	دار السلام ریاض
5	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار السلام ریاض
6	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۹ھ	دارالسلام ریاض
7	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان ابن اشعث رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۵ھ	دارالسلام ریاض
8	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب النسائی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۳۰۳ھ	دارالسلام ریاض
9	سنن ابن ماجة	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۳ھ	دارالسلام ریاض
10	صحیح ابن خزیمہ	امام ابو بکرمحمد بن خزیمہ رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی
11	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علاالدین علی بن بلبان الفارسی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیة
12	کتاب المراسیل لابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان ابن اشعث رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۵ھ	ملتان پاکستان
13	مسند ابی داؤد الطیالسی	امام ابو داؤد الطیالسی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۲۰۴ھ	مکتبہ حسینیہ گوجرانوالہ
14	مسند الحارث	حارث بن ابی اسامہ رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المکتبةالشاملة
15	مسند ابی یعلیٰ	ابو یعلی احمد الموصلی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیة
16	المسند	امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
17	الزھد	امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالغدجدید
18	فردوس الاخبار	حافظ شھرویہ بن شھر دار الد یلمی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت
19	المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث
20	موسوعہ لامام ابن ابی الدنیا	حافظ ابی بکر عبداللہ ابن ابی الدنیا رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۲۸۱ھ	دارالکتب العلمیة
21	المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رحمة اللہ علیہ متوفّٰی۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیة

22	سنن الدارمی	امام عبداللّٰہ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	باب المدینہ کراچی
23	المستدرک	امام محمد بن عبد اللّٰہ الحاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت
24	دلائل النبوۃ للبیہقی	حافظ احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ
25	السنن الکبرٰی للنسائی	امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ
26	السنن الکبرٰی للبیہقی	امام احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ
27	شعب الایمان للبیہقی	امام احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ
28	الزھد الکبیر للبیہقی	امام احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	موسؤالکتب الثقافیۃ
29	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت
30	المصنف لابن ابی شیبۃ	امام عبداللّٰہ بن محمد بن ابی شیبۃ رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت
31	مصنف عبدالرزاق	امام عبد الرزاق الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
32	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ
33	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللّٰہ الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ
34	حلیۃ الاولیاء	امام الحافظ ابو نعیم الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ
35	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابو عمر یوسف عبداللّٰہ بن عبدالبر القرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ
36	سیراعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد الذھبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت
37	کتاب الزھد	امام عبد اللّٰہ بن مبارک المروزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
38	السیرۃ النبویۃ لابن ھشام	ابو محمد عبدالملک بن ھشام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ
39	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین السیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	باب المدینۃ کراچی
40	تاریخ دمشق	حافظ امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	المکتبۃ الشاملۃ
41	کتاب الجامع	امام الحافظ معمر بن راشد الازدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۵۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
42	صفۃ الصّفوۃ	امام ابو الفَرَج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ
43	الطبقات الکبرٰی لابن سعد	محمد بن سعد بن منبع الھاشمی البصری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ
44	کنز العمال	علامۃ علاء الدین علی المتقی الھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ
45	التمھید لابن عبد البر	امام یوسف بن عبد اللّٰہ محمد بن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ

46	الترغیب فی فضائل الاعمال	امام عمربن احمد المعروف بابن شاھین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	المکتبۃالشاملۃ
47	المستدرک للحاکم	امام محمد بن عبد اللّٰہ الحاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت
48	مجمع الزوائد	انورالدین علی بن ابی بکرالھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکربیروت
49	میزان الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمد الذھبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الفکربیروت
50	فضائل الصحابۃ	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	مکتبۃ الالفیہ
51	فضائل الخلفاء الراشدین	حافظ امام ابو نعیم الاصفھانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	مکتبۃشاملہ
52	المصاحف لابن ابی داؤد	ابوبکر عبداللّٰہ بن سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳۱۶ھ	مکتبۃشاملہ
53	مسند ابن الجعد	علی بن الجعد الجوھری البغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	مکتبۃ الالفیہ
54	الزھد لوکیع	ابو سفیان وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۲۹ھ	مکتبۃشاملہ
55	الرسالۃ القشیریۃ	امام ابو القاسم عبدالکریم القشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ
56	معجم الاسامی شیوخ ابی بکر	....	المکتبۃالشاملۃ
57	الزھد لھناد	ھناد بن السری الکوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۳ھ	المکتبۃ الالفیۃ
58	شرح اصول عقائد اھل االسنۃ والجماعۃ	علّامہ ابو القاسم ھبۃ اللّٰہ ابن الحسن بن منصور رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۱۸ھ	مکتب دار البصیرۃ مصر
59	مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن
60	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن
61	فیضانِ سنت	امیر اہلِسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینۃ کراچی

مالداروں سے پہلے جنت میں

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم: ''بروزِ قیامت مسلمان فقراء ، مالداروں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ نصف دن پانچ سوسال کے برابر ہوگا۔'' (جامع الترمذی ،.الحدیث:۵۴-۲۳۵۳،ص۱۸۸۸)

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 143 کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 20 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (حصہ اول) (کل صفحات 250)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفلُ الْفَقِیہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحکَامِ قِرطَاسِ الدَّرَاھِم) (کل صفحات:199)

3......دعاء کے فضائل (اَحسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیلُ الْمُدَّعَا لِاَحسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوق لِطَرحِ الْعُقُوق) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیْ) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَال) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

9......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیدِ) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات 47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات 31)

عربی کتب:

15,16,17,18......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع) (کل صفحات:570، 672، 713، 650)

19......اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃِ (کل صفحات:93) 20......تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان۔ (کل صفحات:77)

21......کِفْلُ الْفَقِیہِ الْفَاھِمُ (کل صفحات:74) 22......اَجْلَی الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70)

23......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات:60) 24......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)

25......اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیْ (کل صفحات:46)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَار (المجلد الخامس) 2......فضائل دعا

3......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد) 4......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (حصہ دوم)

شعبہ تراجمِ کتب

1...... جہنم میں لے جانے والے اعمال..جلداول(الزواجرعن اقتراف الکبائر)(کل صفحات:853)

2......جنت میں لے جانے والے اعمال(اَلْمُتجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ)(کل صفحات:743)

3......احیاءالعلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء)(کل صفحات:641)

4......عُیُوْنُ الْحِکَایَات(مترجم،حصہ اول)(کل صفحات:412)

5......آنسوؤں کا دریا(بَحْرُالدُّمُوْع)(کل صفحات:300)

6...... الدعوة الی الفکر (کل صفحات:148)

7......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں(قُرَّةُالْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

8......مدنی آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے(اَلْبَاهِرُفِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ)(کل صفحات:112)

9......راہِ علم(تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِیْقَ التَّعَلُّمِ)(کل صفحات :102)

10...... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی(اَلزُّهْدُوَ قَصْرُالْاَمَل) (کل صفحات:85)

11......حسنِ اخلاق(مَکَارِمُ الْاَخْلَاق)(کل صفحات:74)

12......بیٹے کو نصیحت(اَیُّهَاالْوَلَد)(کل صفحات:64)

13...... شاہراہ اولیاء(مِنْهَا جُ الْعَارِفِیْن)(کل صفحات:36)

14......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟(تَمْهِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ)(کل صفحات:88)

15......حکایتیں اور نصیحتیں(الروض الفائق)(کل صفحات:649)

16......آدابِ دین(اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن)(کل صفحات:62)17......اللہ والوں کی باتیں(حلیۃالاولیاء۔جلد:۱) پہلی قسط(کل صفحات:214)

عنقریب آنے والی کتب

1......امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی نصیحتیں(وصایاامام اعظم)

شعبہ درسی کتب

1...... اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسه(کل صفحات:325)

2......نصاب الصرف (کل صفحات:343)

3...... اصول الشاشی مع احسن الحواشی(کل صفحات:299)

4......نحو میرمع حاشیه نحو منیر(کل صفحات:203)

5......دروس البلاغة مع شموس البراعة(کل صفحات:241)

6...... گلدسته عقائد واعمال (کل صفحات : 180)

7...... مراح الارواح مع حاشیةضیاء الاصباح (کل صفحات:241)

8......نصاب التجوید (کل صفحات:79)

9......نزهة النظر شرح نخبة الفکر (کل صفحات:280)

10......صرف بهائی مع حاشیه صرف بنائی(کل صفحات :55)

11......عناية النحو فی شرح هداية النحو(کل صفحات:175)

12......تعریفاتِ نحویه (کل صفحات:45)

13......الفرح الکامل علی شرح مئة عامل(کل صفحات: 158)

14......شرح مئة عامل(کل صفحات:44)

15......الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (کل صفحات:155)

16...... المحادثة العربية(کل صفحات:101)

17......نصاب النحو(کل صفحات:288)
18......نصاب المنطق(کل صفحات:168)

عنقریب آنے والی کتب

1...... قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی 2......حسامی مع شرحہ النامی 3...... شرح، شرح العقائد مع جمع الفرائد......

﴿شعبہ تخریج﴾

1......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات 1360)
2......جنتی زیور (کل صفحات:679)
3......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
4......بہار شریعت (سولھواں حصہ، کل صفحات 312)
5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)
6......علم القرآن (کل صفحات:244)
7......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
8......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
9......تحقیقات (کل صفحات:142)
10......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
11......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
12......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
14......اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59)
15...... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
16...... حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
17 تا 23......فتاوی اہل سنت (سات حصے)
24......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
25......سیرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (کل صفحات:875)
26......بہار شریعت حصہ ۷ (کل صفحات 133)
27......بہار شریعت حصہ ۸ (کل صفحات 206)
28......کراماتِ صحابہ (کل صفحات 346)
29...... سوانح کربلا (کل صفحات:192)
30......بہار شریعت حصہ ۹ (کل صفحات 218)

عنقریب آنے والی کتب

1......بہار شریعت حصہ ۱۰، ۱۱
2......منتخب حدیثیں
3......معمولات الابرار
4......جواہر الحدیث

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

1......ضیائے صدقات (کل صفحات:408)
2......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
3......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
4......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
5...... نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)
6......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
7......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
8......خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)
9......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
10......توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)
11......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
12......غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
13...... مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
14......فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:87)

15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً63)
17......آیاتِ قرانی کے انوار (کل صفحات:62)
18......بدگمانی (کل صفحات:57)
19......کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
20......نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)
21......تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
22......ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
23......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
24......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
25......فیضانِ زکوۃ (کل صفحات:150)
26......ریاکاری (کل صفحات:170)

شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ

1...... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات275)
2......قومِ جِنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)
3......دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
4......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
5......فیضان امیر اہلسنّت (کل صفحات:101)
6......تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100)
7...... گونگا مبلغ (کل صفحات:55)
8......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط (1) (کل صفحات:49)
9...... تذکرۂ امیر اہلسنت قسط (2) (کل صفحات:48)
10......قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
11 ...... غافل درزی (کل صفحات:36)
12......میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
13......کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)
14......ہیرونچی کی توبہ (کل صفحات:32)
15......ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
16......مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
17......بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
18......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
19......حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
20...... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
21......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
22......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط سوم (سنّت نکاح) (کل صفحات:86)
23......مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)
24......فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)

عنقریب آنے والے رسائل

1......اعتکاف کی بہاریں (قسط 1)
2......اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب قسط2 (معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟)
3......انفرادی کوشش کی مدنی بہاریں قسط2 (نومسلم کی درد بھری داستان)
4......V.C.D کی مدنی بہاریں قسط3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)

شعبہ مدنی مذاکراہ

1......وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)
2......مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)
3...... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)
4...... بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)

عنقریب آنے والے رسائل

1......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
2......دعوت اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک